THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_216368
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—399—29-4-72—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.   Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

ان من الشعر لحکمة

جواہر اخلاق کا خزانہ حکمت کا درگانہ یعنی

مثنوی فیض فنا

حاجی حافظ مولوی محمد فضل الدین

بندہ خاکسار محمد عبدالحمید فرزند مصنف کے اہتمام سے

مطبع فیض فنا دکن میں طبع ہوئی

حق تالیف محفوظ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمین اور آسمان اللہ کا ہے
یہہ سب کون و مکان اللہ کا ہے

نہ کیونکر ہون یہ قدرت کے نمونے
کہ ہین سب اُس کی قدرت کے نمونے

وہی معبود برحق ہے جہان مین
اُسیکا حکم مطلق ہے جہان مین

کرے وہ آب سے موتی ہویدا
کرے موتی مین وہ پھر آب پیدا

تصرف کس سے ہو سکتا ہی ایسا
ہے ہر شئے کے مناسب حسن کیسا

جسے چاہے وہ مٹی مین ملا دے
جسے آب خضر چاہے پلا دے

جہان کا انتظام اُسکا ہی حق ہے
عجب ناظم عجب نظم و نسق ہے

ثنا مین ہے زبانِ موج گویا
لب ساحل سے ہر تسبیح پیدا

جو اسکا شور الفت ہو جگر مین
اثر ہو بات مین پیدا نظر مین

زمین اور آسمانون کو برابر
ہلا دے نعرۂ اللہ اکبر

کوئی آواز گر دل سے نکل آئے
صدائے شہپر جبریل بن جائے

تبسم لب مین غنچے کے نہان ہے
ہنسی رخسارۂ گل سے عیان ہے

یہہ سب نیرنگ ہین باغ جہان کے
کھلے ہین اسکی قدرت کے شگوفے

گناہون پر کرے جو عذر خواہی
تو بخشے اپنی رحمت سے الہی

عبادت پر اگر ہو کوئی مغرور
تو کر دے اُسکو رحمت سئے ہین دور

ضعیفون کو اگر طاقت عطا ہو
تو ایک چیونٹی سے عاجز اژدہا ہو

عجب حلم اُس کریم پاک کا ہے
کہ حیران وصف مین عقل رسا ہے

خدائی کا کرے فرعون دعوے
رہے پھر مستحق بھی سلطنت کا

سرآرا رہین شداد و نمرود
کہ تھے جو سخت بے ایمان و مردود

نہین اللہ کو کچھہ اس کی پروا
کہ مومن یا ہو کافر کارفرما

خدا ہوتا اگر دنیا سے راضی
تو دیتا ہر نبی کو پادشاہی

ملاتا خاک مین ہر اک شقی کو
نہ دیتا گھونٹ پانی کا کسی کو

سرود عیش دے چاہے وہ جسکو
مصیبت مین رکھے چاہے وہ جسکو

زمین پر سبزے ہین دریا و کہسار
جہان تک دیکھئے اشجار و انہار

فلک پر بھی ستارے جسقدر ہین
ہزارون شمس ہین لاکھون قمر ہین

بناوٹ صاف اُن کی کہہ رہی ہے
بنانے والا انکا ایک ہی ہے

بیان صفات اربع عناصر

اگر پانی نہ برسے آسمان سے
زمین مین پھر ہو شادابی کہان سے

کھلی ہے بات سمجھو یا نہ سمجھو
نہ ہرگز رزق ہاتھہ آسے عزیزو

چمن مین پھول سب پژمردہ ہو جائین
یہہ سب ذی روح جو ہین مردہ ہو جائین

غبار ریخ چھا جائے جہان پر
زمین اڑ اڑ کے پہونچے آسمان پر

تعطش کا پھر ایسا زور ہو جائے
کہ آب زندگانی شور ہو جائے

حیات و زیست سی محروم سب ہون
ہتون کے مثل عاشق خشک لب ہون

مکان ہون امن و آسایش کے ویران
بنے صبح وطن شام غریبان -

کھلا اس سے بنایا جس نے پانی
اسی نے دی بشر کو زندگانی

ہوا گر سے چلتے چلتے بند ہو جائے
عذاب گور سے وہ چند ہو جائے

بشر اپنی حرارت مین پگہل جائے
کہ دم لینا ہو مشکل دم نکل جائے

ہوا کے حبس کا ایسا اثر ہو
پسینا پائون کا بالائے سر ہو

صدا پیدا نہ ہو پھر کوئی زنہار
نکلنا بات کا ہو منہہ سے دشوار

جہان مین زیست کا ہو نام عنقا
ہوا بنکر اڑے ہستی کا خاکا

تو سمجھو کی ہے جس نے سانس پیدا
وہی اللہ خالق ہے ہوا کا

اگر آتش نہ ہو دنیا مین موجود
تو سب اسباب ہون راحت کے مفقود

غنی ہو کر بھی مفلس ہر بشر ہو
رہین بے خانمان گھر ہو نہ در ہو

کرشمے ہین یہہ قدرت کے ہویدا
ہوے ہم خاک سے دنیا مین پیدا

تہہ خاک ایک دن سو جائینگے پھر
سراپا خاک ہی ہو جائینگے پھر

اٹھینگے خاک سے پھر روز محشر
غبار مرگ کو سر سے گرا کر

جہان مین خاک سے روئیدگی ہے
بساط خاک پر بستی بسی ہے

کوئی چشمہ ہو یا نہر روان ہو
کوئی تالاب یا گہرا کنوان ہو

کوئی قلزم ہو یا کوئی سمندر
مقام اُن کا ہے دیکھو خاک ہی پر

عیان یہہ دیدہ ادراک مین ہے
سب اسباب ضروری خاک مین ہے

بیان اسکا نہین امکان مین ہے
فنعم الماہدون قران مین ہے

احسانات الٰہی کا بیان

کرے جو قصد نیکی کا مصمم ٭ ملے اجر ایک نیکی کا اسی دم
اگر ہو جائے اس نیکی کا فاعل ٭ کرے دس نیکیون کا اجر حاصل
مصمم ہو بدی کا گر ارادا ٭ تو جب تک ہو نہ سرزد فعل اسکا
نہ ہرگز ہو عقوبت کا سزاوار ٭ رہے رحمت رہے افضال غفار
اگر اس فعل بد سے باز آجائے ٭ تو اسکا اجر بھی اللہ سے پائے
خطا کر کے جو تائب ہو گنہگار ٭ تو ہے بخشش کو وہ موجود غفار
غرض اللہ کے لاکھون ہین احسان ٭ کہ جس کے شکر مین عاجز ہے انسان
اگر ہر موی تن گردد زبانے ٭ ز تو رانم بہر یک داستانے
نیارم گوہر شکر تو سفتن ٭ سر موے ز احسان تو گفتن

پہلا باب سلطنت الہی کے بیان مین

جہان کے پادشاہون کا ہے دستور ٭ کہ وہ ہر کام مین رہتے ہین مجبور
وزیرون سے نہ جب تک مشورہ ہو ٭ نہین ممکن کہ کار سلطنت ہو
کوئی گر دور سے ان کو پکارے ٭ کہان سنتے ہین یہہ غفلت کے مارے
رعیت پر اگر بیداد ہو جائے ٭ خبر دربار مین جس وقت تک آئے
انھین کچھہ علم اسکا ہو نہ حاصل ٭ رہین مظلوم کی حالت سے غافل
یہہ ہون جب اپنی دار السلطنت مین ٭ نہ ہرگز دور کا ہنگامہ دیکھین
کوئی انکا اگر ہو جائے بدخواہ ٭ نہ اس کے حال دل سے ہون یہہ آگاہ
کوئی گر ملک سے ہو جائے معدوم ٭ انہین کیا غیب کی حالت ہو معلوم
زمانہ سے سفر ہوتا ہے ان کا ٭ ہوا پر کر دفر ہوتا ہے ان کا
ہمیشہ ہے خطر دشمن کا ان کو ٭ لگا رہتا ہے ڈر دشمن کا ان کو

مصیبت جس طرح اورون پر آئے — انہین بھی ذائقے اپنے چکھائے
کبھی بیمار ہو جاتے ہین یہہ بھی — کبھی ناچار ہو جاتے ہین یہہ بھی
نہین دفع ضرر کا ان کو مقدور — حصول منفعت مین بھی ہین معذور
نہ پہونچے گر غذا انکو کسی آن — تو مارے بھوک کے ہو جائین بیجان
اگر پانی یہہ پینے کو نہ پائین — تو مارے تشنگی کے مر ہی جائین
وزیرون سے برائی دل مین گر آئے — تو اُن کی سلطنت برباد ہو جائے
بڑا رکھتے تو ہین یہہ کارخانہ — بڑھا لین آپ اپنا آب و دانہ
سلام ان کو کرو ناراض ہو جائین — اگر دشنام دو انعام فرمائین
کوئی گر اُن کے آگے سرنگون ہو — تو نخوت اور ہی اُن کی فزون ہو
کسی پر لاکھ دنیا مین ستم ہو — مگر اسکا تعیش کچھہ نہ کم ہو
خلاف اسکے مگر شان خدا ہے — کہ اُسکا کارخانہ ہی جدا ہے
وزیر اُسکا نہ ہے کوئی مددگار — دلون کے حال سے ہی وہ خبردار
زمین مین یا چھپی ہو آسمانمین — کسی شیشے مین یا سنگ گرانمین
کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین ہے — خدا سمجھو بڑا باریک بین ہے
اسیکے واسطے ہے غیب دانی — اسیکے واسطے ہے لن ترانی
بڑی ہے سلطنت اسکی مقرر — کہ اک ذرہ نہین طاعت سی باہر
شب دیجور مین سنگ سیہ پر — کوئی چیونٹی نزاکت سے چلے گر
تو اسکے پاون کی سنتا ہے آواز — سمیع لم یزل بے مثل و انباز
معاذ اللہ اگر چاہے وہ داور — الٹ دے آسمانون کو زمین پر
ملا دے خاک مین ساری جہان کو — پلا دے شربت مرگ انس و جانکو
جو برسا دے وہ پتھر آسمان سے — تو آئے روکنے والا کہان سے

فقیرون کو وہ بخشے پادشاہی — وہ لاوے پادشاہون پہ تباہی
کسیکی چھین لے گر سلطنت کو — کوئی اس سے مقابل کسطرح ہو
کسی شی کو اگر ہو حکم معبود — تو لفظ کن سے ہو جاوے وہ موجود
تضرع سے زیادہ ہو وہ مسرور — کرے بندے کو رحمت سے نہ پھر دور
وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر — وہ باطن ہے وہ حاضر ہے وہ ناظر
نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا — نہین اس سے مقابل کوئی ہوتا
نہ مولود اور نہ والد ہے کسیکا — وہ یکتا ہے وہ یکتا ہے وہ یکتا
صفات اس کے ہین ظاہر گر کرو غور — مگر سب ذات مین عاجز ہین ہر طور
بھلا ان پادشاہون کی ہے قدرت — انھین کیا اس شہنشہ سے ہے نسبت

دنیا کے پادشاہونکی طرح خدا انتظام سلطنت مین کسیکا محتاج نہین ہے

بگڑ جاوے کسی صوبے کا گر کام — تو ساری سلطنت ہو جاوے بدنام
یہہ ہو پھر فرض وانکے پادشہ پر — کہ اک حاکم کرے ایسا مقرر
کہ جو تدبیر کی رکھتا ہو قوت — زیادہ جس مین ہو سب سے وجاہت
کہے اس سے یہہ ہے ارشاد والا — کہ ہان سرکار کا ہو کام اچھا
جو ہوگی ملک مین خوش انتظامی — تمہاری اس مین ہوگی نیکنامی
زراعت والے گر ناشاد ہونگے — خزانے ملک کے برباد ہونگے
ستم سے پھیل جاوینگے تباہی — تو لٹ جاویگا تاج و تخت شاہی
اڑیگی خاک ساری سلطنت مین — لباس خاکساری سلطنت مین
کہین فتنے نہ جاگین امن سو جاے — تسلط دیکھو دشمن کا نہو جاے
بہت اس بات سے رہنا خبردار — نہو زنہار کچھہ نقصان سرکار

کوئی در پیش آئے واقعہ گر — خبر دربار مین دینا برابر
کہ جس پر مطلع ہو جائین ہم بھی — کرین اُسکا تدارک آ کے جلدی
ہزار انصاف پر باندہین کمر ہم — مگر کچھہ رکھہ نہین سکتے خبر ہم
نہین معلوم کچھہ حال رعیت — وہ ہے ازاد یا پابند آفت
کوئی ایسا بھی ہو جاتا ہے حاکم — کہ جو بے رحم ہو یا سخت ظالم
رعایا کو نہین اتنا بھی یارا — کہ وہ جا کر کسیکا لے سہارا
غضب ہے کر نہین سکتے گلہ وہ — نہ کر سکتے ہین سطے یہہ مرحلہ وہ
نہ آ سکتے ہین دار السلطنت مین — نہ ہے یہہ بات اُن کی مقدرت مین
وہین خاموش ہو جاتے ہین ڈرکے — کہان جائین بھلا فریاد کر کے
گوارا کرتے ہین تکلیف و کربت — اٹھا سکتے نہین پر رنج غربت
تم اُن کے حال سے مالوف رہنا — ہمیشہ عدل مین مصروف رہنا
رعایا کا جہان تک مدعا ہو — تم اُن کے آپ ہی حاجت روا ہو
اگر قدرت سے باہر ہو کوئی کام — کہ دیسکتے نہ ہو تم اس کو انجام
کرو سرکار مین صاف اسکی تحریک — کرا سپر حکم کچھہ ہو جائیگا ٹھیک
رہین سب راستے ہموار یکسر — روان ہو بے مشقت ڈاک جسپر
حفاظت مورچون پر اسقدر ہو — کہ چیونٹی کا بھی مشکل سے گذر ہو
جو باغی ہو کہین جانے نہ پائے — مخالف ملک مین آنے نہ پائے
دیانت دار افسر نیک خو ہون — سوار اچھے پیادے جنگجو ہون
نہ رکھو فوج مین نازک تنون کو — نکالو ملک سے سب دشمنون کو
خیال اسکا رہے ہر وقت کامل — کہ ہو احقاق حق ابطال باطل
جہان تک ہو سرد ہو رشوت کا بازار — مناسب ہے کہ ہو خوشنود سرکار

مگر خود پیشتر ایسا ہو حاکم
جو خائن آپ ہو کیا اس سے امید
نگہ رکھتے ہین حاکم پر ہمیشہ
طبیعت کا ہو حاکم کی جو کچھ رنگ
کرے گر آپ ہی حاکم خیانت
جو حاکم ظلم پر باندھے کمر کو
خطا گر حکم شاہی مین نکل آئے
کبھی اظہار سے اس کے نہ ڈرنا
خلاف رای سلطان رای جستن
اگر شہ روز را گوید شب است این
کہان تک کیجئے ظاہر تدابیر
مگر اک شخص سے کیا ہو سکے کام
غرض سلطان کو جو سوجھین مصالح
نفایع سے یہی امید رکھے
خرابی ملک مین آنے نہ پائے
خدا کی شان پر ایسی نہین ہے
بڑا ہو یا کوئی چھوٹا ہو انسان
اگر روئی زمین کے سب سلاطین
نہ اسکے سلطنت مین کچھ کمی ہو
اگر طاعت کا کرلین سب ارادہ
رعیت پادشہ کی ہو جو برباد

کہ تقوے کو سمجھتا ہو وہ لازم
کہ رکھے غیر پر اس طرح تاکید
ہین اہل کار سب جتنے جو پیشہ
وہی ان کارپردازون کا ہو ڈھنگ
نہین ممکن کہ ہو ان مین دیانت
تو بڑھ کر اس سے یہہ پھیلائین شر کو
کہ جس سے مصلحت کچھ فوت ہو جائے
خیال اس بات کا ہرگز نہ کرنا
بخون خویش باید دست شستن
بباید گفت اینک ماہ و پروین
عمل کے واسطے بس ہی یہہ تقریر
معاون ہون نہ جب تک اور حکام
کرے ان سب کو اس حاکم پہ واضح
کہ پیدا سلطنت مین ہون نہ جھگڑے
ریاست ہاتھ سے جانے نہ پائے
اسے پروا کسی کی بھی نہین ہے
سب اسکے روبرو عاجز ہین یکسان
خدا کے ساتھ ہون آمادہ کین
نہ اسکے ملک مین کچھ برہمی ہو
تو ملک اسکا نہ ہو جائے زیادہ
تو سمجھینگے سبب اسکا ہے بیداد

مگر دیکھو ذرا شان الٰہی کہ لائے وہ کسی پر گر تباہی
تو اسکو عدل ہی سے دینگے نسبت دھرینگے ظلم کی ہرگز نہ تہمت
عمل گر حکم شاہی پر نہ ہوگا تو کیونکر انتظام ابتر نہ ہوگا
قباحت ملک مین ہوگی نمایان گرفتار مصیبت ہوگا سلطان
خدا کی ذات ان عیبون سے ہے پاک وہ مالک ہے سدا بیفکر و بیباک
نہین ایسا کوئی زنہار زنہار کہ اسکے کارخانہ کا ہو مختار
کہ کیونکر فکر ہو اس پادشہ کو مقابل جسکے اور اک سلطنت ہو
خدا کو تم نے کیا جانا ہے ایسا جہانتک دیکھیے ہے ملک اسکا
وہی ہے پالنے والا جہان کا وہی سارے زمانے کا ہے مولا
ولی نعمت وہی ہے اور خداوند کوئی اسکا مقابل ہے نہ مانند
کھلا ہے اسپہ ہر ایک حق و باطل نہین ہرگز وہ محتاج وسایل
وہ ہر مظلوم کو پہچانتا ہے وہ ہر ظالم کی حالت جانتا ہے
نہین فعل اسکا کوئی جاہلانہ عدالت مین ہے ذات اسکی یگانہ
نہ لشکر کی اسے پروا ہے زنہار نہ ہتیارون سے رکھے وہ سروکار
نہ رستونکے صفائی کا ہے محتاج نہ خبرون کی رسائی کا ہے محتاج
نہ قلعون کا کہین پابند ہے وہ نہ کچھ توپون کا حاجت مند ہے وہ
جہان تک اسکی قدرت کے ہین آثار کوئی اس مین خلل ڈالے نہ زنہار
مقرر جس قدر آئین رب ہین برابر رات دن جاری وہ سب ہین
کوئی کم بخت گر دشمن ہو اسکا زمین و آسمان ہی مین رہیگا
اگر چاہے وہ شاہنشاہ جبار تو مٹی مین ملادے اس کو اک بار
خدا سے گر کسیکو التجا ہو تو وہ جب چاہے عرض مدعا ہو

گزارش کی نہ عرضی کی ضرورت ۔ نہ اسکے ڈاک پر جانیکی حاجت
نہ کچھہ اس کے تلف ہونیکا ڈر ہو ۔ نہ کچھہ افشائے مطلب کا خطر ہو
نہ حایل ہو توسط ہی کسی کا ۔ نہ ہوا اندیشۂ امروز و فردا
نہ حاجت کچھہ دلیلون کی ہے اسکو ۔ نہ پروا کچھہ وکیلون کی ہے اسکو
نہ کچھہ حاکم کا دل مین خوف پیدا ۔ نہ کچھہ سرگشتگی سے لب پہ فریاد
نہ کچھہ اس بات کی ہو فکر اصلا ۔ کہ مین کہتا ہون کیا سنتا ہے وہ کیا
خلل تو کچھہ نہو میرے بیان مین ۔ کہ کچھہ لغزش بھی ہے میری زبان مین
فقط اخلاص سے لازم ہے زاری ۔ کہ ہو مبذول اسپر رحم باری

خدا کی حاجت براری کا بیان

جو کچھہ بندون کو فرمان خدا ہو ۔ تو بندون ہی کا اُس مین فائدا ہو
غرض خالق کی کب اس مین کوئی ہے ۔ وہ بے پروا ہے قادر ہے غنی ہے
وہ خود یہ حکم فرماتا ہے تم کو ۔ کہ تم حاجات اپنے مجھسے چاہو
مجھے حاجت روائی کا ہے مقدور ۔ عبث کیون بھاگتے پھرتے ہو تم دور
جو مانگو مجھسے مین دیتا وہی ہون ۔ تمھارا رب ہون باذل ہون غنی ہون
نہین تھکتا مین سننے سے دعا کے ۔ تو پھر اعراض ہے بیجا خدا سے
نبی نے کر دیا ہے ہم کو آگاہ ۔ بزرگی اور حیا رکھتا ہے اللہ
جو بندہ اس کے آگے ہاتھہ پھیلائے ۔ تو وہ خلاق یکتا اس سے شرمائے
کہ رحمت سے تہیدست اسکو پھیرے ۔ تصدق جاے ایسے خدا کے

انسان کی پیدایش کا بیان

بنایا کس نے اول تم کو نطفہ
پھر اس کے بعد اک لختہ لہو کا

پھر اس لختے سے اک مضغہ بنایا
بنا مضغے سے نقشہ ہڈیون کا

کیا پوشیدہ پھر ان ہڈیون کو
لباس لحم سے خالق نے دیکھو

غرض اول سے آخر تک اسی نے
شکم مین مان کے رکھا نو مہینے

وہان بھی رزق پہونچایا برابر
جہان تک تھا مقدر مین مقرر

عطا کی والدہ کو اتنی قدرت
اٹھایا اس نے سب بار مشقت

شکون ہم کو جو ہو جاتا کسی دم
تو ہو جاتی وہ مضطر اور پر غم

یہہ دیکھو قدرت خلاق علام
تردد تھا ہمارا اسس کا آرام

بہت ہی تنگ زندانِ شکم تھا
شب تاریک سے ہرگز نہ کم تھا

خدا نے اس طرح راحت سی رکھا
ذرا بھی ہم کو وان پہونچی نہ ایذا

کہو کس کو وہان تم نے ندا دی
تمہاری وان کسی نے بھی کیا مدد کی

شب تاریک سے کس نے نکالا
رہِ باریک سے کس نے نکالا

رہے جب تک کہ ہم بے ہوش و ناچار
نہ تھے نفع و ضرر سے کچھہ خبردار

تو کس نے پرورش کی رہ نکالی
محبت مان کے دل مین کس نے ڈالی

جو ہو جاتے کبھی ہم سخت بیمار
تو لاکھون گھیر لیتے اس کو افکار

ہماری رات دن اس نے خبر لی
کہ ہم سوتے تھے اور وہ جاگتی تھی

غذا کھاتی نہ تھی ایسی وہ زنہار
کہ بڑھہ جاتا ہمارا جس سے آزار

تھی نازک اسقدر حالت ہماری
نہ تھی جنبش بھی امرِ اختیاری

نہ رکھتے تھے خبر جب خیر و شر سے
کہو کس نے بچایا ہر ضرر سے

نزاکت کا ہماری تھا وہ عالم
غذائے سخت کھا سکتے نہ تھے ہم

نہ تھے دانت اور نہ پروا دانت کی تھی
بہت اچھی ہماری زندگی تھی

میسر رزق ہم کو بے طلب تھا — تردد کہتے ہین جس کو وہ کب تھا
ہماری تھی غذا اک شیر مادر — نہایت خوشگوار اور صاف وبہتر
ہماری راحتون کا تھا یہ آئین — پڑے رہتے تھے مثل نقش قالین
ہماری حالت بیچارگی پر — کیا اغیار نے بھی رحم اکثر
ادا کیونکر ہو شکر حق تعالی — کہ اس حالت مین بھی ہم کو سنبھالا

قدرت الہی کا بیان

اگر اک وقت مین سب بے تاب ہوکر — پکار اٹھین خدا کو لاکھون مضطر
کسیکا جانب مشرق مکان ہو — کوئی مغرب مین مصروف فغان ہو
جنوبی ہو کوئی کوئی شمالی — کرے اپنے زبان مین زار نالی
کوئی رتبہ مین بڑھکر ہو کوئی کم — مرادین مختلف رکھتے ہون باہم
کوئی ترک تعلق کا ہو داعی — ترقی کے لئے ہو کوئی ساعی
کسی کو آرزو اولاد کی ہو — تمنا خانۂ آباد کی ہو
کوئی عقبی کی رکھتا ہو تمنا — کسیکے قلب مین ہو حب دنیا
کوئی مظلوم نالان ہو جفا سے — توقع عدل کی رکھے خدا سے
کوئی ہو رزق کی خواہش مین ناچار — کوئی صحت کا ہو حق سے طلبگار
کوئی ہو قرض کی زنجیر مین قید — کوئی ناکامیون کے دام مین صید
کوئی آہستہ خالق کو کرے یاد — کسیکے لب پہ شور آہ وفریاد
کوئی شوہر سے چاہے ربط والفت — کوئی زوجہ کا خواہان محبت
خدا اک آن مین سنتا ہی سب کی — بڑی ہے سلطنت اس پاک رب کی
خدا ہی کی قسم تم کو عزیزو — ذرا سوچو یہہ قدرت ہے کسیکی

صفات الٰہی کا بیان

خدا کی ذات ہے بے مثل جیسی ۔ ہے اس کی ہر صفت بے شبہ ایسی
ہے اس کے روبرو سب کارخانہ ۔ کہ جیسے ہاتھ مین رائی کا دانہ
خبیر ایسا نہین دنیا مین کوئی ۔ بصیر ایسا نہین دنیا مین کوئی
کریم ایسا نہین پایا کسی کو ۔ رحیم ایسا نہین پایا کسی کو
کہان ایسا زمانے مین ہے جبار ۔ کہان ایسا زمانے مین ہے قہار
جہان مین کون ہے ستار ایسا ۔ جہان مین کون ہے غفار ایسا
کوئی رزاق ایسا ہو تو بتلاو ۔ کوئی خلاق ایسا ہو تو بتلاو
غفور ایسا کوئی دیکھا نہ ہرگز ۔ شکور ایسا کوئی دیکھا نہ ہرگز
مجیب آتا نہین ایسا نظر مین ۔ رقیب آتا نہین ایسا نظر مین
مجید ایسا زمانے مین کہان ہے ۔ شہید ایسا زمانے مین کہان ہے
قوی ایسا جسے بے مثل جانو ۔ ولی ایسا جسے بے مثل جانو
کوئی جامع نہین مثل اس کے زنہار ۔ کوئی نافع نہین مثل اس کے زنہار
حلیم ایسا نہین ہرگز جہان مین ۔ علیم ایسا نہین ہرگز جہان مین
خدا کا علم وہ بے انتہا ہے ۔ جہان ناچار عقل نارسا ہے
قلم بن جائین گر دنیا کے اشجار ۔ سیاہی سات دریا کی ہو تیار
تو گھس جائین سب قلم ہون خشک دریا ۔ نہ اسکے علم کا ہو وصف پورا
جو ہو کر عقل سے معذور کوئی ۔ یہی اوصاف سمجھے غیر مین بھی
تو کہتے ہین اسکو شرک بے شک ۔ سمجھو تم اس سے ممکن ہو جہان تک
ہمارا دین برحق ہے وہ کامل ۔ کہ سب ادیان ہین جس کے مقابل

کوئی باطل کوئی منسوخ و بیکار
تو اب اس بات سے ہو تم خبردار
کہ یہہ توحید کی خوبی ہے ساری
یہی ہم پر بڑا ہے فضل باری

نعت شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین پیغمبر خدا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کی

نبی پاک سردار دوعالم
شفیع مذنبین و فخر آدم
رسول خاص محبوب الہی
فروغ مسند امت پناہی
شہ ذی جاہ اورنگ رسالت
عماد دادرسگاہ عدالت
رفیع المنزلت والامناقب
جلیل القدر فخر آل غالب
بہار دین چمن ہے ای توحید
قدم انکا ہے صدر آرائے توحید
نہین قران سے بڑھکر کوئی شئے
کہ جو خاص آپ ہی کا معجزہ ہے
کرے سارا زمانہ بھی جو شورش
نہ لائے مثل لا سکے ایک سورہ

دوسرا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق نبوی کے بیان مین

یہہ ہے ارشاد حضرت عائشہ کا
بڑا اخلق آپ کا قران ہی تھا
رسول پاک دوعالم کے سردار
تجاوز اس سے کرتے تھے نہ زنہار
خدا جس فعل پر ہوتا غضبناک
اسکو نہ سمجھتے احمد پاک -
رضامندی خدا کی جس مین ہوتی
وہی تھی آپ کی بھی عین مرضی -
غرض دنیا سے رکھتے تھے نہین آپ
کبھی ناحق نہ ہوتے خشمگین آپ
تدارک نفس کی خاطر کرتے
خدائے پاک سے ہر وقت ڈرتے
تلف ہوتا اگر اللہ کا حق
مروت پھر نہ فرماتے تھے مطلق
کسی پر آپ کو غصہ جو آتا
تو وہ زنہار تاب اسکی نہ لاتا

لرز جاتے جگر شیر دنکے ڈر سے — تعلق ہوش کو رہتا نہ سر سے
شجاعت آپ کی طینت مین تھی خوب — سخاوت آپ کو تھی دل سے مرغوب
عدالت سے ہمیشہ کام لیتے — مروت ہاتھ سے ہرگز نہ دیتے
نہ فرماتے کسی سایل سے یہ بات — کہ دے سکتا نہین مین تجھکو خیرات
یہان تک آپ فرماتے تھے ایثار — کسی شب مین نہ رکھتے ایک دینار
کوئی گر مانگنے والا نہ پاتے — کبھی گھر مین نہ وہ دینار لاتے
کرم کرتے نہ جب تک مستحق پر — نہ ہوتا آشنا پہلو سے بستر

ایک دن مین نوے ہزار دینار کا تقسیم کرنا

رسول پاک کی خدمت مین اک بار — کہین نوے ہزار آئے تھے دینار
نماز صبح سے تا ظہر حضرت — تھے اپنی ذات سے مصروف قسمت
دیے سب کو نہ چھوڑا کوئی حقدار — رہا جب ایک بھی باقی نہ دینار
تو وارد ہوگیا درویش کوئی — کہا اب تو نہین ہے کچھ بھی باقی
تو میرے نام سے جو چیز چاہے — کسی دوکان پر سے جا کے لیلے
اگر مانگیگا بایع مجھ سے قیمت — ادا کرنے مین کچھ ہوگی حجت
کہا حضرت عمر نے یا محمد — کہ آخر قرض کی بھی ہے کوئی حد
نہین یہ شرع مین تکلیف زنہار — کہ ہو طاقت سے بڑھکر قرض کا بار
رسول پاک کو ناخوش جو دیکھا — کہا اک مرد انصاری نے اچھا
جو کچھ اللہ دے بخشش کرین آپ — نہ ہرگز قلت زر سے ڈرین آپ
یہ سنکر ہوگئے حضرت بھی مسرور — کہا اس کام ہی پر مین ہون مامور

ایک لڑکے کو جسم مبارک کا کرتا عطا فرمانا

سنو ایک روز آیا ایک لڑکا
رسول حق سے مانگا اس نے کرتا

کہا حضرت نے اک ساعت کے بعد آ
گیا اور آپ سے پھر آکے بولا

کہ میری مان یہہ رکھتی ہی تمنا
کہ دین اپنے بدن کا آپ کرتا

ہوی حضرت محل مین خلوت آرا
وہ کرتا جسم انور سے اتارا

اسے پھر آپ نے تہ کرکے بھیجا
کہ اپنے والدہ کو دے وہ لڑکا

صحابہ آپ کے سب منتظر تھے
برہنہ تھے نہ حضرت گھر سی نکلے

نہ باہر آسے حضرت جب مکان سے
گئے مایوس ہوکر سب وہان سے

ہوا صادر یہہ ارشاد الہی
نہین ایثار لازم اس قدر بھی

کہ عریان ہوکے بیٹھین گھر مین مجبور
رکھین اصحاب کو صحبت سی مہجور

رہین جب آپ سے وہ لوگ محروم
تو ہون احکام دین کیا انکو معلوم

عطا فرمانا چادر مبارک کا ایک مرد سایل کو

رسول پاک کی خدمت مین آکر
رکھی اک دن کسی عورت نے چادر

یہہ کی عرض اس کو مین نے خود بنایا ہے
نہایت بے تکلف حاشیہ ہے

تمنا ہے مری اوڑہین اسے آپ
مگر چادر کے بھی محتاج تھے آپ

غرض حضرت نے لیکر اس کو اوڑھا
کہ آیا اتنے مین اک شخص اسجا

کہا حضرت یہہ چادر ہے بہت خوب
ہے اسکا حاشیہ مطبوع و مرغوب

مجھے بخشو تو منت ہے سراسر
یہہ سنکر آپ نے دیدی وہ چادر

گئے مجلس سے جس دم اٹھکے حضرت
تو کی سایل کو یارون نے ملامت

کہ یہہ چادر رسول حق نے لی تھی
بڑی رغبت سے اور حاجت بھی تھی

تجھے یہہ بات بھی تھی خوب معلوم — نہین کرتے کسی کو آپ محروم
نہ ان حالات سے تھا جبکہ جاہل — ہوا پھر کس لئے تو آکے سایل
جواب اس کا دیا سایل نے حاشا — نہ دنیا کے لئے تھی یہہ تمنا
کفن کیواسطے خواہش تھی میری — کہ تھیہ چادر تھی مقبول نبی بھی

بیت المال کی حفاظت کا بیان

وہ بیت المال کی کرتے حفاظت — کہ عالم ہے گواہ عدل قسمت
ضرورت سے نہ رکھتے بڑہ کر پردا — فقط لیتے تھے قوت ایک سال ہی
تو اسکی بھی یہہ کیفیت ہے لکھی — جو ہوتی اس مین ارزان جنس کوئی
اسی پر آپ فرماتے قناعت — کھجور اور جو یہہ ٹھہری تھی معیشت
پھر اس مین بھی کیا کرتے تھے خیرات — کرم طینت مین تھا فیاض تھی ذات
نہ ہوتا تھا ابھی پورا برس بھی — کہ وہ سرمایہ ہو جاتا تھا خالی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات پسندیدہ او رخصایل حمیدہ کا بیان

تھے حضرت انتہا کے راست گفتار — وفا کرتے تھے جو کرتے تھے اقرار
نہ تھا کوئی سلیم الطبع ایسا — نہ تھا کوئی حلیم الطبع ایسا
سرشت پاک تھی حلم و حیا سے — سوا اس دختر ناکتخدا سے
رہے مستور جو پردے کے اندر — نظر ڈالے ہوئے روی زمین پر
نظارہ آنکھ کے گوشے سے اکثر — بہت ہی خوشنا کرتے تھے سرور
نظر اکثر زمین سے آشنا تھی — بہت کم مایل اوج سما تھی
کسی دعوت سے ہرگز منھہ نہ پھیرا — تواضع خاص حصہ آپ کا تھا

غنی ہوتا کوئی یا کوئی درویش
کوئی بیگانہ ہوتا یا کوئی خویش

کوئی سرور یا ناشاد ہوتا
کوئی مملوک یا آزاد ہوتا۔

نہ کچھ انکار فرماتے تھے حضرت
بلاتا جو کوئی جاتے تھے حضرت

ہر اک پر جسم کی رکھتے نظر آپ
بڑے مشفق تھے خلق اللہ پر آپ

تلاش آب میں آتی جو بلی
تو حضرت کو رعایت اسقدر تھی

بڑھاتے آپ برتن اسکے آگے
وہ جب سیراب ہوتی کھینچ لیتی

ذرا برتن بھی کر دیتے تھے ٹیڑھا
کہ پانی جمع سب ہو جاے یکجا

زیادہ سب سے عفت میں تھے حضرت
وحید خلق عصمت میں تھے حضرت

نہ شہوت نفس پر رکھتے تھے غالب
نہ رہتے تھے کبھی لذت کے طالب

کیا کرتے بہت تعظیم احباب
بڑے اخلاق سے تکریم اصحاب

صحابہ کی جماعت میں وہ سردار
نہ اپنے پاؤں پھیلاتے تھے زنہار

اگر تنگی کا پاتے بزم میں طور
جگہ ہر اک کو دے دیتے تھے فی الفور

ادب تعلیم پاتا تھا یہیں سے
بڑھاتے تھے نہ زانو ہمنشیں سے

نگہ گر آپ پر ناگاہ پڑتی
تو ہیبت کی جگر میں راہ پڑتی

کوئی گر آپ کی صحبت میں رہتا
تو ہو جاتی محبت اس کو پیدا

عجب اصحاب حضرت کا تھا عالم
جدا وہ آپ سے ہوتے نہ اکدم

رہا کرتے تھے گرداگرد ایسے
ستارے چاند کے ہالے میں جیسے

جو کچھ ارشاد فرماتے پیمبر
تو سن لیتے اُسے خاموش ہوکر

دل و جان سے کیا کرتے تھے تعمیل
بجا لاتے تھے بالکل حق بتعجیل

کسی سے ملنے جاتے جب بشفقت
سلام اول کیا کرتے تھے حضرت

اگر احباب سے ہوتے ملاقی
سر اقدس میں کرتے پہلے کنگھی

تزئین مین نہ فرماتے تامل ‏ لباس اچھا پہنتی نہ تجمل
مدام اصحاب کی لیتے خبر آپ ‏ کوئی بیمار سن پاتے اگر آپ
عبادت اس کی کر آتے تھی جاکر ‏ تسلی اس کی فرماتے تھے جاکر
مسافر کو دعاے خیر دیتے ‏ خدا سے اجر اس نیکی کا لیتے
کوئی دنیا سے کر جاتا جو رحلت ‏ تو اس دم آپ پڑھتے تھی یہہ آیت
کہ ہین اللہ ہی کے واسطے ہم ‏ طرف اللہ کی پھر جائینگے ہم
نہ فرماتے تھے وہ سردار معصوم ‏ دعاے مغفرت سے اسکو محروم
کسیکو آپ گر رنجیدہ پاتے ‏ تو اس کے پاس خود فی الفور جاتے
رئیس قوم کو دیتے دلاسا ‏ کیا کرتے بہت اکرام اسکا
ہر اک سے تازہ رو رہتی تھی حضرت ‏ خلیق و نیک خو رہتے تھے حضرت
کوئی گر پیش کرتا عذر تقصیر ‏ تو اس کے عفو مین کرتے نہ تاخیر
ہمیشہ باغ مین یارون کی جاتے ‏ وہان کھانا ضیافت کا بھی کھاتے
پس پشت آپکے چلتا کوئی گر ‏ تو اسکو منع کرتے تھے پیمبر
کہ میرے پیچھے رہتے ہین فرشتے ‏ مزاحم تم نہو زنہار ان کے
نبی تھے خلق مین سب سی زیادہ ‏ کوئی گر ساتھ چلتا تھا پیادہ
تو مرکب مین بٹھا لیتے تھے اس کو ‏ ردیف اپنا بنا لیتے تھے اس کو
سواری سے اگر کرتا وہ انکار ‏ تو فرماتا تھا وہ عالم سردار
کہ مجھسے پیشتر ہی تم چلے جاؤ ‏ کہ اپنی منزل مقصود کو پاؤ
کہین آقا بھلا ہوتے ہین ایسے ‏ کہ خود ہی خدمت خدام کرتے
غلام اور لونڈیون پر آپ زنہار ‏ نہ رکھتے تھے تفوق سے سروکار
جو کھاتے آپ ان کو بھی کھلاتے ‏ جو پیتے آپ انکو بھی پلاتے

پہنتے جو وہ بناتے تھے حضرت — نہایت لطف فرماتے تھے حضرت

خادمون کی خدمت کرنے کے بیان مین

حکایت

سنو لکھتا ہون پاکیزہ حکایت — قسم کھا کر انس نے کی روایت
حضر مین بھی رہا حضرت کی ہمراہ — سفر مین بھی رہا حضرت کی ہمراہ
نہ فرماتے کبھی اُف ناخوشی سے — نہ کرتے تھے تاسف ناخوشی سے
نہ رکھا آپ نے مجھپر یہہ الزام — کہ تو نے کس لئے ایسا کیا کام
ضروری کام کو کیون تو نے چھوڑا — نہ تھا کچھہ آپ کا یہہ خلق تھوڑا

حضرت کا صحابہ کے ساتھہ کام مین شریک ہونیکا بیان

ہوا یہہ اک سفر مین حکم والا — کہ اس منزل مین ہو اک ذبح بکرا
یہہ سنکر انمین سے اک شخص بولا — کہ ہوگا ذبح کرنا کام میرا
یہہ سنکر دوسرا اک کہہ اٹھا دوست — کہ ہے ذمہ مین میرے کھینچنا پوست
کہا پھر تیسرے نے اسطرح وان — کہ مین خود پخت کو موجود ہون یان
رسول حق نے فرمایا کہ اچھا — مرے ذمے ہے چننا لکڑیون کا
صحابہ نے نبی سے عرض کی جب — کہ ہم اس کام کو موجود ہین سب
کہا حضرت نے ہے مجھپر بھی ظاہر — ہو تم اس کام کے کرنے پہ قادر
مگر مجھکو نہین ہرگز یہہ منظور — تفوق کر سکے مین تم سے رہون دور
تعلی مرد کو زیبا نہین ہے — یہہ شیوہ جس مین ہو اچھا نہین ہے
لیا تھا الغرض حضرت نے جو کام — زیادہ مستعد ہو کر سر انجام

حضرت کا اپنے کام مین کسیسے استعانت نہ کرنیکا بیان

لکھا ہے واقعہ مین اک سفر کے ۔ پیمبر اونٹ سے اوترے تھے نیچے
جماعت سے نماز فرض پڑھکر ۔ چلے پھر اونٹ کی جانب پیمبر
گزارش کی صحابہ نے یہہ اسدم ۔ کہان جاتے ہین آپ اے فخر عالم
ہوا اُن سے یہہ ارشاد پیمبر ۔ شترکا باندہ آؤن یاون جاکر
صحابہ نے کہا ہم باندہ دینگے ۔ تو یہ سنکر رسول پاک بولے
نہین ہرگز کسیکو یہہ سزاوار ۔ کہ لوگون سے مدد کا ہو طلبگار
نہ مانگو پارہ مسواک تک بھی ۔ جو چاہو تو اعانت کبریا کی

نشست و برخاست و اکل و شرب معاملات وغیرہ مین حضرت کے آداب اور رعایت کا بیان

کبھی اٹھے پیمبر یا کہ بیٹھے ۔ رہے رطب اللسان ذکر خدا سے
ق
کسی مجلس مین جب جاتی تھی حضرت ۔ جلوس اس جا یہ فرماتی تھی حضرت
نشستہ مجلس کی جہان پر انتہا تھی ۔ نہ کرتے صدر مجلس کی ہوس بھی
مسلمانون پہ بھی تاکید یہہ تھی ۔ کہ سیکھو مجھسے اس خصلت کو تم بھی
یہہ لکھے ہین رسول حق کی حالات ۔ عجب پایا تھا انداز مدارات
ہر اک کی شان کو ملحوظ رکھتے ۔ ہر اک انسان کو محظوظ رکھتے
یہی سمجہا ہوا ہر شخص تھا ٹھیک ۔ عزیز القدر ہون حضرت کی نزدیک
کوئی گر بیٹھ جاتا آن کر پاس ۔ تو کرتے آپ اُسکا اسقدر پاس

کہ جب تک وہ نہ اٹھ جاتا وہاں سے ۔ نہ اٹھتے آپ بھی حاشا وہاں سے

کوئی گر پیش آ جاتی ضرورت ۔ تو اس سے اذن لے لیتے تھے حضرت

کسی سے اسطرح کرتے نہ تقریر ۔ کہ جس تقریر سے ہوتا وہ دلگیر

جو گستاخی بھی ہو جاتی کسی سے ۔ خیال اُسکا کبھی حضرت نہ کرتے

ہمیشہ اپکی عادت یہی تھی ۔ کہ اس کو بخش دیں جس نے خطا کی

مریضوں کی عیادت آپ کرتے ۔ فقیروں پر رعایت آپ کرتے

محبت چھوڑتے ان کی نہیں آپ ۔ رہا کرتے تھے اُن کی ہم نشین آپ

جنازوں میں بھی اُن کی آپ جاتے ۔ اقارب کو بھی پرسا دینے آتے

کبھی کرتے نہ تھے وہ شاہ والا ۔ کسی درویش کی تحقیر حاشا

نہ باز آتے کبھی احسان سے آپ ۔ نہ ڈرتے تھے کسی سلطان سے آپ

ذرا سی بھی جو نعمت کوئی ہوتی ۔ زیادہ کرتے آپ اسکی بزرگی

ادائے شکر کرتے آپ ہر بار ۔ خدا کے فضل کا ہر دم تھا اقرار

نہ فرماتے کہ یہ کھانا برا ہے ۔ وہی ہے خوب ممکن جو غذا ہے

نہ کھاتے گر کبھی ہوتی نہ رغبت ۔ مگر منہ سے برا کہتے نہ حضرت

کریم اللہ اکبر اس قدر آپ ۔ کہ ہمسایوں کی لیتے تھے خبر آپ

گرامی خاص مہمانوں کو رکھتے ۔ مکرم سب مسلمانوں کو رکھتے

کوئی وقت آپ کا ایسا نہ ہوتا ۔ کہ جس میں ذکر خالق کا نہ ہوتا

ہمیشہ بات کرتے مسکرا کر ۔ ہمیشہ تازہ رو رہتے پیمبر

طریق سہل پر رہتے تھے مائل ۔ ہمیشہ ترک کرتے راہ مشکل

کوئی گر قطع رحم انسان کرتا ۔ تو ہوتے آپ ناخوش اُس سے اتنا

کہ رہتے اس کے صحبت سے ہی مہجور ۔ رہا کرتے تھے اس کے قرب سے دور

کیا کرتے تھے اپنا آپ ہی کار
کسی سے ملتجی ہوتے نہ زنہار

سیا کرتے تھے نعلین آپ اپنے
جو پھٹے کپڑے سی لیتے وہ بھی

اور اوس مین خود لگا لیتے تھے پیوند
نہ ہرگز غیر کے رہتے تھے پابند

سواری مین تکلف کچھہ نہ کرتے
غلامونکو بٹھا لیتے تھے پیچھے

کیا کرتے تھے اپنی آستین سے
ہمیشہ پاک منھہ گھوڑیکا اپنے

رہا کرتی تھی فال نیک مطلوب
شگون بد نہ تھا حضرت کو مرغوب

کوئی مرغوب شئہ پاتے اگر آپ
تو لاتے تھے زبان پاک پر آپ

کہ اس اللہ کو تعریف ہے سب
جو سارے خلق کا ہے مالک و رب

جو نامرغوب آجاتی کوئی شئی
تو کہتے شکر حق ہر حال مین ہے

فراغت آپ کھانے سی جو پاتی
خدا کا یون زبان پہ شکر لاتے

کھلایا اور پلایا جس نے ہم کو
تر و تازہ بنایا جس نی ہم کو

کیا پیدا ہمین جس نے مسلمان
ہے اس اللہ ہی کے حمد شایان

کوئی بات آپ فرماتے نہ ایسی
کہ جو بے سود اور بیکار ہوتی

کوئی اگر بھیجتا خدمت مین ہدیہ
تو بدلا آپ کرتے اوس سے اچھا

کبھی گر آپ پہ فاقہ گزرتے
کسی سے کچھہ شکایت ہی نہ کرتے

یہان تک صبر فرماتے پیمبر
کہ پتھر باندہ لیتے تھے شکم پر

زمین مین دفن ہین جتنے خزانے
عطا کین کنجیان اون کی خدا نے

مگر انکو نہ کرتے تھے قبول آپ
کہ دنیا کو سمجھتے تھے فضول آپ

نہ کرتے ترک فکر عاقبت کو
مقدم سب سی رکھتے آخرت کو

نماز حق مین ملتی تھی وہ لذت
کہ اس مین طول دیتے تھے نہایت

نکلتی تھی صدا سینے سے اسطرح
کہ ہیدا دیگ مین ہو جوش جسطرح

کھڑے ہوتے جو خطبہ کو لئے آپ — بہت ہی مختصر کرتے اسے آپ
ہوا کرتے تھے بخشش کے طلبگار — حضور حق سے اک جلسہ میں سو بار

حضرت کے تحمل پر ایک یہودی کا ایمان لانا

یہودی ایک عالم نے کہا یون — مجھے اپنے کہا یون سے کھلا یون
جو ہو آخر زمانے مین پیمبر — تو اوصاف اس کے ہون اسطرح پر
نبی مین مین نے وہ اوصاف پائے — نہ دیکھے تھے مگر دو وصف مین نے
کہ اسپر گر کوئی سختی سے پیش آئے — مقابل اس کے وہ لینت ہی فرمائے
غضب پر صبر و حلم اسکا ہو غالب — رہا مین امتحان کا اسکے طالب
سو والا نے قرض اک دن لیا تھا — بہت سے دن ہون کا مجھسی خرما
تعین ہو چکی تھی ایک مدت — کہ جس مدت مین ہو بے باق قیمت
ابھی دو تین دن اسمین تھی باقی — کہ مین جا کر ہوا قیمت کا داعی
نہ فرمایا مگر حضرت نے اتنا — تقاضا قبل مدت ہے یہ کیسا
صحابہ جمع تھے اس جا پہ اکثر — کیا مین نے تقاضا حد سے بڑھکر
بہت کی یا وہ گوئی سخت ابرام — نہایت ہی درشتی سے لیا کام
فقط مجھکو غرض تھی امتحان سے — کہ نکلا یہ سخن میری زبان سے
یہ عادت ہے تمہارے خاندان کی — نہین جو لیکے دینا جانتے ہی
یہ ظاہر ہے ملا تم سے نہ اصلا — سہولت سے کسیکو قرض اپنا
یہ سنکر شرم سے حضرت تھے خاموش — تحمل سے نہ آیا غیظ کا جوش
یہ حالت جب ہوئی مجھپر نمودار — ہوا مین اور سختی کا روادار
یہ دل کا حوصلہ مین نے نکالا — کہ اٹھکر پیرہن پہ ہاتھ ڈالا

نگاہ تند سے تا دیر دیکھا — کہا اللہ اور ادا کر قرض میرا
یہہ سنکر بے تامل آپ تو اٹھے — مگر حضرت عمر بھی اس جگہ تھے
یکایک کھینچکر آئے وہ شمشیر — بہت بے تاب ہوکر کی یہہ تقریر
کہ اے دشمن خدا کے باز آ اب — دگر نہ سر اڑا دونگا میں تیرا
تبسم کر کے حضرت نے کہا یون — کہ یہہ کیا حرف ہی مانع ہو تم کیون
نہ تھی امید مجھکو تم سے ایسی — تمہین جو بات لازم تھی یہی تھی
کہ مجھکو اسطرح کرتے نصیحت — اداے قرض کی لازم ہی صورت
اسے بھی اسطرح ترغیب دیتے — کہ رو گردان نہ ہو حسن طلب سے
کہا یہہ منفعل ہوکر عمر نے — رسول اللہ سے اسوقت سنے
تمنا ہے اگر حکم نبی ہو — تو جتنا قرض ہے دیدون میں اسکو
عمر کا ہو گیا منظور کہنا — مگر صادر ہوا ارشاد والا
کہ تم نے کی ہے ساتھہ اسکی برائی — زیادہ دیکے کچھہ کر لو صفائی
سنی میں نے پیمبر سے جو یہہ بات — تو سمجھا رحمت حق ان کی ہی ذات
رسالت کا کیا اقرار دل سے — مسلمان ہو گیا اک بار دل سے

حکایت ایک بدوی کی او حضرت کا تحمل اسکے سختی پر

چلے جاتے تھے حضرت گھر کو اک روز — تھے ہمراہ آپ کے اصحاب دلسوز
کسی صحرا نشین نے پاس آکر — نبی کی کھینچ لی اسطرح چادر
کہ گردن چھل گئی شاہ ہدا کی — تشدد کی یہہ نوبت بلکہ پہونچی
کہ سر دیوار سے حضرت کا ٹکرایا — پر اس پر بھی نہ حضرت غیظ میں آئے
یہہ فرمایا کہ ہے تیرا غرض کیا — تو اس ارشاد کو سنکر وہ بولا

کہ یہہ دو اونٹ ہین ہمراہ میرے اسی وقت ان پہ غلہ بار کردے
کہ بیت المال سب مال خدا ہی نہ تیرا ہے نہ تیرے باپ کا ہی
تو فرمایا ترا کہنا بجا ہے مگر اتنا تشدد جو کیا ہے
سزا حق ہے کہ بدلہ تجھسے لوئین کہا اس نے کہ جب لینی بھی دوئین
تبسم اس پہ فرماتے تھے حضرت انھین باتونمین گذری ایکساعت
ہوا انکی شخص سے ارشاد والا کہ لادے اک شتر پر اسکے خرما
شتر جو دوسرا ہے ساتھہ اُسکے تو اوسکے پشت پر جو بار کردے
نبی پر مین فدا ہون جان و دل سے تحمل سے تھے کتنا کام لیتے
اسیکو کہتے ہین امت پناہی یہی ہے دشمنون کی خیر خواہی

تیسرا باب شرائط سیاست مین- پہلی شرط تامل اور حلم سے عدل کرنیکے بیان مین

بیان کرتا ہون شرط شہر یاری کہ ہو جو واقعہ حاکم پہ طاری
یہی اسوقت حاکم کو ہے درکار کہ سمجھے آپ کو بالکل ہی ناچار
رعایا کہ طرح جانے یہہ خود بھی کہ مجھپر دوسرا حاکم ہے حاوی
اگر اس کا ہو مجھپر حکم ایسا جو مین نے غیر کے حق مین ہے سوچا
تو وہ دل کو نہ ہو میرے گوارا تو بس عاقل کو کافی ہے اشارا
کہ گر اس کی طرف سے ہو یہہ ارشاد تو کیونکر غیر کا دل اس سے ہو شاد
روا جب ذات پر اپنے نہ رکھے تو ایسا ہی وہ غیرون کو بھی سمجھے
مگر جب تک تامل ہو نہ کامل کہین یہہ بات بھی ہوتی ہے حاصل
عدالت مین نہین تعجیل درکار سزا ہو جرم سے بڑھکر نہ زنہار

حکایت سلطان نصر بن احمد سامانی اور اسکی شتاب زدگی کے بیان مین

جب احمد کا سفر دنیا سے ٹھہرا — کہ جو سامانیون مین پادشہ تھا
تو اس نے کم سن اک فرزند چھوڑا — کہ تھا نصر بن احمد نام جس کا
وزیرون کو خدا نے دی ہدایت — کہ نظم سلطنت مین کی کفالت
عدالت کا تھا اور انصاف کا طور — نہ ہوتا تھا کسی پر ظلم اور جور
جوان جب ہو گیا وہ شاہزادہ — فراست مین ہوا سب سے زیادہ
فضائل اور مناقب جسقدر تھے — اسے اللہ نے ایک ایک بخشے
مگر عجلت طبیعت مین تھی یکسر — تحکم ہی سے لیتا کام اکثر
غرور نوجوانی کا تھا عالم — کہ خود رائی سوا تھی تجربہ کم
تحمل کا نہ تھا عادی وہ اصلا — بہت ہی جلد آجاتا تھا غصا
غضب کا تھا غرور شہریاری — کہ کرتا بے تامل حکم جاری
ہر ایک پر تھا روادار صعوبت — زیادہ جرم سے کرتا عقوبت
وزیر اُسکا جو تھا اک نیک تدبیر — یہہ کی اس پادشہ سے اس نے تقریر
کہ مجھہ مین ہو نمایان گر کوئی عیب — تو واقف اس سے کر مجھکو بلا ریب
کرون جسکا تدارک مین بہر طور — دیا اس کا جواب اس نے یہہ فی الفور
کہ ہے میری دعا ای شہ والا — زیادہ آپکا ہو بول بالا
کرم کا آپ کے دہ مائدہ ہے — کہ جس سے اک جہان کو فائدہ ہے
ہزارون نعمتین جسپر ہین موجود — صلاے عام ہے مطلوب و مقصود
مگر اسکا تردد بیشتر ہے — کہ تھوڑا سا نمک اسکے خوان پر ہے

نمک کوئی نہ خاطر خواہ پائے ۔ تو کیا لذت وہ نعمت سے اٹھائے
یہہ سنکر اُس سے پوچھا بادشہ نے ۔ نمک اس خوان کے لایق بتا دے
دیا اُسکا جواب اس نے کہ سلطان ۔ نمک اس خوان کا ہے حلم و احسان
حکومت کے لئے ہے حلم درکار ۔ نہ ہو سلطان رعایا مین سبکسار
مبادا کچھہ تزلزل ملک مین آئے ۔ یہہ سارا مائدہ غارت نہ ہو جائے
کہا سلطان نے مین جانتا ہون ۔ جو مجھہ مین عیب ہے چھپاتا ہون
طبیعت سے مگر ہون سخت مجبور ۔ کرون تدبیر کیا اے نیک دستور
کہا اس نے تامل ہے سزاوار ۔ نہ بے سمجھے ہو جاری حکم زنہار
مشیر کار ہون سب نیک کردار ۔ مہذب پاک باطن ۔ راست گفتار
رہین ہر وقت وہ خدمت مین موجود ۔ انہین لوگون سے حاصل ہوگا مقصد
غضب جب آپ پر ہو جاے طاری ۔ تو ہو جائے شفاعت انکی کاری
غرض اس مشورے کو اس نے سنکر ۔ کئے ارکان ایسے ہی مقرر
ہر اک دربار سلطانی کے لایق ۔ ہر اک اخلاق مین ممتاز و فایق
یہہ کی سلطان نے اُن سب سے تقریر ۔ کہ ہو جسکے لئے ارشاد تعزیر
نہین لازم عمل اُسپر کیا ایک ۔ مناسب ہے توقف تین دن تک
کرین آگہ مجھے ہر روز اک بار ۔ کہ ہے اسباب مین کیا حکم سرکار
کوئی مجرم ہو گر شایان رحمت ۔ کرو دل کھول کر اسکی شفاعت
ہوے جس وقت یہہ آئین مقرر ۔ تو چمکا سلطنت کا اس کے اختر
یہان تک عدل نے پائی ترقی ۔ کہ تھی ہر ملک مین شہرت اسکی

دوسری شرط مخلوق کی حاجت براری کے بیان مین

مقاصد اہل حاجت کی ہوں جتنی | مناسب ہے کہ پورا کر دے پہلے
ادہر تو خاطر مومن ہو مسرور | ادہر حاکم خدا کے پاس ماجور
عمل اہل عبادت کا ہے جتنا | ثواب اتنا ہی حاکم کو ملے گا
اگر معلوم ہو جاسے کہ در پر | کھڑا ہے کوئی حاجت مند آکر
تو جب تک کام اُسکا ہو نہ اجرا | عبادت مین نہ ہو مشغول اصلا

حکایت سکندر اور اسکی حاجت براری کی تعریف مین

سنو اک دن سکندر شام تک تھا | سریر سلطنت پر کار فرما
غرض مند ایک بھی اس دن نہ آیا | کوئی مجرم کوئی خائن نہ آیا
تو اپنے ہمنشینوں سے وہ بولا | جو دن ہو آج میری زندگی کا
حساب عمر مین داخل نہین ہے | کچھ اس سے فائدہ حاصل نہین ہے
کہا اک شخص نے یون سر جھکا کر | کہ اے فرمان رواے دادگستر
وہ دن جو عیش و راحت مین بسر ہو | امارت کا ستارہ اوج پر ہو
سپہ آسودہ ہو گنجینہ معمور | مرادین حاصل اور خاطر ہو مسرور
نصیبون سے ہوا کرتا ہے حاصل | حساب عمر مین ہو کیون نہ داخل
جواب اسکو دیا سلطان نے خوب | کہ حاصل ہو گیا جب نہ مطلوب
کسی مظلوم کی حاجت نہ نکلے | کسی محروم کی حسرت نہ نکلے
تو وہ دن جس مین یہ صورت ہے واقع | رعایا کو نہ سلطان کو ہے نافع

تیسری شرط خواہش نفس کو پورا کرنیکے بیان مین

رکھو اسبات کو اچھی طرح یاد | کہ ہے ہر بات مین اک حد معتاد

رکھے زنہار عادت ہی نہ ایسی | کہ خواہش نفس سرکش کی ہو پوری
غذائے خوب کا عادی نہ بن جای | لباس پر تکلف سے بھی باز آئی

حکایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اور کوتہ کرنا آپکا کُرتے کو

ہوی حضرت علی جب سدم خلیفا | لیا بازار سے اک روز کُرتا
درم تھے تین جس کرتی کی قیمت | مگر اس کی یہہ لکھی ہے حقیقت
کہ پہونچون سے زیادہ آستین تھی | تھی دامن کی بہی ایسی ہی درازی
جو ایڑی سے لٹک جاتا تھا نیچے | تو اُسکو قطع کرڈالا علی نے
سبب اصحاب نے اُسکا جو پوچھا | ہوا ارشاد یہہ حضرت علی کا
تواضع سے عمل نزدیک ہی یہہ | طہارت کا طریقہ ٹھیک ہے یہہ

حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موٹا کپڑا پہننی کی باب مین

ہوے حضرت عمر جب داخل شام | کیا لشکر کے سردارون نے یہہ کام
کہ تکلیف آپ کو اس بات کی دی | کرین زیب بدن پوشاک اچھی
امیران بلد جب پاس آئین | نہین لایق کہ اس حالت مین تائین
کہ موٹا آپکے تن پر ہو کُرتا | یہہ حالت کب خلیفا کو ہی زیبا
جواب اُن کو دیا حضرت عمر نے | ہمارا فخر ہے اسلام ہی سے
خدا نے ہم کو وہ بخشا ہے رتبا | نہین کچھہ زینت دنیا کی پروا
عمر اک روز فرماتے تھے یہہ بھی | کری جو آرزوی نفس پوری
اسی بھی داخل اسراف سمجھو | حکایت اور ہے اک صاف سمجھو

حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ازواج مطہرات کی جواب سوال مین

بہت اصحاب نے کی سعی اسمین — کہ اپنی طرز کچھ فاروق بدلین
خلیفہ ہین امیر بحر و بر ہین — مگر کس حال سے رہتے عمر ہین
فرمائی آپ نے اک بات انکی — سنی سب کی نہ چھوڑی آن اپنی
تو پھر اصحاب نے حضرت علی سے — کہا حضرت عمر سے آپ کہئے
علی پاک نے سوچی یہہ تدبیر — کہ ازواج نبی سے ہو یہہ تقریر
کہ جنکی واجب التعظیم ہے ذات — عجب کیا انکی گر سن لین عمر بات
ہین یعنی ایک دختر فاروق اعظم — نبی کی زوجۂ پاک اور مکرم
کہا اصحاب نے ان سے یہہ جاکر — کہ آپ اور عائشہ امت کی مادر
کرین فاروق سے اس طرح اصرار — کہ وہ منظور کرلین ہوکے ناچار
کہا فاروق کی دختر نے سنکر — نہ مانینگے عمر کرلو یہہ باور
تامل کچھ نہین کہنے مین ہمکو — مگر بیکار ہے اتنا سمجھ لو
غرض اس بات پر آمادہ ہوگئے — کہا فاروق سے ان بی بیون نے
رسول پاک اور صدیق اکبر — نہین موجود جو دنیا کے اندر
ہوئی ہرگز نہ دنیا کے طلبگار — نہ کی دنیا نے خواہش انکی زنہار
تمہارے عہد مین لیکن خدا نے — کئے مفتوح کسری کے خزانے
عطا فرمادیا سب ملک قیصر — ہوا اسلام غالب ہر جگہ پر
عرب کے مٹگئے ساری مفاسد — عجم سے اب چلے آتے ہین قاصد
تمہارے رعب سے ہین سب خطرمند — مگر جبہ مین یان بارہ ہین پیوند
مناسب ہے کہ اتنی عرض سن لین — کوئی باریک کپڑا آپ پہنین
خدا نے رزق مین بھی دی ہے وسعت — بچھانا چاہیے اب خوان نعمت
یہہ سنکر حضرت فاروق اعظم — لگے رونے نہایت ہوکے پرغم

کہا اُن سے کہ تم مجھکو بتاؤ
کہ دس دن پانچ دن یا تین دن بھی
نہین گزرا کوئی دن آپ زنہار
عنبی کی تم ہو از دلج مطہر
تمھارا حق مسلمانون پہ ہی عام
کہ میرے پاس تم آئین تو اسدن
رسول پاک کا جبہ تھا ایک
مقدس جسم حضرت کا کئے بار
نہ سوئے نرم بستر پہ کبھی آپ
ضرورت پر جو تھوڑا آپ سوتے
یہہ اے نور نظر تو نے کہا تھا
رسول پاک کے نیچے بچھایا
تا نہ صبح تک سوتے رہے آپ
کہ تو نے کس لئے ایسا کیا کام
گنہ بخشے تھے حضرت کے خدا نے
مگر اسپر بھی تھا یہہ آپ کا حال
ہمیشہ جاگتے حضرت کہ سوتے
گزرجاتے تھین بیداری مین راتین
کیا کرتے ہمیشہ خاکساری
تھی ان باتون کی پابندی یہان تک
سوا زیتون کو ترکاری نہ کھاتے

جو دیکھا ہو کبھی ایون مصطفےٰ کو
گیہون کی پیٹ بھر کھائی ہو روٹی
ملی نان جوین جس روز دو بار
کہ امت کے لئے ہو مثل نادر
مگر مخصوص مجھپر ہے یہہ انعام
مجھے دنیا کی دی ترغیب لیکن
کہ جسکا سخت ایک اونی تھا کپڑا
ہوا اس کے سبب سے چھلے انکا
نہ رکھتے تھے بچھونا ہی کوئی آپ
چٹائی کے نشان پہلو مین ہوتے
کہ دو تہ کر کے اک شب مین نے کپڑا
کہ جسپر آپ نے آرام پایا
کیا ارشاد یہہ جس دم اٹھے آپ
نہ تھا منظور مجھکو تو یہہ آرام
جہان تک تھی وہ اگلے یا تھی پچھلی
کہ طاعت سے نہ ہوتی فارغ البال
خدا کے یاد سے غافل نہ ہوتے
بسر ہوتی تھین سب زاری مین راتین
خدا کا ذکر رہتا لب پہ جاری
وفا کی زندگانی نے جہان تک
زیادہ اس سے لذت ہی نہ پائے

مہینے چھ کہا نے گوشت اک بار　　دوبارہ کے نہ پھر ہو تسد واوار
یہہ حالت جب تھی صدیق دہنی کی　　نہ کہائیگا نہ پہنیگا عمر بھی

چوتھی شرط سختی کی مذمت اور صحبت کی عتت کرنا بینا

کچہری مین کرے حاکم اگر بات　　رہے ساتھہ اس کے نرمی اور مدارات
نہ بے موجب ہو سختی کا روادار　　نہ کج خُلقی ہو سرزد اس سے زنہار
کرے دل کھول کر ہر اک سے تقریر　　نہ صحبت کی سماعت سے ہو دلگیر

حکایت مامون الرشید اور ایک شخص کی سوال و جواب مین

سناؤن تم کو اک نادر حکایت　　ہوئی قایم جو مامون کی خلافت
گنہگار ایک مجرم ہو کے بھاگا　　مگر اک بے گنہ تھا بھائی اُسکا
پکڑ لائے اسے مامون کے آگے　　تو مامون نے کہی یہہ بات اس سے
کہ حاضر کر تو اس کو میرے آگے　　نہین تو قتل ہوگا اس کے بدلے
خلیفہ سے یہہ سنکر اس نے پوچھا　　کوئی عامل جو چاہے قتل میرا
اور اس کو کچھہ نشانی بھیجدین آپ　　یہی ارشاد عامل کو کرین آپ
کہ اس کو چھوڑ ہی دینا ہے لازم　　تو کیا مجھکو نہ چھوڑیگا وہ حاکم
کہا مامون نے ہان چھوڑ دیگا　　نہ تاخیر اس مین وہ ہرگز کریگا
خلیفہ کا یہہ سنکر اُس نے ارشاد　　کہا سن لیجئے میری یہہ فریاد
حکومت تمکو جس خالق نے دی ہے　　یہہ اس خالق کا ارشاد جلی ہے
کہ جو مجرم حقیقت مین نہ ہوگا　　نہین بوجھہ اس کے سر پر دوسرے کا
سنی مامون نے اُس سے جب آیت　　کہا بیشک یہہ ہے برہان و حجت

رہائی مین نہ کی پھر اسکی تاخیر
گران گذری نہ دل پر اس کی تقریر

پانچوین شرط منہاج شریعت کی موافق عدل کرنیمین اور حاکم سے ماجور ہونے مین

کوئی خوشنود یا ناراض ہی ہو
شریعت کے نہ چھوڑے ضابطو کو

حکومت کے خصایص مین ہی یہ بات
کہ ہین وابستہ حاکم مہمات

تو پھر جب تک نہ حاکم دادگر ہو
تو کیا فریاد و زاری کا اثر ہو

مگر جب بے غرض ہو نفس حاکم
رہے جو حق کا طالب حق کا عازم

عدالت مین رہے سرگرم ایسا
عتاب خلق کی رکھے نہ پروا

تو وہ اللہ جو حاکم ہے سب کا
بہت خوشنود اس حاکم سے ہوگا

یہان تک اسکا بڑھ جائیگا پایہ
کہ پائے عرش کا محشر مین سایہ

حکایت ایک پادشاہ اور فقیر کی

سنو اک پادشہ کی ہی حکایت
کہ حج کا شوق تھا اسکو نہایت

کہا ارکان دولت نے یہ اس سے
ہماری عرض بھی کچھ آپ سنئے

کہ ہے حج کے شرائط مین یہ داخل
کہ ہو ہر طرح رہ مین امن حاصل

سلاطین کے مگر دشمن ہین اکثر
کمین گاہون مین بھی رہزن ہین اکثر

اگر خیل و حشم کے ساتھ جائین
نہایت راہ مین تکلیف پائین

مسافت بھی تو کچھ تھوڑی نہین ہے
کرین اتنا دہ کیونکر مرحلے طے

رکھین ہمراہ گر خدام معدود
تو اس صورت مین بھی خطرہ ہی موجود

جسد مین جس طرح ہے مسکن جان | بلد مین بھی یہی ہے حکم سلطان
بلد سے دور جس دم پادشہ ہو | عجب کیا مملکت ساری تبہ ہو
رعایا کے تلف ہو جائین حق بھی | بگڑ جاوے ہر اک نظم و نسق بھی
ندیمون کی سنی جب اس نے تقریر | کہی یہہ بات ہوکر سخت دلگیر
سفر پر جب نہ ہو قابو میسر | ثواب حج مجھے حاصل ہو کیونکر
ندیمون نے جو دیکھا شوق اسکا | گزارش کی کہ اے سلطان والا
فقیر اس شہر مین اک باخدا ہے | سنا ہے ساٹھ حج وہ کر چکا ہے
ہے اک گوشہ مین یان خلوت گزیدہ | نکلتا ہی نہین باہر کہین وہ
لگی مورہ نہین اس کے محل مین | رہا کرتا ہے دامان جبل مین
کبھی سنتا نہین غوغای مردم | خدا کی یاد مین مدہوش و سرگم
مناسب ہے کہ اس سے مل کے اکبار | ثواب حج کا ہو سلطان خریدار
خدا کی پادشہ پر تھی یہہ رحمت | کہ اہل اللہ سے رکھتا تھا عقیدت
کہا درویش کی خدمت مین جاکر | ارادہ حج کا رکھتا ہون مقرر
ندیمون کی مگر ہے مصلحت اور | توقف کا نمایان جس سے ہے طور
سنا ہے مین نے سب احوال تیرا | کہ رکھتا ہے بہت سرمایہ حج کا
توجہ اس جگہ تیری ہے درکار | کہ مین بھی ایک حج کا ہون خریدار
نہین اس سے کوئی تدبیر بہتر | کہ مجھکو اجر حاصل ہو تجھے زر
یہہ سن کر کہا درویش نے لو | مین ساٹھون حج دئے دیتا ہون مگر
تو پوچھی پادشہ نے بات اتنی | کہ ہر حج کی بھلا قیمت ہے کتنی
کہا درویش نے ای شاہ والا | جو ہر حج مین قدم مین نے اٹھایا
تو دنیا اور جو ہے دنیا کی دولت | مرے ہر اک قدم کی ہے وہ قیمت

ہوا مایوس سنکر یہہ سخن شاہ
کہ دنیا اور متاع دنیوی بھی
کہ قیمت اک قدم کی بھی نہین ہے
جو قیمت ایک حج کی دیکھو ہین
کہا اس نے کہ ای شاہ جہانگیر
کہ تو بن جاے مالک ساٹھہ حج کا
ہوا یون حرف زن وہ مرد درویش
تو ہو مصروف اس مین ایکساعت
پھر اسکا اجر سب دیدے تو مجھکو
نہایت منتفع ہو جاون گا مین

کہا درویش سے اے مرد آگاہ
تصرف مین مرے آئی ہی تھوڑی
یہہ مجھہ مین استطاعت ہی نہین ہے
بھلا پھر ساٹھہ حج کیا لے سکونمین
ذرا سی بات ہی ہے سہل تدبیر
کہا شہ نے بتا مجھکو وہ ہی کیا
کسی مظلوم کا قصہ جو ہو پیش
ادا کر ہو جو کچھہ حق عدالت
تو مین بھی ساٹھہ حج بخشونگا تجھکو
تمتع تجھسے بیٹھکر پاونگا مین

چھٹی شرط حاکم کے عدالت سی غافل نرہنی کے بیان مین

حکومت کا طریقہ ہے خطرناک
حکومت جس گھڑی ہوتی ہی حاصل
جو سمجھو تو سعادت ہے اسی مین
اگر محتاط ہے اور نفس ہی پاک
جہان مین ہوگی اس کی نیکنامی
یہان گر ظلم و غفلت سے لیا کام
نہین ہے اعتبار زندگانی
عنان حکم جس کے ہاتھہ ہی آج
ہے ہر حال مین اسکو یہہ منظور

رہے اس راہ مین ہرگز نہ بیباک
تو انسان کو بنا دیتی ہے غافل
جو دیکھو تو شقاوت ہے اسی مین
نہین ہے عاقبت مین پھر اسے باک
بہت کام آئیگی خوش انتظامی
تو پھر دونون جہان مین ہوگا بدنام
کہ ایک لمحہ مین ہو جاتی ہی فانی
جہانبانی کا جسکے سر پہ ہی تاج
کہ ہو دنیا مین میری سعی مشکور

وبال آخرت دولت نہ ہو جائے
یہہ عزت باعث ذلت نہ ہو جائے

غنیمت جانئے ہو جو اجر حاصل
عدالت سے نہ ہو اک لحظہ غافل

کہ جو حاکم سے ہوتی ہے عدالت
رعایا کرتی ہے جتنی اطاعت

برابر چاہئے ہے وزن اس کا
کوئی پلہ نہ چڑھتا ہو نہ جھکتا

نہ اہل ملک کی ساری عبادت
نہ اک ادنی سے حاکم کی عدالت

تُلا کرتے ہین دونون پیش اور
ہمیشہ وزن مین نکلے برابر

حکایت سلطان عبد اللہ اور اُس کی بیٹی کی گفتگو

پسر سے اپنے عبد اللہ نے پوچھا
کہ ای فرزند تو مجھکو یہہ بتلا

کہ کہتے ہین جسے دولت جہا مین
رہیگی کب تلک اس خاندان مین

کہا اس نے سخن کتنا ہی اچھا
کہ جب تک عدل اور انصاف ہوگا

ساتوین شرط علما کے ساتھہ صحبت رکھنی اور انکی نصایح سننی کے بیان مین

بہت اس کی ہے حاکم کو ضرورت
کہ رکھے عالمان دین سے صحبت

ہمیشہ صالحون کے پاس جائے
جہان تک ہو سکے فیض اُنسے پائے

اگر دیکھے ہے ملنا اُن کا دشوار
نہ باز آئے تجسس سے یہہ زنہار

اگر کچھہ تلخ بھی ہو اُن کی گفتار
نہ ہو یہہ سخت گوئی کا روادار

خلیفہ [illegible] اسلام کے تھے
برابر رکھتے [illegible] ان کے

[illegible] طرح ان کی عمر ساری
بڑی اسلام کی شوکت تھی [illegible]

[illegible] ہارون الرشید [illegible] سفیان ثوری

نہ تھی ہارون کو جب تک خلافت
خلافت پر وہ فائز ہو گیا جب
ہوئے مفتوح در ہائے خزانہ
رکھا ہر ایک کا ملحوظ اکرام
محدث ایک تھے سفیان ثوری
سوا حق کے کسی سے وہ نہ ڈرتے
نہ کی ہارون سے پھر سفیان نے بات
ہوئی ہارون کو جب ان کی تمنا

تھی اسکو عالمان دین سے صحبت
مبارکباد کو حاضر ہوئے سب
کہ بھولے لوگ حاتم کا زمانہ
دیا ہر شخص کو معقول انعام
خلیفہ دوست تھا جنکا بہت ہی
ہمیشہ امر بالمعروف کرتے
خلیفہ ہوتے ہی چھوڑی ملاقات
نہایت شوق سے خط انکو لکھا

خلیفہ ہارون الرشید کا خط سفیان ثوری کے نام

کہ ای بھائی ہے ظاہر تجھپہ یہ بات
محبت کی رسن توڑینگی کیونکر
خلافت کا قلادہ گر نہ ہوتا
تو ایسا ہے محبت کا تقاضا
مرے احباب اور جتنے ہیں بھائی
نہ آیا ہو مرے دربار میں جو
کیا میں نے خزانوں کو کشادہ
خوشی سے ہو گیا ہے دل مرا پر
تو عالم ہے [illegible] تجھپہ تحقیق
[illegible]

مسلمانوں میں ہے پاس مواخات
تجھے میں نے بنایا ہے برادر
مری گردن میں جس کو حق نے ڈالا
کہ میں خود ہی تری خدمت میں آتا
نہیں ہے ان میں ایسا کوئی باقی
نہ دی ہو جس نے مبارکباد مجھکو
دیا انعام ہر اک کو زیادہ
مگر آنے میں کی تو نے بہت دیر
[illegible] و دل ہو میں ہے کیسی
تو اس کو [illegible] بیٹھے ہی خود آیا

[illegible]

ہوا لکھنے سے فارغ جب خلیفا ‌ ‌ مصاحب جتنے تھے ان سب سے پوچھا
کہ خط سفیان کو پہونچائیگا کون ‌ ‌ مرا پیغام یہہ لے جائیگا کون
مگر سفیان کو سب پہچانتے تھے ‌ ‌ مزاج ان کا سب نازک جانتے تھے
کسی نے کی نہ لے جانے کی جرات ‌ ‌ خلیفہ نے جو دیکھی ان کی حالت
تو دربانون مین تھا اک شخص عباد ‌ ‌ کیا خط دیکے اس حاجب سے ارشاد
جہان کوفے مین تو سفیان کو پائے ‌ ‌ مرا خط ڈال دینا اس کے آگے
غرض عباد جب کوفے مین آیا ‌ ‌ تو سفیان کا پتا اسنے لگایا
یہہ کہتا ہے وہ تھا مسجد مین بیٹھا ‌ ‌ مجھے آتے ہوے دیکھا جو اس جا
تو نکلا استعاذہ یون زبان سے ‌ ‌ شہاب آتا ہے جیسے آسمان سے
جسے سنکر ہوا مین ایسا ششدر ‌ ‌ کہ مسجد سے ہوا فی الفور باہر
جو دیکھا اس نے میرا حال بد طور ‌ ‌ عبادت مین ہوا مشغول فی الفور
نکل کر وان سے مین نے اپنا گھوڑا ‌ ‌ در مسجد پہ باندہا اور پھر آیا
مصاحب جس قدر سفیان کے تھے ‌ ‌ وہ سب تھے اسکے گرداگرد بیٹھے
جھکائے تھے سر ان کو اسطرح سے ‌ ‌ گرفتار اجل ہون چور جیسے
سلام ان کو کیا ہر چند مین نے ‌ ‌ مگر ہیبت زدہ وہ اس قدر تھے
کسی سے بھی جواب اسکا نہ پایا ‌ ‌ کسی نے بھی نہ سر اپنا اٹھایا
تکلم تھا اشارے ہی سے اُن کا ‌ ‌ کسی نے بھی کہا مجھسے نہ آتنا
ذرا بیٹھو کھڑے ہو کس لئے تم ‌ ‌ وہ رکھتے ہی نہ تھے تاب تکلم
ہوا اس وقت میرا حال اُلٹا ‌ ‌ کہ مجھپر خوف سے لرزہ چڑھ آیا
خلیفہ نے جو خط مجھکو دیا تھا ‌ ‌ اسے سفیان کے آگے مین نے پھینکا
وہ خط سفیان نے دیکھا تو گیا کانپ ‌ ‌ ڈرا ایسا کہ گویا اس مین ہو سانپ

کہا اس کو پڑھے ہے کوئی ایسا ۔ کہ مین اس خط کے چھونے سے ہون ڈرتا
جسے ایک شخص ظالم نے چھوا ہو ۔ خدا ترسی ذرا سفیان کی دیکھو
غرض اک شخص نے خط لیکے اسکا ۔ نہایت ڈرتے ڈرتے اسکو کھولا
کہ گویا اژدہا ہی اس کے اندر ۔ مبادا کاٹ ہی کھائے نکلکر
ہوا فارغ جو خط پڑھنے سے قاری ۔ تو اک حیرت ہوئی سفیان پہ طاری
یہہ فرمایا کہ اس خط کو الٹ کر ۔ جواب اسکا کرو تحریر اسی پر
یہہ سنکر ان مین سے اک شخص بولا ۔ کہ ہے ہارون بھی آخر خلیفا
مناسب ہے کہ ہو کاغذ کوئی اور ۔ نمایان جس سے ہو تہذیب کا طور
جواب اس کو ملا سفیان سے یون ۔ تامل پشت پر لکھنے مین ہی کیون
جب اس کاغذ کو ظالم نے چھوا ہے ۔ مرے پاس اسکا رہنا ہی برا ہے
بگڑ جائیگا اس سے دین میرا ۔ کہا کاتب سے پھر کہہ جو لکھون کیا

جواب نامہ خلیفہ ہارون الرشید امام سفیان ثوری کیطرف سے

کہا لکھو خدا کا نام لیکر ۔ کہ ہے سفیان کا یہہ نامہ مقرر
طرف اس کے جو اک بندہ ہی مغرور ۔ شراب حرص سے رہتا ہے مخمور
لقب ہارون جسکا برملا ہے ۔ نہین ایمان کا جس کو مزا ہے
جو اس مکتوب مین لکھتا ہون مضمون ۔ تو اس سے خوب ہو آگاہ ہارون
کہ مین الفت سے تیری باز آیا ۔ جہان تو ہی وہ مین نے چھوڑ دی جا
تو اپنے جرم کا کرتا ہے اقبال ۔ کیا مجھکو بھی جسپر شاہد حال
کہ بیت المال پہ قابض ہوا ہی ۔ تصرف اس مین ناحق کر رہا ہی
مین ان افعال سے راضی نہین ہون ۔ جو تجھسے دور ہی خلوت گزین ہون

[illegible] سب محلے کے حق [illegible]
ہو سکے مضمون سے بہتر خبردار

قیامت [illegible] علم سب
سمجھ رکھہ دل مین اتر یاردن تو اب

تیاری [illegible] جس قدر ہین
مجاہد اور افاضل جس قدر ہین

جہان تک [illegible] قرآن مین موجود
جہان تک عالم ذی شان ہین موجود

تری حد سے قلمرو کی جہان تک
اثر سے ہین مسافر بھی جہان تک

کوئی اس فعل سے راضی ہوا ہے
جو بیت المال پر تو جھک پڑا ہے

قیامت ہین [illegible] باعث تجھکو
خدا کے روبرو جانا ہی تجھکو

سمجھ رکھو [illegible] پرستش [illegible] ہوگی
بلا جوابگی کر فکر اسکی

خیال علم دین تجھہ مین نہین ہے
اثر [illegible] کہان تجھہ [illegible] ہین ہے

نہ قرآن کی تلاوت سے سروکار
نہ ہے تو تابع احکام [illegible]

نہ طرز زہد و وضع خاکساری
فقط اس بات پر کہ تو [illegible]

کہ ہو جور و تعدی کام تیرا
امام الملک [illegible] ہو نام تیرا

سر پر آرا ہے توکس کر و فر سے
اباس [illegible] سے بہتر مین

جوڑا لے تو نے دروازون پہ [illegible]
مشابہ ہین حجاب کبریا کے

سکے حجاب سب تو نے مقرر
جہاں [illegible]

دیا کرتے ہین لوگون کو جو ایذا
نہین کرتے ہین [illegible]

نہ بدکاری سے جنکو خوف زنہار
رہین [illegible] زیادہ خوار [illegible] ہین رفقا

نہ مطلق شرم ہے سرقت سے جنکو
نہ کچھ ڈر ہے کسی علت سے جنکو

مگر جو ان عملون مین ہو گرفتار
اسے حد مارنے پہ ہون وہ تیار

تو حاکم اب ہوا ہے اس کا آگے
تباہ کیا تھے یہی اطوار تیرے

یہی تھا کیا ترے اتباع کا حال
بھلا کیا حشر مین ہوگا ترا حال

پکاریگا ندا جب کرنے والا — کہ ہین ظالم کہان یارانکے ہین یا
کھڑے ہون ایک جابد کار خائن — تو حاضر اس طرح تو ہوگا اسدن
کہ گردن پہ بنا ہے ہونگی تری ہاتھ — نہ دیگا کوئی آفت مین ترا ساتھ
کوئی نیکی بھی کی ہو تو نے حاصل — تو ہوگی غیر کے میزان مین داخل
سمیٹی ہو برائی غیر نے جو — وہ تیرے پلہ اعمال مین ہو
بلا پر ہو بلا ظلمت پہ ظلمت — برائی پہ برائی کی ہو کثرت
بھلائی چاہتا ہون دل سے تیری — بہت رکھنا نصیحت یاد میری
رعایا مین تو رکھ ڈر خدا سے — شامت مین ہو غافل مصطفی سے
شفقت سے کر شارع کا ہے لازم — خلافت سے عدالت ہی سے قایم
سمجھ لے تو اگر یہہ پادشاہی — ہمیشہ ایک ہی کے پاس رہتی
نہ ہرگز آج وہ تجھ تک پہونچتی — نکل جاتی تیرے ہاتھ سے بھی
غرض یون منتقل ہوتی ہے دنیا — کہ کل تھی اس جگہ اور آج اسجا
کوئی دنیا مین بھی ہو اہل ایسا — کہ باندھی آخرت کا اُس مین توشا
کسیکا دین دنیا مین فنا ہو — خسارت مین وہ آخر مبتلا ہو
گمان میرا ہے اے ہارون تجھپر — کہ ہوگا دین و دنیا مین تو ابتر
یہی کہتا ہون مین ہو جا خبردار — نہ لکھنا خط مجھے آیندہ زنہار
جواب اسکا تجھے ہرگز نہ دونگا — ہوا سفیان کا جب خط یہہ پورا
طرف عباد کے اس خط کو پھینکا — خریطہ تھا نہ تھا اسپر لفافا

روانہ ہونا عباد کا ہارون الرشید کی جانب سفیان ثوری کا خط لیکر

چلا جا جب سعادت کرکے حاصل ‎ ہوا بازار مین کوفے کے داخل
نصیحت جس قدر سفیان نے کی تھی ‎ وہ سب عبا دسکے دل مین تہی بیٹھی
ہر بازار اس نے یون ندا کی ‎ کہ یان موجود ہوا ایسا بھی کوی
کہ اس بندے کا بن جاے خریدار ‎ کہ جو بھاگا ہوا ہے اور گنہ گار
کیئے پیش اسکے لوگون نے جو دینار ‎ کہا مجھکو نہین ہے مال درکار
فقط اک صوف کا جبہ عطا ہو ‎ سوا اس کے عبا بھی ایک لادو
سوال اسکا ہوا جس وقت پورا ‎ کیا عبادنے پھر کام کیسا
کہ جو اس کے گلے مین پیرہن تھا ‎ اتارا اور نئے خرقے کو پہنا
رہا پیدل نہ گھوڑے پر چڑہا وہ ‎ پیادہ پا برہنہ پا بڑہا وہ
خلیفہ کے جو دروانہ پہ آیا ‎ تو اس کو مضحکہ سب نے بنایا
خلیفہ نے مگر جس وقت دیکھا ‎ پڑا عبرت سے اس کی تن مین غشا
وہ بیتابانہ اٹھا اور چلیا ‎ طپانچے منہہ مین اپنے مارتا تھا
یہہ کہتا تھا بلا میرے لئے ہے ‎ نہین کچھہ فائدا میرے لئے ہے
رسول آیا سعادت مند ہو کر ‎ رہا مرسل ہی خود ناکام و مضطر
وہ خط سفیان کا پڑہتا تھا جو ہارون ‎ تو حالت اسکی ہوتی تھی دگرگون
وہ ڈاڑہین مار کر روتا تھا ہر دم ‎ بڑا سفیان کی فرقت کا تھا غم
جلیسون نے نکالی پھر تو یہہ شاخ ‎ کہ ہے سفیان بہت بے باک و گستاخ
خلیفہ کا ہمین ارشاد گر ہو ‎ جکڑ لائین سلاسل مین ہم اسکو
رکھین محبوس عبرت کے لئی بھی ‎ کہ ایسی پھر نہ کرنے پائے شوخی
خلیفہ نے کہا یہہ سنکے ان سے ‎ کہ تم بے شبہہ ہو دنیا کے بندے
تمھارے کہنے مین جو شخص آیا ‎ بڑا دہوکا بلا شک اس نے کھایا

تمھارے دام مین جو ہو گیا قید　　شقاوت کا ہوا کم بخت وہ صید
نہین سفیان مگر اک شخص مست　　بس اب رہنے دو جو ہی اسکی حالت
غرض سفیان کے خط کو خلیفہ　　رکھا کرتا تھا پہلو مین ہمیشہ
سدا پڑھتا بوقت پنجگانہ　　ہوا یان تک کہ دنیا سے روانہ

اٹھوین شرط نیکونکی صحبت اختیار کرنی اور بدون کی صحبت سے متنفر رہنے کے بیان مین

جہان تک لوگ ہون فساق و فجار　　رہے حاکم ہمیشہ اُن سے بیزار
نہین ہے فسق سے پیوند اچھا　　کہ رشتہ کفر سے ملتا ہی جسکا
نہین ہے اہل قران سی یہہ مخفی　　کہ ہین فاسق مبغوض الٰہی
یہہ ظاہر ہو چکا ہے تجربے سے　　کہ ہوتے ہین بہت بدکار ایسے
پہنکر جو لباس خیر خواہی　　ہمیشہ ملک مین ڈالین تباہی
تملق کا ہے بدکارون مین افسون　　کہ حاکم جسیہ ہو جاتا ہے مفتون
غرض ان کی ہے اپنا کام کرلین　　ریاست کے خزانے گھر مین بھرلین
تعیش مین جو حاکم ہو گرفتار　　یہہ سب اسباب کر دیتے ہین تیار
منگائین وہ شراب پرتگالی　　نہ ہو جو ساغر خورشید مین بھی
بلائین لولیان شوخ و طناز　　جو ہون زہرہ شمایل اور خوش آواز
رکہین مصروف حاکم کو اسی مین　　چھڑا دین کام سارا دل لگی مین
نہین زیبا ہین حاکم کو وہ عادات　　کہ جس سے ملک مین پہلین فسادات
معاصی پر کرے غیرون کو مایل　　جرایم مین ہو اُن کے آپ داخل
بھلا کیا معصیت کا تو ہے مذکور　　رہے وہ موضع تہمت سے بھی دور

گنہ گو شامت اعمال سے ہو — رکھے پوشیدہ تا امکان وہ اسکو
کہ حاکم ہی کے تابع ہے رعایا — امور نیک و بد مین لامحالا
جو راہ نیک پر حاکم کو پائین — قدم اپنا اسی جانب بڑھائین
انھین جتنا ثواب اسکا ہو حاصل — وہ سب اعمال حاکم مین ہو داخل
اگر خود ذات سے حاکم ہو بدکار — تو کیون اس کے بُرے پھلین نہ آثار
بُرے کامون کی ہو لوگون کو جرأت — سزا پائین نہ جب پھر کیا ہو عبرت
جرایم جس قدر ہون اُن سے قایم — نہین وہ نامہ اعمال حاکم
غرض لازم ہے حاکم کو یہی بات — کہ ہون شایستہ اطوار اور عادات
نہ ہرگز بدمعاشون کو جگہ دے — ہمیشہ نیک لوگون مین گزارے
مناسب ہے بُک ضعونسی پرہیز — خصوصاً خودغرض اور فتنہ انگیز
دیانتدار ہون ایسے مصاحب — کہ جو تدبیر و دانش مین ہون صاحب
رہے اُن سے ہمیشہ مصلحت جو — بنائے محرم راز اپنا اُن کو

حکایت شقیق بلخیؒ اور خلیفہ ہارون الرشید کی

خدا کے پاک بندے تھے شقیق ایک — نہ ایسا بلخ بھر مین تھا کوئی نیک
کہا ہارون نے اک روز اُنسے — کہ ایسی کچھ نصیحت مجھکو کیجے
کہ جس مین آخرت کا فائدہ ہو — تو سنئے کیا نصیحت کی ہو اُسکو
کہ خالق نے بنائی اک سرا ہے — اور اُسکا نام دوزخ رکھدیا ہے
کیا اس کا تجھے دربان مقرر — عنایت تین چیزین کین پھر اوپر
کہ ان چیزون سے ایسا کام تو لے — کہ ہر مخلوق کو دوزخ سے روکے
وہ ہے شمشیر و مال و تازیانہ — تو ہو جسکا رویہ ظالمانہ
سزا دے تیغ سے اُسکو ہو طاغی — خبر زر سے لیا کر عاجزون کی

رو بہ فسق سے اپنا جو بدلے — تو اس کو تازیانی سے سزا دے
طریقہ گر یہی تیرا رہیگا — تو عقبی مین نجات اللہ دیگا
ملی گی رستگاری خلق کو بھی — تری کوشش سے ہوگی وہ بھی ناجی
خلاف اس کے اگر ہوگا تو عامل — تو پہلے ہوگا خود دوزخ مین داخل
وبال اسکا پڑیگا خلق پہ بھی — کہ تیرے ساتھ ہوگی وہ بھی ناری
خدا کا حکم ہے قران کے اندر — نہین ہین فاسق و صالح برابر
حیات اور موت مین اشخاص کا — نہ ہونگے زاہدون کے مثل زنہار
ہوا موسی کو حکم حق تعالی — نہ کرنا مرگ فاسق پر غم اصلا

حکایت حضرت عمرؓ کے انتظام کی انسداد فسق مین

عمر تھے فسق سے ناخوش یہانتک — کہ تھا امکان مین ان کی جہان تک
نہ ہونے دیتے بدکاری کا سامان — وہ کرتے اس مرض کا خوب درمان
کسی شب آپ تحقیقات کرتے — مدینے ہی کے اندر پھر رہے تھے
صدا آئی کسی عورت کی یکبار — کہ پڑہتی تھی وہ اس مضمون کا اشعار
خوشی سے عید ہو جای مجھے آج — اگر ہو جام مے اور ابن حجاج
غرض جب ہوگئی وہ رات کافور — ہوئی فاروق کو تحقیق منظور
ہوا ظاہر کہ وہ اک نوجوان ہے — کہ خوبی حسن کے چہرے سے عیان ہے
اسے فاروق نے جس دم بلایا — تو بے شک خوبصورت مرد پایا
جو دیکھا بال بھی رکھتا ہے اچھے — ہوا پھر حکم نائی کو کہ مونڈے
مگر اس پر بھی حسن اسکا وہی تھا — وبال عیب سے بالکل بری تھا
عمر نے خرچ کچھ دیکر بہر طور — مدینے سے نکالا اسکو فی الفور

حسب حال زمانہ

مگر ہے اس زمانے مین یہ آفت
نہ ہے شرم و حیا باقی نہ عفت

ادہر ہے لولیون کا گرم بازار
ادہر موجود ہین لاکھون خریدار

فجور و فسق ہو جتنا وہ کم ہے
نہ حاکم کا نہ کچہہ شحنہ کا غم ہے

جو اجرت فاحشہ کو دے نہ کوئی
کرے وہ ضابطے سے چارہ جوئی

یہہ ہے سب صد حیف آئین عدالت
کہ ہو ضایع نہ اسکا حق خدمت

یہی اسباب ہین جن سے ہمیشا
کھلا رہتا ہے دروازہ زناکا

حدون کا چھوٹ جانا ہی غضب تہا
مگر اسپر ہوا یہہ اور طرا

کہ ہوتی ہے حمایت فاسقون کی
نہین مطلق شریعت کا ادب ہی

یہہ آزادی کے ہین ساری کرشمے
یہہ سب تہذیب یورپ کی ہین چشمے

کرین خود دین کو برباد حکام
بھلا پھر کیا ترقی پاے اسلام

گناہون پر بھلا اتنی ہو جرأت
تو نازل ہو نہ کیون کر قحط و آفت

نوین شرط رعایا کے ساتھہ محبت رکھنے کی بیان مین

سنو شارع نے کی ہے یہہ ہدایت
رہے مانوس حاکم سے رعیت

توحش اس کے دل مین ہو نہ پیدا
غرور و عجب سے حاکم کے اصلا

وہی ہے حاکمون مین خوب حاکم
رعایا کا ہو جو محبوب حاکم

مساکین رعیت کا رہے دوست
ہمیشہ اہل حاجت کا رہے دوست

نبی پاک کا فرمان یہی ہے
کہ حاکم نیک اور بہتر وہی ہے

جو تم سے آپ رکھتا ہو محبت
تم اسکی ذات سے رکھتے ہو الفت

نہایت بد ہے اس حاکم کی حالت   تمھین اُس سے اُسے تم سے عداوت

حکایت اردشیر بابکان اور اس کی بیٹی کی

سنو فرمان روا تھا اردشیر ایک   یہہ دی بیٹے کو اُس ذی موعظت نیک
کہ ہے لازم تجھے ای راحت جان   رعایا پر کر اکثر لطف و احسان
مری اس بات سے رہنا نہ غافل   کہ ہین ابواب سارے تابع دل
دلون کا ہاتھہ مین لینا ہے اچھا   کہ سب ابواب ہو جائین مہیا

دسوین شرط سزا بلا رعایت دینی کے بیان مین

یہہ حاکم کے لیے ہے وصف درکار   کہ ہو مردم شناسی مین وہ ہشیار
فراست کے اگر حاکم مین ڈھب ہون   تو اچھے لوگ ہی سب منتخب ہون
کہ ہون جو حق و باطل سی خبردار   رکھین سنجیدہ سب افعال و کردار
خیانت سے بری ہون ظلم سی پاک   نہ ہون وہ گرگ سیرت اور سفاک
جو خائن ہو عقوبت سی نہ چھوٹے   سیاست کی صعوبت سی نہ چھوٹے
کہ حاصل جس سے ہو غیرونکو عبرت   نصیحت پائین سب ارکان دولت
سیاست فرض شرعی ہے بلاشک   نہ گزرے اس سے ہو ممکن جہان تک
سیاست مین شفاعت کا نہ لی نام   نہین قابل شفاعت کی برا کام
سفارش پر کبھی دہوکا نہ کھائی   جو بے جا ہو مروت بانہ آئے
کہ حکام اس سے ہوجاتی ہین بدنام   بگڑ جاتے ہین بدنامی سے سب کام
نبی پاک سے کی تھی شفاعت   اُسامہ نے کسی سارق کی نسبت
کہ ہاتھہ اس چور کا کاٹا نہ جائے   تو یہہ سُنکر نبی غصے مین آئے

که کرتا ہے سفارش کس لئے تو ۔۔۔ حدود شرع مین بے جا ہی یہہ خو
سزائین جرم پر دینی ہین لازم ۔۔۔ مگر ہو جائین جب ثابت جرائم
نہ چھوڑے جرم پر ہرگز کسیکو ۔۔۔ بڑا یا کوئی چھوٹا ہی نہ کیون ہو

حکایت حضرت عمر کا ایک عامل کیلئے حکم تعزیر دینا

عمر کا یاد ہے حج مین یہہ کہنا ۔۔۔ مخاطب جب کہ تھی ساری رعایا
مقرر ہین جو سب عمال و حکام ۔۔۔ غرض یہہ ہے کہ لین انصاف سے کام
کوئی عامل جو ہو ان مین ستمگار ۔۔۔ کرے داس کی شکایت کا تم اظہار
کہا اک شخص نے فوراً یہہ سنکر ۔۔۔ کہ یہہ عامل مسلط ہے جو ہم پر
مجھے مارے ہین بے جرم اُس نے کوڑے ۔۔۔ کیا ارشاد یہہ سنکر عمر نے
کہ تو بھی تازیانے اتنے ہی مار ۔۔۔ کہ بدلہ ظلم کا پائے ستمگار
تو عمرو عاص نے سنکر یہہ روداد ۔۔۔ کہا ہے آپ کا یہہ سخت ارشاد
رعایا سے شکایت عاملون کی ۔۔۔ جو سنیگا تو پھر مشکل پڑیگی
عمر بولے نبی سب سے تھی اعلے ۔۔۔ جو اپنے نفس سے لیتے تھے بدلا
تو بدلہ اس سے لینا ہے مجھے فرض ۔۔۔ یہہ سنکر عمرو نے کی آپ سے عرض
کہ عامل کو نہ دلوائین سزا آپ ۔۔۔ مناسب ہے کہ دین ہم کو رضا آپ
کہ فریادی کو ہم کر لینگے راضی ۔۔۔ عمر نے مان لی یہہ بات اُن کی
غرض لازم پڑا اُسکا منانا ۔۔۔ دیے دینار دو فی تازیانہ
یہہ ہے حضرت عمر کا قول لکھا ۔۔۔ کہ عامل مرتکب ہو گر جفا کا
نہ مین اصلاح کی اُس کی خبر لون ۔۔۔ تو سارا مظلمہ اپنے ہی سر لون
کہ مین خود ظلم کا ٹھہرونگا بانی ۔۔۔ نہ ہے انصاف و عدل حکمرانی

کسی پر ہو جو بے تقصیر الزام   روا دار عقوبت ہون نہ حکام
زمانہ سب اگر دشمن ہو اسکا   نہ رکھے دادگر کچھ اسکی پروا
اگر لاکھون طرف سے ہون اشارے   کبھی انصاف کی گردن نہ مارے
کوئی گر حکم جاری کر دیا ہو   کہ ناحق غیر مجرم کو سزا ہو
تو ایسے حکم سے باز آئے فی الفور   اور اسے منسوخ ہی کر دے بہر طور
نہ سمجھے اس مین کچھ توہین زنہار   عدالت گستری کے ہین یہہ کردار

گیارھوین شرط پیچیدہ معاملات مین عقل و فراست سے کام لیتے ہین

حکومت کے لئے لازم ہے یہہ بھی   کہ رکھتا ہو فراست انتہا کی
حوادث کے مبادی پر کرے غور   وقائع کے معانی پر کرے غور
وہ ہر اک حکم کو اچھی طرح سے   مشخص محضر دانش مین کر لے
اگر ابواب مرفوعہ مین دیکھے   کہ یہہ خالی نہین پیچیدگی سے
تو لے نور فراست سے وہ پھر کام   کہ جس سے امر حق پا جاے انجام

حکایت حضرت سلیمان علیہ السلام اور دو عورتونکی

سنو عہد سلیمان کا یہہ قصا   کہ تھین دو عورتین اور ایک لڑکا
یہہ کہتی تھی کہ ہے فرزند میرا   وہ کہتی تھی یہہ ہے دلبند میرا
ہوئین دربار مین دونون وہ حاضر   مگر اثبات دعوی مین تھین قاصر
ہوا ناگاہ صادر حکم والا   کہ دو ٹکڑے کیا جاے یہہ لڑکا
ہر اک عورت کو دو ایک ایک ٹکڑا   کہ بالکل منقطع ہو جاے جھگڑا

ضعیفہ اک ہوئی سنکر پریشان
کہا یوں رو کے اس نے اے سلیمان

نہ کیجئے قتل میں ہوں دست بردار
نہیں لڑکے کی خواہاں اب میں زنہار

تو یہ سنکر ہوا حکم سلیمان
اسی کو دو یہی لڑکے کی ہے ماں

حکایت ایک غلام کی جس نے اپنے تئیں آقا بنا رکھا تھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ

علی مرتضی کے عہد میں کبھی
سنو اک [illegible] کی روداد گزری

سفر کے واسطے اک شخص نکلا
غلام اک ساتھ تھا اور اسکا لڑکا

قضارا چھوڑ کر دونوں کو تنہا
مسافر وہ ہوا راہ عدم کا

مدینے کی طرف وہ طفل آیا
غلام اُسکا تھا ہمراہ جیسے سایا

کہا لڑکے نے میں آقا ہوں تیرا
کہا اُس نے کہ تو بندہ ہے میرا

کوئی حجت نہ تھی دونوں کے نزدیک
کہ جس پر فیصلہ ہوتا کوئی ٹھیک

یہ سنکر حکم حضرت نے دیا یوں
کہ سر باہر کریں موکھے سے دونوں

کہا قنبر سے پھر شمشیر دیکر
غلام بے وفا کا کاٹ لے سر

ہوا مملوک ہیبت ناک ایسا
کہ سر موکھے سے کھینچا اور بھاگا

رہا لڑکے کا سر باہر اسی طور
ہوا مملوک پر قابض وہ فی الفور

غرض یہ وصف ہے حاکم کو درکار
کہ ہو صاحب فراست اور ہشیار

رہے ہر رنگ کی صحبت میں حاضر
رہے سب سے مخالط اور معاشر

تفرس خلق کے احوال کا ہو
تفحص اپنے استقلال کا ہو

اقسام فراست کا بیان جو حکام کے لئے نہایت ضرور ہے

فراست ہے جہان مین دو طرح کی — کہ شرعی ایک ہے اور ایک حکمی
جو ہے شرعی سنو تفصیل اُسکی — کہ ہے اک نور باطن وہ یقینی
کہ جس سے نفس ہو جائی مہذب — بُری جو خصلتین ہین محو ہون سب
جہالت جسقدر ہے دور ہوجائی — سیاہی دل کی سب کافور ہوجائے
بصیرت اس قدر کامل ہو اسکو — خدا کی معرفت حاصل ہو اُس کو
فراست نور جو اللہ کا ہے — وہ مومن ہی کے حصے مین لکھا ہے
مگر یہہ مرتبہ ایسا ہے اعلے — نہین ملتا جو کم ظرف ہون کم اصلا
بیان حکمی فراست کا بھی سنئے — کہ ہے اسکو تعلق تجربے سے
جو ہر ایک شخص کو ہوتا ہی حاصل — کوئی کم اور کوئی پاتا ہی کامل
جو ہین اس قسم کے اہل فراست — قیافہ کہتا ہے اُن کی حقیقت
مگر مرآت دل روی بشر ہے — فراست اُسکی اُس ہی جلوہ گر ہی
دلیل اعضاے انسانی ہین اُسپر — علامت پانون تک ہی سر ہی لیکر
جہان تک نیک و بد کی ہین علامات — قیافہ کے کتب مین سب ہین حالات
غرض جو مادہ جس شخص کا ہے — فراست کا اُسے حصہ ملا ہے

بارھوین شرط حاکم کے ذی علم اور حق شناس ہونیکے بیان مین

یہہ ہے منقول ارشاد پیمبر — کہ حاکم حق کو پہچانے سراسر
مگر جب تک نہ وہ حاکم ہو دانا — کہ آخر شرع کے احکام ہین کیا
نہین احقاق حق کی اُس سے امید — نہ اُس سے ہو سکے کچھ حق کی تائید
بیان ہے حاکمون کا یون خبر مین — کہ اک جنت مین جائے دو سقر مین
وہ حاکم داخل فردوس ہوگا — کہ حق جاری کیا اور حق کو سمجھا

ہے بے شک دوزخی وہ بانی ظلم | کہ حق کو جانکر ناحق دیا حکم
مگر ہے بتیسرا حاکم وہ نادان | جہالت سے دیا ہو جس نے فرمان
اُمیہ کے گھرانے مین تھی کیا کیا | جلیل القدر باہمت خلیفا
سلاطین تھی جو فخر آل عباس | وہ سب تاج خلافت کی تھی الماس
تھے عامل دین کے احکام پر بھی | فدا تھے جان سی اسلام پر بھی
وہ دل سے چاہتے تھے فاضلونکو | جہان کی عالمونکو عاملون کو
ایمہ کے وہ ارشادات سنکر | کیا کرتے عمل اُسپر برابر
یہی سب نیک نامی کا سبب تہا | یہی اُنکی ترقی کا سبب تھا

مسلمانون کی حالت پر کچھہ مختصر سا مرثیہ

وہ جب سے مٹگیا ہے کارخانہ | تو اب آیا ہے یہہ سر پر زمانہ
کہ غربت چھا گئی اسلام پر آج | مسلمانی ہوئی شوریدہ سر آج
نہ کچھہ علم و عمل سے واسطا ہی | نہ کچھہ احکام دین سے مدعا ہی
نہ کچھہ تقوے کی اب سمجھین ضرورت | تدین کی مٹی جاتی ہے صورت
شریعت کے ہی غم مین جو کہ روتا | تو ہوتی رشخند اُس پر ہے ہر جا
حدیث و فقہ سنکر یہہ کہین بات | کہ ہین اگلے زمانہ کے حکایات
زبان پر ہر گھڑی ہو لاف تہذیب | مگر ہے دین کی ہر لحظ تخریب
بہت ہی شوق سے ڈاڑھی منڈاتین | سر مو تفرقہ جس مین نہ لائین
نہ واقف دین کے احکام سی ہون | سدا بیگانہ وش اسلام سی ہون
مسلمانی ہو ظاہر نام ہی سے | نہ ہرگز دین کی رغبت ہو جی سے
بھلا اس حال مین کیا خاک ہوگی | بنی ہے کہ دین کو حاصل ترقی

یہہ بے علمی کے ہین ساری نتایج — جا ہر دیکھو رسوم بد ہین رایج
خدا یا دین کے جتنے ہین حاکم — وہ پڑھ کر علم دین ہو جائین عالم
حکومت لاکھہ ہو کس کام کی ہی — فضیلت علم کی کچھہ اور ہی ہی
اسی سے ہوتی ہی توقیر افزون — نہین تو سارے عالم مین ہی مطعون

حکایت دو بہائیون کی جو مصر مین تھے

دیار مصر مین تھے دو برادر — ہوا اک بھائی عالم علم پڑھ کر
کمائی دوسرے بھائی نی دولت — ملی اُسکو وہان کی بادشاہت
وہ اس بھائی کو جو عالم بنا تھا — حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا
یہہ کہتا تھا کہ مین فرمان روا ہون — نہین تیری طرح سے مین گدا ہون
جواب اُسنے دیا سنکر کہ بھائی — ملی میراث مجھکو انبیا کی
تو ہے فرعون و ہامان کا خلیفہ — کہ ہے حصہ مین تیرے اُنکا جیفہ

تیرہوین شرط فصل خصومات مین قرابت کی رعایت نہ کرنے کا بیان

سدا حکام کو لازم ہے یہہ بات — کہ وہ خبسدم کرین فصل خصومات
قرابت کی رعایت سی رہین دور — عدالت سے رکھین رشتہ بدستور

حکایت خلیفہ ہارون الرشید اور اُسکے بیٹے کی

کرین اس واقعہ سے استفادہ — کہ تھا ہارون کا اک سرہنگ زادہ
خلیفہ کے پسر کو اسنے اک روز — سنائی سخت دشنام جگر دوز

تو اُسنے اس کلام سخت تر سے
خفا ہوکر شکایت کی پدر سے
وزیرون سے خلیفہ نے یہہ پوچھا
سزا ہوتی ہے ایسی شخص کی کیا
کسینے کہدیا ہے قتل لازم
کہ تا موقوف ہوون ایسی جرائم
کسینے کہدیا کاٹین زبان کو
کہ حاصل جس سے عبرت ہو جہانکو
کسینے کہدیا تاوان ہے درکار
کہ ہے لایق اسی کے یہہ گنہگار
خلیفہ نے کہا سب کی یہہ سنکر
کہ اے جان پدر ہے عفو بہتر
اگر تجھسے نہو سکتا ہو یہہ کام
تو لازم ہے کہ دے اک تو بھی دشنام
مگر حد سے تجاوز ہو نہ زنہار
کہ پھر وہ مدعی ہے تو ستمگار

چودہوین شرط حکومت کی تمنا نہ رکھنے کی بیان مین

وہ ہو حاکم جو پروا ہی نہ رکھے
حکومت کی تمنا ہی نہ رکھے
حدیث مصطفے سے ہی یہہ پیدا
کہ حاکم حشر مین نادم رہیگا
حکومت جو کرے دو شخصو نپر بھی
تو اُس کی حشر مین حالت ہو ایسی
کہ مشکین باندھکر لیجائین اُسکو
حضور حق تعالے لائین اُسکو
شریعت سے یہہ ثابت ہی برابر
نہ ایسا شخص حاکم ہو مقرر
کہ جس کو دل مین کچہہ حرص عمل ہو
نہ پیدا حرص سے کوئی خلل ہو
جو پیرو نفس کی خواہش کا ہوگا
وہ باعث خلق کی کاہش کا ہوگا
غرض مندانہ ہوگا کام اُس کا
نہین اچھا کبھی انجام اُس کا

حکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور عمیر عامل کی

عمیر ایک شخص تھے عامل عمر کے
جنھین ہان لوگ بن سعد کہتے

رہے وہ حمص میں مامور اک سال — سنو سننے کے قابل ہے یہ احوال
بلایا جب انہیں حضرت عمر نے — مدینے میں عجب حالت سے آئے
عصا تھا ہاتھ میں کاندھے پہ تھیلا — بس ایک لوٹا تھا ساتھ اور ایک پیالا
تغیر رنگ رخ سے برملا تھا — غبار راہ چہرہ پر جما تھا
پیادہ پا پریشان بال بھی تھے — پریشان دل پریشان حال بھی تھے
عمر نے دیکھ کر یہ حال ان کا — کہا تم کس لیئے آئے پیادا
تمہارے پاس گر مرکب نہیں تھا — تو آخر مانگ ہی لیتے کسی کا
کہا یاں مانگنے سے ننگ جب ہو — تو پھر دے کون بن مانگے کسی کو
کہا فاروق نے ہیں بد وہ انسان — نہ کی تائید ہیں کیسی مسلمان
کہا کہیئے نہ ان کو آپ طالع — نمازی ہیں وہ سب لوگ اور صالح
حکومت کا عمر نے حال پوچھا — عمیر ان سے ہوی یہ سن کے گویا
ہدایت آپ نے دی تھی جہاں تک — عمل کرتا رہا میں بھی وہاں تک
مقرر کر دیے عمال دیندار — فراہم تا کریں وہ مال سرکار
مناسب کام میں زر کو لگایا — رہا باقی نہ کچھ ہمراہ لایا
غرض حضرت عمر نے دل میں ٹھانا — انہیں پھر بھیجئے خدمت پہ روانہ
تو کی ان سے گزارش یہ بہ تکرار — نہیں اب مجھکو خواہش اسکی زنہار
کہ اک نصرانی ذمی کو میں نے — کہا اک دن تو روز خوش نہ دیکھے
تاسف ہے جو حاکم میں نہ ہوتا — تو کیوں منہ سے نکلتا لفظ ایسا
یہاں جس روز میں حاضر ہوا تھا — وہ دن میرے مقدر میں برا تھا
جواب صاف یوں دیکر عمر کو — گئے آخر اجازت لیکے گھر کو
سنو اسپر جو تھوڑے روز گزرے — تو سو دینار انہیں بھیجے عمر نے

کہا حارث سے گر ہو حال ابتر — چلا آنا انھین دینار دیکر

نہون تکلیف مین گروہ گرفتار — تو واپس وان سے لے آنا یہہ دینار

غرض حارث نے دیکھا انکو جاکر — تہیدست و پریشان حال و مضطر

لگے بیٹھے تھے اک دیوار سے وہ — کہ تکیہ کبریا پر رکھتے تھے وہ

رہا مہمان یہہ انکا تین ہی دن — بہت کہانے مین آیا غور لیکن

کہ آئی تھی میسر جو کی روٹی — اور اس روٹی کی بھی مقدار اتنی

کہ رہتے تھے کھلا کر آپ بھوکے — طریقے ہین جو مردان خدا کے

کہا حارث نے لایا ہون مین دینار — کہا لینا نہین منظور زنہار

کیا اصرار بی بی نے تو لیکر — چلے گھر سے لیے تھیلی کو باہر

وہ مسکینون کو جاکر بانٹ آئی — نہ اک دینار اپنے ساتھ لائے

یہہ سب احوال جو گزرا سراسر — کہا فاروق سے حارث نے آکر

ہوا سنکر عمر کو رنج اور یاس — عمیر آخر گئے اللہ کے پاس

کہا کرتے تھے یون فاروق ذیشان — کوئی ایسا مجھے ملتا جو انسان

تو مین تائید دینی اس سے پاتا — رہیگی یہہ مجھے حسرت ہمیشا

خلیفہ جس زمانہ مین ہو ایسا — تو کیون چمکے نہ اختر معدلت کا

یہی اقبالمندی کے تھے اسباب — مسلمانون مین ہین جو آج نایاب

پندرہوین شرط خوف خدا رکہنے کے بیان مین

جو ہو حاکم حکومت کے سزاوار — رضای حق تعالی کا طلبگار

صواب اس کے اگر ارشاد مین ہو — تو پائے اجر وہ اللہ سے دو

خطا گر حکم مین اپنے کرے گا — تو جب بھی ایک اجر اس کو ملیگا

حکایت سلطان سلجوقی اور ایک بوڑھی عورت کی

کوئی سلجوقیون مین پادشہ تھا — کہ بہر صید اک جنگل مین آیا
کسی میدان مین اُترا شاہ عادل — کہ کچھہ تفریح کچھہ راحت ہو حاصل
غلام اُسکا کنار رود پہنچا — تو دیکھی گائے اک فربہ توانا
ستم ایجاد کے ارشاد پر وان — ہوا وہ جانور مذبوح و بریان
وہین رہتی تھی اک مسکین بڑھیا — سنو یہہ جانور تھا مال اُسکا
اور اُس بیوہ کے تھے فرزند بھی چار — یتیم و بیکس و محتاج و ناچار
بڑا اس پیرزن کا رنج و حسرت — تھی اُس کے دودہ پر سب کی معیشت
لگی کرنے وہ آکر پل پہ زاری — کہ گزری اتنے مین شہ کی سواری
عنان پر بڑھکے اس نے ہاتھہ ڈالا — زبان پہ آہ تھی اور دل مین نالا
غلام آیا اُٹھا کرتا زیانہ — کہ چل بڑھیا یہان سے ہو روانہ
کہا سلطان نے ہوتا ہے معلوم — کہ یہہ بڑھیا کوئی عورت ہے مظلوم
اُسے فریاد سے کیون روکتا ہے — سنون مین بھی جو اسکا مدعا ہے
کہا پھر شاہ نے اس پیرزن سے — جو تیرا مدعا ہو صاف کہدے
جواب اُس نے دیا اے شاہ والا — اگر تو داد اس پل پر نہ دیگا
قسم اللہ کی عزت کی مجھکو — نہ چھوڑون حشر کے پل پر مین تجھکو
ملے جب تک نہ مجھکو داد میری — تو کیا موقوف ہو فریاد میری
یہان جینا ہے سہل آسان ہے مرنا — مگر اُس پل سے ہے مشکل گزرنا
ذرا دل مین تو اپنے کر تامل — تجھے یان کونسا منظور ہے پل
یہہ سنکر شاہ پر غالب ہوا ڈر — کہ گھوڑے سے اُتر آیا زمین پر

کہا جس نے ستم تجھ پر کیا ہے — وہ حاضر ہو تو پھر ممکن سزا ہے
کہا اُس نے یہی ہے میری فریاد — ترے مملوک نے کی مجھپہ بیداد
اُٹھایا جس نے مجھ پہ تازیانہ — اسی نے مجھکو لوٹا ظالمانہ
معیشت ہم غریبون کی تھی جس پر — کیا غارت اسی ظالم نے آکر
کہا سلطان نے سنکر یہ تقریر — کہ اس مملوک کو لازم ہے تعزیر
اور اس بڑھیا کو دے ستر جانور دو — نہ ناحق پیرزن کی بد دعا لو
غرض جب اس پہ گزری ایک مدت — ہوی سلطان کی دنیا سے رحلت
اُٹھی وہ پیرزن رنج و تعب مین — لحد پر اس کی آئی نصف شب مین
دعا رو رو کے کی اے خالق پاک — کہ یہ بندہ ہے تیرا جو تہ خاک
ہوئی تھی جس گھڑی مین سخت ناچار — بنا یہ اُس گھڑی میرا مددگار
یہ عاجز ہو گیا ہے قبر مین آج — تری تائید کا یارب ہی محتاج
ترا مخلوق یہ اک آدمی تھا — تری قدرت کے آگے بے سر و پا
کیا مجھ پر کرم اس حال مین بھی — تو تیری شان کیا کم ہے الٰہی
کہ تو خالق ہے اور غالب بڑا ہے — جو اس کو بخشنے دشوار کیا ہے
دعا اس پیرزن نے اسطرح کی — ہوئی مقبول درگاہ الٰہی
کسی نے خواب مین سلطان سے پوچھا — بتا مر کر تری حالت ہوئی کیا
کہا سلطان نے ہے بات اتنی — دعا مجھکو اگر بڑھیا نہ دیتی
عقوبت سے نہ پاتا مین رہائی — دعائے پیرزن ہی کام آئی

سولھوین شرط رشوت سی احتراز کرنا

نہ رشوت کا رہے حاکم روادار — شریعت مین ہے جسپر وعدۂ نار

یہہ رشوت منقسم دو قسم پر ہے — زبان مار کا جن مین اثر ہے

رشوت کی قسم اول

ہے اول یہہ کہ دے تو حاکم ایسا — حق و ناحق ہو جس مین نفع اپنا

بوقت حکم یہہ مد نظر ہو — کہ اپنا نفع غیرون کا ضرر ہو

نہ ہو ہر چند غیرون کا ضرر بھی — دیا حاکم نے حکم حق اگر بھی

رکھے گر نفع سے اپنے سروکار — تو عند اللہ ہو جاے گنہ گار

حکایت خلیفہ مستنجد باللہ کی دس ہزار دینار رشوت نہ لینی مین

کوئی مفسد تھا پر فن اور پر کید — کہ مستنجد نے اسکو کر لیا قید

یہہ حالت دوستون نے جب کہ دیکھی — تو سب نے جمع ہو کر مشورت کی

کہ دیکر دس ہزار اک مشت دینار — چھڑا لین قید خانے سے گنہ گار

ہوا جب ذکر اسکا پیش سلطان — تو سنتے ہی کیا صادر یہہ فرمان

کوئی مجرم کرو پیدا جو ایسا — تو مین خود تم کو زر دیتا ہون اتنا

رشوت کی قسم دوم

سو رشوت کی ہے یہہ قسم دیگر — کہ جس مین مبتلا حاکم ہین اکثر

غرض جس کار فرما سے ہو حاصل — ہدایا پر اسے کرتے ہین مایل

نہ لینا چاہیے حاکم کو ہدیے — نہین شک اسکی حرمت مین سمجھ لے

قبول اسکو کرے حاکم نہ زنہار — رکھے دل مین بھی اس سے سو انکار

حکایت حضرت عمر اور ایک شخص انصاری کی

عمر کو ایک انصاری ہمیشہ
ہوا اک امر جب درپیش اسکو
الگ حق سے ہو باطل اسطرح سے
مگر اُسکا ہوا ثابت نہ کچھ حق
خلاف اس کے کیا فتوے کو جاری
ہوا اُس روز سے ارشاد والا

دیا کرتا تھا مشورہ کاران میں یہ
عمر سے تب وہ مسئلہ میں یہ بولا
جدا ارکان مشترہوتی ہے جیسے
عمر سے اُس نے رعایت کی نہ مطلق
نہ ہوتا حق سے آگے شرمساری
کوئی عامل کسی سے مسئلہ نہ پوچھا

سترھوین شرط غصہ کی حالت میں [illegible]

یہہ ہے حکم شریعت جان رکھو
روا اُسکو نہیں فتوے کا دینا
نہ کرنا چاہیے اُس دم شتابی

کہ حالت غصہ کی [illegible] جیسے
کہ اُس مین حق نہ ضائع ہو کہیں
پڑیگی عدل سے [illegible] خرابی

خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا فرمان

عمر اسلام کے تھے اک خلیفہ
یہہ اُن کے عہد مین تھا حکم جاری
نہ ہرگز کوئی مجرم بھی سزا پائے
سزا جس وقت ہو جائے مقرر

عدالت تھی سدا اُنکا وطیرہ
غضب جس وقت ہو حاکم پہ طاری
سزا تب ہو کہ جب غصہ اتر جائے
نہ ماریں بید رہ کوڑوں سے بگڑ کر

اٹھارویں شرط حاکم کو اپنی رای پر امینۂ ہونیکی بیان مین

یہہ ہے حاکم کو لازم غور فرمائے
نہ ڈگ جائے کہیں اِن مرحلوں مین

اور اپنی رائے پر امین نہ ہو جائے
ہمیشہ مشورہ لے فیصلوں مین

مگر مصالح ملکی بھی لازم ہے ادراک — کہ ہو اغراض نفسانی سے وہ پاک
سمجھے ہو راستی ہو اخلاص ہی سے — نہ رکھتا ہو ذرا سازش کسی سے
شریعت کے مسائل سے ہو آگاہ — مسائل کے دلائل سے ہو آگاہ
خدا کے ڈر سے ایمن ہو نہ زنہار — ہمیشہ راست بازو نیک کردار
فریبی اور مکر سے نا آشنا ہو — نہایت متقی اور پارسا ہو

حکایت حضرت عمر کو حضرت معاذ کی مشورہ دہی کی

کیا حضرت عمر نے حکم جاری — کہ ہو اک حاملہ کی سنگساری
معاذ اس وقت حاضر تھے نگر وان — کہا فاروق سے ہو کر پریشان
شکم میں ہے جو اس عورت کے بچا — ضرر اس رجم سے اسکو بھی ہوگا
وہ ہے بے جرم اس میں شک نہیں ہے — کہا حضرت عمر نے آفرین ہے
معاذ اسوقت گر حاضر نہ ہوتا — ہلاکت میں عمر کی شک نہیں تھا
ذرا انصاف تو دیکھو عمر کا — کیا منسوخ فوراً حکم اپنا

انیسوین شرط بیت المال کی حفاظت مین

رعایا جس سے ہو سرسبز و آباد — رہے لشکر بھی ہر دم خرم و شاد
فروغ مملکت جس سے عیان ہو — فراغ معدلت جس سے عیان ہو
تمنا عدل کی حاصل ہو جس سے — عدالت کی غرض کامل ہو جس سے
عروج نیک نامی کا سبب ہو — ادا حق اہل حاجت کا بھی سب ہو
بتاؤں کون سی ایسی ہے شئے وہ — سنو مجھسے کہ بیت المال ہے وہ
تحفظ چاہئے جسکا ہمیشہ — کہ بے جا صرف مین آئے نہ پیسہ

مخارج سے نہ ہون بڑھکر مداخل
مداخل سے نہ ہو ایک لحظہ غافل

ضرورت صرف زر کی جسقدر ہو
کبھی اُس سے نہ دل مین تنگتر ہو

کہ جس سے انتظام ابتر نہ ہو جاے
کسی صورت مین پیدا شر نہ ہو جاے

مگر مدنظر رکھے کہ زنہار
پڑے سے زائد نہ اخراجات کا بار

کرے ناحق نہ بیت المال تاراج
کہ ہو اوقات حاجت مین نہ محتاج

کبھی ایسے بھی ملجاتے ہین نوکر
فریب آمیز باتون سے جو اکثر

گھٹا دیتے ہین اخراجات بالکل
ضرورت پر نہین کرتے تامل

نہین پروا اُنھین بگڑے اگر کام
ہوا اپنا خیرخواہون مین مگر نام

کسیکا حق تلف ہو یا ضرر ہو
اُنھین اس بات کا مطلق نہ ڈر ہو

یہہ رشتہ خیرخواہی کا نہین ہی
جنھین کچھہ غم تباہی کا نہین ہی

اُنھین مدنظر رہتا ہے یکسر
اسی پہلو مین اپنا نفع اکثر

غریبون کو ڈبونا آپ کھانا
اُسے اپنی ترقی مین لگانا

ہین اُن لوگون کی یہہ سارے کرشمے
جنھین یان مختصر لکھا ہی ہم نے

خلاف اُن کے جماعت دوسری ہے
کہ جنکو لوٹنے ہی کی پڑی ہے

کہ ہو گو بے ضرورت ہی کوئی کام
ضرورت سی اُسے دین شبہ کا انجام

حساب ایسا کرین دفتر مین داخل
کہ جس مین مدعا اپنا ہو حاصل

جمادین ذہن مین حاکم کے فی الفور
کہ آیندہ نہین اس مین نفع کی طور

سراسر ہے غلط ان کا بیان ہی
کہان کا نفع ہوتا ہے زیان ہی

نہ اخراجات کا ہو جب ٹھکانا
تو خالی کیون نہ رہ جائے خزانہ

تو اس اشکال مین لازم ہے اتنا
کہ حاکم سوچ لے ممکن ہو جتنا

کہ اس مین کیا مرا نفع و ضرر ہے
کہان تک جھوٹھ یا سچ یہہ خبر ہے

غرض تفتیش ہر اک حال کی ہو
حفاظت خوب بیت المال کی ہو

جہان تک ہو سکے تکلیف اٹھائی
نہ ہرگز دام مین غیرون کی آئے

کہ ہوگا جب کہ ظاہر بد نتیجہ
کہلیگا اسکی بد نظمی کا عقدہ

حکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حفاظت بیت المال مین

سنو حضرت عمر کی تھی یہہ حالت
کہ ان اونٹون کی کرتے آپ خدمت

تعلق جنکو بیت المال سے تھا
اُٹھاتے ان کے پیچھے آپ ایذا

جو ہوتی سخت گرمی اسقدر بھی
کہ جلتے مثل پروانہ بشر بھی

اُنھین حضرت ہی لیجاتے چراگاہ
ہر اک کے حال سے تھے خوب آگاہ

کمر باندہے ہوے رہتے تھے تیار
تلف ہونے نہ دیتے مال سرکار

اٹھاتے آپ پالان شتر کو
فراہم کرتے سامان شتر کو

مدد لیتے کسی سے بھی نہ زنہار
نہ رکھتے تھے ذرا اس کام سے عار

خبرداری مین تھے مصروف ایسی
کہ رنگ اور دانت بھی ڈنٹونکی لکھتی

ملا کرتے تھے خود روغن ہمیشا
کسیکی بھی نہ کچھہ کرتے تھے پروا

شتر اُن مین اگر جاتا کوئی کھو
تو فوراً ڈھونڈہ کر لے آتے بنفس اسکو

کہا کرتے تھے خود ہی کون ایسا
کہ ہو مجھہ سے علاقے مین زیادہ

بھلا مجھسے ہے بڑہکر کون حقدار
حفاظت سے جو رکھتا مال سرکار

جو والی ہو مسلمانون کا کوئی
تو سن رکھو یہہ ہے تمثیل اُس کی

کہ ہون نوکر پہ حق آقا کے جیسے
فرائض اس کی بھی ہوتی ہین ویسے

خدا نے مجھکو دی ہے پاسبانی
مجھی سے ایک دن پرسش بھی ہوگی

حکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حفاظت تقسیم مین

خزانے مین کہین سے مشک آیا نہ تھے واقف عمر بے وزن کتنا
کہا یہہ مشک تولے کوئی عورت تو چاہا ہی بیانکہ نے تب اجازت
نہ کی زوجہ کی لیکن بات منظور کیا اُس کام پر اُن کو نہ مامور
کہ گر مشک اُن کی کپڑون مین لگیگا تو نقصان اسمین ہوگا غازیونکا

حکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور اُنکی فرزند کی

کہین سے روغن زیتون تھا آیا لگایا سب کا فوراً اس مین حصا
پیالے مین ذرا سا رہگیا تھا کہ اتنے مین عمر کا ایک لڑکا
لگا سر مین لگانے پوچھ کر تیل عمر نے دیکھ پایا اُسکا یہہ کھیل
کہا فرزند سے ہو کر خفا یون نظر سے تیل پر تو نے کیا کیون
سمجھ لے یہہ مسلمانون کا ہی مال کہ آلودہ ہوئے جس سے ترے بال
ہوا نائی کو پھر یہہ حکم دالا کہ سارا مونڈ ڈالے سر ہی اُسکا

حکایت حضرت عمر کی سرکاری تیل کی حفاظت مین

رسول پاک کے اک شب صحابی ہوئے حاضر جو خدمت مین عمر کی
عمر نے دیر مین اُن کو بلایا جب آئے وہ تو یہہ قصہ سنایا
کہ ہے جو تیل سرکاری معین چراغ اُس سے کیا تھا مین نے روشن
اُسی سے کر رہا تھا کار سرکار دیا تم کو نہ مین نے حکم احضار
ہوا جب کام سے فارغ بلایا جو روشن تھا چراغ اُسکو بجھایا
چراغ اپنا جلایا دوسرا ایک طریقہ آپ کا تھا کسقدر نیک
کہ ہو ضائع نہ ناحق مال سرکار نہین کچھ بخل کا یان دخل زنہار

فقط ملحوظ حق تھا غازیون کا　　کہ جب تقسیم کرتے آپ حصا

یہان تک آپ کی ہمت تھی عالی　　کہ بیت المال ہو جاتا تھا خالی

صفائی اُسکی پھر کرتے تھے خود ہی　　بجا لاتے تھے وان شکر الٰہی

کہ حق تقسیم لوگون کا ہوا سب　　یہہ ہے احسان تیرا مجھپہ یارب

بیسوین شرط قرابتدارونکو اپنی ماتحت حاکم مقرر نکرنمین

کوئی حاکم سے گر رکھے قرابت　　کرے حاکم نہ کچھہ اُسکی رعایت

یہہ ہو جسں محکمہ مین برسرکار　　عزیز اُسکا نہ ہو مامور زنہار

یہہ ثابت ہو چکا ہے تجربے سے　　کہ جب مامور ہون اشخاص ایسے

نہ رکھین عدل کی پروا ہی دل مین　　نہ دین حاکم کے ڈر کو جا ہی دل مین

جو ہو ان کے سبب سے ظلم و شر بھی　　نہو حاکم کو اُس کی کچھہ خبر بھی

نہ ہو زنہار یہہ جرات کسیکی　　کرے جو ہونگے حاضر دادخواہی

کوئی فریاد بھی گر پیش ہو جائے　　توجہ افسر اعلی نہ فرمائے

خدا کا آپ ہو جائے وہ عاصی　　نہ پائے نار دوزخ سے خلاصی

عدالت کو نہ چھوڑے ہاتھہ سے گر　　سزا دے اہل عصیان کو برابر

تو یہہ بھی رنج سے خالی نہ ہوگا　　اٹھائے رنج کیونکر دل بشر کا

صحابہ حضرت خیر البشر کے　　بھٹکتے سے تھے نہ ہرگز پاس شر کے

نہ کرتے تھے عزیزون کی رعایت　　نہ تھا مطلق اونہین پاس قرابت

ہوس دنیا کی رکھتی تھی نہ زنہار　　فقط اخلاص دین کے تھی طلبگار

ہر اک آباد خرم بالیقین تھا　　کوئی شاکی عدالت کا نہین تھا

صحابہ سے اگر ہوتا نہ یہہ کام　　تو پھر باقی نہ رہتا نام اسلام

انھین کی سب یہہ کوشش کا اثر ہے
کہ ابتک دین احمد جلوہ گر ہے

حکایت عمر فاروق اور عبد اللہ بن عمر کی

یہہ کی فاروق نے اکدن شکایت
کہ اہل مصر کی ہے طرفہ حالت

اگر ہو انکا سایل نرم طینت
تو کچھہ کرتے نہین توقیر و عظمت

کرو ان گر سخت عامل کو روا نہ
تو ہو انکو شکایت کا بہانہ

نہین ملتا ہے ایسا شخص ہی جو
قوی بھی ہو امانت دار بھی ہو

ہوا اک شخص اس مجلس مین گویا
کہ مجھہ سے پوچھئے ہی کون ایسا

وہ عبد اللہ فرزند عمر ہے
امانت دار ہے اور با خبر ہے

ہوے حضرت عمر سنکر یہہ تقریر
نہایت خشمگین اور سخت دلگیر

کہا تجھہ پر پڑے قہر الٰہی
کہ تو نے بات کی مجھسے نہ اچھی

حضوری سے مری فی الفور ہو دور
نہین کچھہ راے لینا تجھسے منظور

دیار مصر ہو یا کوئی ہو جا
وہ ہو سکتا نہین عامل کہین کا

اکیسوین شرط اگر بادشاہ کسی ملک کی رعایا پر ظلم کرنا چاہی تو بھی عمال کو عدل سے انحراف لازم نہین

عدالت سے رعایا بہرہ ور ہو
عدالت ہی سے حاکم نامور ہو

عدالت سے خدا ہو جاے راضی
عدالت ہی سے ہو ماجور قاضی

عدالت غمزدون کو شاد کر دے
عدالت ملک کو آباد کر دے

رخ زیبا ے دولت ہی عدالت
خط فرمان عزت ہے عدالت

عدالت نیکنامی کا سبب ہے
عدالت ہی سے تو خوشنود رب ہے
جو ہو سلطان رعایا کا عدو بھی
تو اس کے ساتھہ ظالم بن نہ تو بھی
بلا سلطان کی جانب سی ہو نازل
تو لازم ہے کہ ٹالے اسکو عامل
کہ جس مین دین و دنیا کا بھلا ہو
بلا سے رنج مین گر مبتلا ہو
نہ رکھے ذلت دنیا کی پروا
مگر ہر وقت رکھے خوف عقبیٰ
رعایا کا جو ہو بدخواہ سلطان
تو وہ خود ایکدن ہوگا پشیمان

حکایت خلیفہ عباسیہ اور خاصب غلام عامل مصر کی

خلیفہ تھا کوئی عباسیون کا
کہ اہل مصر پر تھا اوسکو غصہ
یہی بات اس کے دل مین آگئی تھی
کہ بھیجے کوئی عامل جن کے موذی
جو آئین حکومت ہی نہ جانے
رعایا کی رعایت ہی نہ جانے
رعیت ظلم سے مجبور ہو جائے
پریشان ہو وطن سے دور ہو جائے
سنو خاصب غلام اک شاہ کا تھا
خلیفہ نے جسے حاکم بنایا
خلیفہ کو نہ تھی اس کی خبر ہی
کہ اہل مصر کی قسمت ہے اچھی
غلام انکا بنا سردار جسدم
عدالت کا ہوا کچھہ اور عالم
حکومت کا رکھا اوسنے وہ اسلوب
خلیفہ کا ہوا حاصل نہ مطلوب
رکھا ہر ایک کو مسرور و شادان
رعیت مصر کی تھی جیسے نازان
دیار غیر سے بھی لوگ آکر
ہوے اس شہر مین آباد اکثر
کہین آئے خلیفہ کے اقارب
سفر کرتے ہوے خاصب کی جانب
تو کی اس نے بہت تعظیم و عزت
دیے تحفے انھین ہنگام رخصت
ہوے جب داخل دربار شاہی
انھون نے کہدیا سب حال ماضی

تحائف جس قدر تھے ساتھ لائے ۔ وہ سب گنکر خلیفہ کو دکھائے
غضب مین دیکھکر آیا خلیفہ ۔ اسی دم کر دیا یہہ حکم اجرا
کہ خاصب کی نکالی جائین آنکھین ۔ اسے بغداد کی گلیون مین چھوڑدین
کرین بازار مین تشہیر اس کی ۔ مناسب ہے یہی تعذیر اُسکی
غرض خاصب ہوا آخر گرفتار ۔ نکالین اوسکی آنکھین دیکے آزار
وہ بازارون مین یون پھرتا تہا مظلوم ۔ کہ جیسے بیکس و ناچار و مغموم
نہ تھا کچھہ مال دنیا پاس اوسکے ۔ بس اک لعل ثمین تھا پاس اُسکے
قضارا مل گیا اک اس کو شاعر ۔ کیا اس نے یہہ مطلب اپنا ظاہر
کہ ای خاصب میری خواہش یہی تھی ۔ کہ ملک مصر کی جانب ہون راہی
تجھے آکر سناؤن چند اشعار ۔ کہ تری مدح کا واجب ہے اظہار
مگر ہے یہہ خدا کے شکر کی بات ۔ اسی جا ہوگئی تجھسے ملاقات
اجازت اب اگر حاصل ہو تیری ۔ کردن پوری تمنا ہے جو میری
کہا خاصب نے یہہ غمگین ہو کر ۔ کہ حالت ہے نہایت میری ابتر
چھپے تجہ سے نہین حالات میرے ۔ سنون مین کس طرح اشعار تیرے
کہا اس نے ترا دل کیون حزین ہے ۔ صلہ کی کچھہ طمع مجھکو نہین ہے
رعایا پر کیا ہے تو نے احسان ۔ خدا مشکل کرے گا تیری آسان
غرض شاعر نے جب حکم اُسکا پایا ۔ قصیدہ سب اُسے پڑہکر سنایا
کئے تھے شعر اُس نے خوب موزون ۔ یہہ مشہور اوسکا ہے پاکیزہ مضمون
کہ ہے شاداب تجھسے مصر ایسا ۔ کہ رود نیل کا ہے فیض جیسا
قصیدہ کا ہوا جس وقت اتمام ۔ تو خاصب نے دیا وہ لعل انعام
کیا شاعر نے لینے سے جو انکار ۔ قسم دیکر کیا خاصب نے ناچار

رواں جب ہوا وہ لعل لیکر ۔ تو پہونچا جوہری کی دوکان پر
کہا اُس نے یہہ قیمت میں گران ہے ۔ کسی میں اس قدر طاقت کہاں ہے
نہیں دے سکتا کوئی قیمت اُسکی ۔ خلیفہ کے سوا قدرت ہے کسکی
خلیفہ تک خبر پہونچی بہ تحقیق ۔ بلا کر اوسنے کی شاعر سے تصدیق
حضوری میں ہوا خاصب کا طالب ۔ وہ جب آیا تو سب پوچھے مطالب
بہت کی شاہ نے توقیر اس کی ۔ ہوا نادم ستمگاری پر اپنی
کہا اس سے جو ہو مقصود تیرا ۔ بجا لاتا ہے اسکا فرض میرا
تو کی یہہ عرض خاصب نے کہ حضرت ۔ زمین تھوڑی سی ہو مجھکو عنایت
کہ کاٹوں زندگی کے دن جہاں میں ۔ معیشت سے رہوں فارغ وہاں میں
گزارش ہوگئی مقبول اسکی ۔ خلیفہ نے اسی جاگیر بخشی
رہا باقی کو خاصب جہان میں ۔ رہی وہ جا پر اس کی خاندان میں

چوتھا باب حقوق رعایا میں

رعایا سلطنت میں جس قدر ہے ۔ کوئی محتاج کوئی اہل زر ہے
کوئی تو ہے مسلمان کوئی کافر ۔ کوئی پرہیزگار اور کوئی فاجر
گنے جاؤ یونہیں چاہو جہان تک ۔ حقوق اُن سب کے ہیں سلطان پہ بیشک

حق اول انکسار کرنا

جو چاہے تو کہ ہو مقبول باری — تو اضع چاہیے اور خاکساری
شریعت مین ہوئی ہے یہ ہدایت — ہے لازم اہل ایمان کی رعایت
حکومت مین لحاظ انکا ہے لازم — غرور اُن سے کرے ہرگز نہ حاکم
خدا ہی کے لئے ہے کبر زیبا — رکھے جو کبر دشمن ہے خدا کا
رسول پاک نے فرما دیا ہے — کہ مجھکو حکم اللہ کا ہے
کرو تم اپنی امت کو ہدایت — کہ چھوڑین خاکساری کی نہ عادت
کہ جو ذرہ برابر ہوگا مغرور — رہیگا گلشن فردوس سے دور
رکھین حکام اس ارشاد کو یاد — نہایت ہے یہ عبرت خیز ارشاد

حکایت سلیمان علیہ السلام کی

سلیمان چھوڑ کر تخت شہانہ — ہوا کرتے تھے مسجد کو روانہ
یہی تھا آپ کا مقصود اصلی — کہ آجاے نظر درویش کوئی
کوئی مسکین وہان گر دیکھہ پاتے — تو اس کے پاس جاکر بیٹھہ جاتے
یہہ فرماتے تھے پھر وہ سید الناس — کہ مسکین آیا ہے مسکین کے پاس
دعائین مصطفی نے بارہا کین — کہ یارب مین ہون تیرا عبد مسکین
ہو مسکینون مین یارب حشر میرا — ہو مسکینون کا جینا اور مرنا

دوسرا حق حاسدونکی بات پر عمل نہ کرنا

یہہ حاکم کو نہین ہرگز سزاوار — کہ سن لے ہر کسی کا قول و گفتار

کہ جس سے غیر کے حق مین ضرر ہو / پشیمانی سے ناممکن مفر ہو
خصوصاً جس قدر ہین اہل اغراض / کہ جن پر فسق کے غالب ہین امراض
حسد جنکی طبیعت کو ہے مرغوب / ہنر جن کی نگاہون مین ہی معیوب
طمع ایک اینٹ کی اُن کو اگر ہو / توڈ ہا دین ساری مسجد کو وہ بدخو
سنے حاکم نہ کچھ گفتار اون کی / نہ مانے بات ہی زنہار انکی

حکایت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سخن چینی کی ممانعت کرنا

علیؑ پاک کے آگے عزیزو / برا کہنے لگا کوئی کسی کو
کیا ارشاد یون حضرت علی نے / کہ سن کہتا ہون مین اک بات تجھسے
اگر تو سچ خبر دیتا ہی مجھکو / بُرا سمجھونگا بدگوئی سے تجھکو
اگر ہے جھوٹھ تو دونگا سزا ہی / مناسب ہے کہ توبہ کر تو جلدی
کہا اس نے امیرالمومنین سے / کہ مین کرتا ہون توبہ بخشدیجے
معاف اُسکو کیا شیر خدا نے / وہی سلطان ہے جو یہ قدر جانے

محمد بن کعب قرضی کی تقریر

محمد ابن کعب اک واقف کار / یہ کہتے ہین رہے حاکم خبردار
بُرے ہین اوسکے حق مین خصلتین دو / کہ واجب اوسنے ہی پرہیز اسکو

کرے باتین بہت بے جا خرافات — سنے بے کار باہر شخص کی بات
رموز ملک اوس سے ہونگے افشا — اور اس سے سخت کیا جائیگا دہوکا

تیسرا حق مومنین کی خطابخشی مین

کسی مومن سے گر ایسی خطا ہو — تعلق دین سے ہو کچھ نہ جسکو
غضبناک اسپہ ہوجانا ہی بے جا — معاف اس کی خطا کرنا ہی زیبا
کہ جس دن شور محشر ہوگا قایم — خدا حاکم کے بخشیگا جرایم

حکایت حضرت یوسف علیہ السلام اور انکے بھائیونکی

کہ جب حضرت یوسف نے بخشا — جو اُن کے بہائیون سے ہو گیا تہا
تو اُنپر یہ فلک سے وحی آئی — ادا لطف وکرم کی ہم کو بہائی
کیا ہم نے بھی تم پر لطف و انعام — رہیگا اب تمہارا حشر تک نام

چوتھا حق اعلی وادنی مین مساوات رکہنا

کوئی ادنی ہو یا اعلی ہو انسان — نہین حاکم کو یہ زنہار شایان
کہ فیضان عدالت ایک سا ہو — اور ایک جانب رعایت کا اثر ہو
کسی پا بیٹھے نہ ہرگز ہو کسی آن — نشست اور گفتگو تک مین رہے دہیان
ذرا نخوت نہ دل مین آنے پائے — نہ بے انصاف کوئی جانے پائے
یہ اکثر دادخواہونکی ہی حالت — کہ پا کر حاکمونمین کبر و نخوت
وہ رک جاتے ہین عرض مدعا سے — تو لازم ہے ڈرے حاکم خدا سے

کرینگے جب نہ وہ مطلب کا اظہار | توحق انکا نہ حاصل ہوگا زنہار
رگ گردن پر اوس حاکم کی ہوگا | یہ سارا مظلمہ اتلاف حق کا
خدا ہی جو شہنشاہی کے شایان | سپے اسکا ہر کس و ناکس پہ احسان
جو ہو ظل خدا روئے زمین پر | رہے احسان کرنے کا وہ خوگر
خدا کے ساتھہ اُسکو اقتدا ہو | خدائی پر نہ کچھہ ظاہر ریا ہو
ریا کے وجہ سے جو کام ہوگا | بہت اُسکا برا انجام ہوگا

حکایت خلیفہ منصور و قاضی محمد بن عمران طلحی

خبر اک شخص کرتا ہے یہہ مذکور | مدینہ مین ہوا اور جو منصور
خلیفہ پر شتربانون نے اوس جا | کیا دار القضا مین آکے دعوی
محمد اس زمانے مین تھے قاضی | لقب جنکا بن عمران طلحی
مرے عہدہ مین تھا امر کتابت | یہ تھی دار القضا کی مجھکو خدمت
ہوا مجھسے یہ تب ارشاد قاضی | خلیفہ کی طرف فرمان ہو جاری
کہ اک دعوی ہوا ہے تجھپہ اثر | ابھی دار القضا مین تو ہو حاضر
کتابت پر نہ مین ہوتا تھا راضی | ہوا اس بات سے ازردہ قاضی
غرض مین نے لکھا فرمان احضار | اور اس فرمان پہ کی مہر سرکار
قسم دے کر کہا قاضی نے مجھسے | کہ اپنے ہاتھہ سے تو جا کے دیدے
ہوا مجبور مین اور لے لیا خط | در دولت پہ وہ پہونچا دیا خط
وہ خط حاجب نے لے جا کر کہا یا | کہا لوگون سے پھر باہر جو آیا -
کہ ظل اللہ نے فرمایا ہے | کہ قاضی نے طلب مجھکو کیا ہے

رہے کوئی نہ میرے ساتھ حاجب / اکیلے ہی مجھے جانا ہے واجب
خلیفہ پاس قاضی کے جو آیا / نہ کی جنبش نہ اوسنے سر اوٹھایا
اسی جا احتبا چادر سے کرکے / یونہین بیٹھا رہا بیٹھا تھا جیسے
ششتربانون کو پیشی مین بلایا / سماعت مین بیان ہر اک کا لایا
کیا پھر فیصلہ اون کے موافق / کہ تھے وہ سب کے سب دعوے مین صادق
لکھا حکم اور داد نہین دلوادیا حق / رعایت کی خلیفہ کی نہ مطلق
الہی اب کہان تھے وہ زمانہ / ہوا سب منقلب وہ کارخانہ
وہی انصاف سے اب بہرہ ور ہے / کہ جس کو کچھ میسر مال و زر ہے
امیرون کا ہے دل انصاف سے شاد / غریبون کی مگر مٹی ہے برباد

پانچوان حق رعایت ادب مین

ہوا کرتے تہین عالم مین بد و نیک / نہین لازم کہ ہو سب سے سلوک ایک
ہو جیسی وضع ہر ایک آدمی کی / رہین اس سے وہی آداب مرعی
نہ عامی کا بڑہاوے حد سے رتبا / بھلا لطف و کرم او باش سے کیا
جو ہو غول بیابان کے مانند / تو ہو اس کے رعایت کا پابند

حکایت حضرت داود علیہ السلام

خدا سے عرض یہ داود نے کی / عمل وہ کونسا ہے یا الٰہی
کہ ہو جس سے تری مخلوق مائل / خزانہ ترے رحمت کا ہو حاصل
کہا حق نے جو عزت چاہتی ہو / رعایا کی رعایت چاہیئے ہے
کہ جتنی عقل و ہمت ہو کسیکی / مناسب اوسکی خاطر بھی ہو اوتنی

رعایت ساتھہ حق کے بھی رہی خوب — کہ تو مخلوق و خالق کا ہو محبوب

چھٹا حق رعایا کے ساتھہ محبت رکھنے مین

اسی فرمان روا کا نیک ہی حال — رعایا کو جو سمجھے مثل اطفال
محبت جس طرح اولاد کی ہو — یونہین ذوق رعایا پروری ہو
کوئی گر اُن کو پہونچے رنج و کلفت — نہ دے یہہ ہاتھہ سے تیمار و الفت
کبھی اُن سے نہ رکھے دل مین نفرت — انھین کی ذات سے ہی ملک و دولت

حکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور مدینی کی لڑکونکی

سنو اک دن عمر لیٹے ہوئے تھے — غریبون کے وہان تھے جمع لڑکے
شکم پر آپ کے بیٹھا تھا کوئی — کوئی تھا بے تکلف محو بازی
کہ اُس دم اتفاقاً ایک عامل — ہوا حضرت عمر کے پاس داخل
کہا یہ آپ سے اُس نے کہ حضرت — نہین یہہ طور شایان خلافت
ہوا ارشاد تو رکھتا نہین کیا — رعایا سے سلوک ای شخص ایسا
کہا دربار مین آتا ہون مین جب — تو ہو جاتے ہین ساکت حاضرین سب
دلون مین بیٹھہ جاتا ہے مرا ڈر — کہ ہو جاتے ہین سرکش بھی نگونسر
فقیرون کے بھلا لڑکے ہین کیا چیز — جو کھیلین پیٹ پر میرے وہ ناچیز
کیا حضرت عمر نے سن کے یہ حال — ہوا خدمت سے اب تو فارغ البال
نہین مرعوب ہم کو وضع تیرے — ہوا معزول تو خدمت سے اپنی
نہین رہ سکتا عامل جو ہو مغرور — کہ ہے ہمکو یہی ہر وقت منظور
کہ پیغمبر کی امت پر ہو شفقت — نہ چھوٹے ہاتھہ سے طرز مروت

ریاست سے نہ ہیبت سے غرض ہو ۔ نہ کچھ اظہار شوکت سے غرض ہو

ساتوان حق غلط گوئی کے ممانعت مین

وفا کرنا ہے لازم اپنا اقرار ۔ تکلف کا نہ حاکم ہو روادار
وفائے عہد بھی ہے فرض کی طرح ۔ حدیثون سے ہوا اظہار اسیطرح
منافق کے نشان ہین تین سمجھو ۔ وہ صایم یا مصلی ہی نہ کیون ہو
جو بولے ہو غلط سنئے تنگی گفتار ۔ کرے وعدہ تو پورا ہو نہ زنہار
امانت مین کرے ظالم خیانت ۔ نہ ہو اس مین ذرا بوی دیانت

سیرت ذوالقرنین

تھے ذوالقرنین سے یہ کہتے ہمیشا ۔ تخلف اُن سے وعدہ کا نہ ہوتا
جب اُن کے پاس آجاتا کبھی مال ۔ ضرورت پر لگا دیتے تھے فی الحال
نہ رکھتے دوسرے دنکے لیے وہ ۔ الغرض اسباب سے سلطان تھے وہ
چلے حاکم اگر ان خصلتون پر ۔ تو لوگ اس کی رہین تابع نہ کیونکر
غلط گفتار کی عادت ہو جسکو ۔ تو ہے بے شرم اور بد خلق و بدگو

حکایت نعمان بن عدی اور اسکی بی بی کی

عمر کے عہد مین اک شخص نعمان ۔ ہوا فرمان روای شہر میسان
لگا کہنے وہ تب بی بی سے اپنی ۔ کہ میرے ساتھ چل میسان تو بھی
کیا جانے سے اس عورت نے انکار ۔ گیا نعمان اکیلا آپ ناچار
ہو تنہا ایک خط بی بی کو لکھا ۔ کہ ہے راحت مین یان نعمان تنہا

یہان حاصل ہے لطف زندگانی   طعام گرم ہے اور سرد پانی
پیالے ہین بلورین بزم مین یان   ہمیشہ گاؤن کے حاضر ہین دہقان
زنان نازنین رہتی ہین دمساز   وہ انداز و ادا وہ ساز و آواز
لکھے اشعار بھی اس خط مین گئے   مضامین جس مین سب ترغیب کر تھی
جو پہونچا حال یہہ حضرت عمر تک   کیا معزول نعمان کو یکایک
پلٹ کر وہ مدینے مین جو آیا   تو یہ اپنی زبان پر عذر لایا
کہ مین نے جو کیا ہے خط مین اظہار   ہوا تہا مرتکب اسکا نہ زنہار
خیال شاعرانہ ہے وہ مضمون   خیال اسپر نہ فرمائین دگرگون
عمر کی کس قدر محتاط تھی ذات   کہا اس سے کہ ہوگی ٹھیک یہہ بات
مگر اس کی ضرورت کیا ہی تجھکو   ہمیشہ کے لئے عامل رہے جو

ایک فاسق کی حکایت اور ان حضرت صلعم کی نصیحت

کہا اک آدمی نے یا محمد   کہ مجھ مین ہیہ خصایل چار ہین بد
کہ ہون زانی و سارق اور شرابی   ہمیشہ جھوٹھ کہنے کا ہون عادی
یہ باتین سب نہین چھٹنے کی لیکن   فقط اک فعل کا ہے ترک ممکن
سو وہ بھی آپ کی خاطر سے ہوگا   نہ خوف حاکم جابر سے ہوگا
ہوا اس شخص سے ارشاد والا   کہ اب سے جھوٹھ کہنے سے تو باز آ
کیا عہد اوس نے حضرت سے کہ اچھا   نہ اب سے جھوٹھ بولونگا مین اصلا
کیا گھر آکے لیکن یہ ارادہ   زنا کا مرتکب ہو پی کے بادہ
ہوا ساتھ اس کے ہی یہ خوف پیدا   کہ حضرت مجھسے پوچھین تو کہون کیا
کرون گا ان جرایم کا گر اقرار   سزا اس حد کا ٹھہرونگا سزاوار

گران افعال سے ہو جاؤن منکر
تو ہوگا جھد کھٹھ بے شک مجھسے صادر
نہ بولونگا مین ہرگز جھوٹھ اب تو
نہ بھولونگا اب ارشاد نبی کو
ہوا چوری پہ آمادہ وہ اک شب
خیال اس کو یہی مانع ہوا تب
غرض اک جھوٹھ کو کیا اس نے چھوڑا
کہ سب افعال بد سے منہہ کو موڑا

اٹھوان حق ملائمت اختیار کرنے مین

بنایا ہے خدا نے تجھکو حاکم
نہین سختی سے لینا کام لازم
نگہ درکار ہے ہر وقت سیدھی
سخن مین چاہیے ہے رفق و نرمی
اگر مظلوم داویلا مچاے
شکن ماتھے پہ حاکم کے نہ آئے
ہے جس حاکم پہ صادق یہ عبارت
ہے اوسکے حق مین جنت کی بشارت

حکایت خلیفہ عمر بن عبد العزیز اور ایک اعرابی کی

عمر تھے محکمہ مین رونق افزا
ہوا پیش ایک اعرابی کا جھگڑا
بیان اوس نے کیا احوال اپنا
مچایا سا تہ اس کے شور و غوغا
بہت سلطان سے تقریر کی سخت
زبان بھی سخت تھی الفاظ بھی سخت
وہ عرض مدعا مین بے خطر تھا
نہ کچھہ تہذیب کا اس مین اثر تھا
نقیب شاہ نے بڑھکر کہا یون
کہ بلوہ کر رہا ہے اس قدر کیون
دماغ شاہ ہو نا ہے پریشان
نہ برہم ہو کہین سلطان ذیشان
خلیفہ نے کہا خاموش خاموش
نہو ناحق خفا اے مرد حق کوش
کہ اس نے جب قدس کی مجھسے تقریر
نہین ہون اس سے مین زنہار دلگیر
نہین غوغا سے اس کے تو پریشان
مگر تو نے کیا مجھکو پریشان

نواں حق رعایا کو خوشنود رکھنے کے بیان میں

رہے اس بات پر سلطان مایل — کہ اس سے عدل کا عالم ہو قایل
کسی کا اس سے کچھ بگڑے اگر کام — تو اپنے نفس کو دے آپ الزام
رہیں اس طرح سلطان اور رعایا — کہ ہوں بد خیر خواہ اُسکے دلکا
رعایا سے ملے اوسکو وہ قوت — کہ جس سے ہو زیادہ ملک و دولت
کرے ساتھ اونکے یہ رفتار ایسی — کہ اونکا چاہتا ہو جس طرح جی
اگر سلطان کے ایسے ہوں کردار — معیت میں رعایا اس کی ہو یار
دل و جان سے کریں سب اسکی تعظیم — رہے آباد اور سرسبز اقلیم
مخالف اس سے گر لڑنے کو آئے — ہزیمت کے سوا کچھ بھی نہ پائے
اگر لشکر میں بھی اس کی کمی ہو — مدد اعدا کو جب بھی برہمی ہو
بڑا لشکر رعایا کی خوشی ہے — وگرنہ جبر کیا لشکر کشی ہے

حکایت ایک حاکم ظالم کی اور اسکے سلطنت کی بربادی

عجم کے ملک میں تھا ایک حاکم — جفا جو سخت دل بے رحم ظالم
تلف کرتا تھا وہ مال رعیت — نہایت تنگ تھا حال رعیت
لیا چین اوس کے کشور نے نکل کر — ہوئی غربت تو وہ گھر سے نکل کر
ہوئیں سب بستیاں ویران و برباد — محاصل گھٹ گئے دشمن ہوئے شاد
خزانوں میں نہ باقی سیم و زر تھا — نہ لشکر میں رہا وہ کرّ و فر تھا
مصاحب اوسکے اکدن اُسکے آگے — کتاب شاہنامہ پڑھ رہے تھے
یہ بیٹھا سن رہا تھا ہوکے بے فکر — زوال دولت ضحاک کا ذکر

ہے جس کی ذات مین موجود ہر عیب | جو ناپید ان سے ظاہر ہین بلا ریب

کہ تھا وہ پست قامت اور ستمگار | تھا سختی دور سختی کا زردار

حیا رکھتا نہ تھا گھٹتا بہت تھا | نہایت بد زبان تھا اور جھوٹا

طبیعت مین تھی بے جا اوس کی عجلت | بجا نا مرد اور احمق نہایت

فریدون کا بھی ذکر آیا اوسی جا | تو سنکر صدر اعظم سے یہہ پوچھا

کہ ہے کچھ قبلہ عالم کو معلوم | فریدون ملک و دولت سے تھا محروم

تو اس نے سلطنت کس طرح پائی | یہہ دولت اس کے گھر کس طرح آئی

جواب اسکو دیا فرزانہ دانا نے | کہ دی تائید اسے خلق خدا نے

وزیر شاہ نے کی پھر یہہ تقریر | سزا سے جس کی ملتی ہے عبرت کی تصویر

کہ ہے جب باعث تحصیل شاہی | رعایا کی کمک اور خیرخواہی

تو پھر کس واسطے اے شاہ والا | رعایا کو سبھے تو نے پیس ڈالا

ہوئی تجھکو نہ کیون یہہ بات منظور | کہ ہو فوج اور رعیت جس سے مسرور

کریم الطبع جو ہوتا ہے سلطان | تو رہتی ہے رعایا اس کی شادان

سلاطین کو ہے لازم چشم رحمت | رعایا کی ہو جس سے دور زحمت

نہین ہین تجھہ مین یہہ اوصاف زنہار | حکومت کے نہین لایق ستمگار

نگر گون سے ہو جو پائی کی خدمت | جو ظالم ہے کرے گا کیا حکومت

رعایا پر کرے سلطان جو بیداد | نہ کیونکر ملک سب ہو جاے برباد

نہ ہرگز اس نصیحت پر کیا غور | مزاج شاہ برہم ہو گیا اور

ہوا یہہ ظلم ناحق کا بہانہ | کیا زندان مین ناصح کو روانہ

ابھی تھوڑے ہی دن گذرے تھے اسپر | کہ لڑنے کو اٹھے اوس کے برادر

کیا اس ملک کا سلطان سے دعوی | کہ اونکے باپ کا تھا ملک سارا

رعایا تو سبھی ناخوش تھی اس سے — گئے خوش حال ہوکر پاس اُنکے
حمایت مین کی اونکے کہ یہان تک — کہ آیا ملک قبضے مین یکایک

دسوان حق متخاصمین کے رضامند کر دینے مین

اگر ہو دو فریقون مین خصومت — تو ہے یہہ بات شایان حکومت
کہ حاکم ڈالدے اُن مین محبت — بدل جائے محبت سے عداوت
نہین لازم کہ بیجا اس مین لگائے — حسد پیدا دلون مین ہو نہ جاری
ذرا بھی کی اگر حاکم نے تاخیر — کرینگی کینہ خواہی دل مین جاگیر
فساد و فتنے کی بھڑکیگا اُٹھیگی آتش — فراج ملک ہو جائے گا ناخوش
بڑھیگی پرہی و رنج و کاہش — کرینگے قتل و خون ریزی کی خواہش
نماز و روزہ ہو یا حج اکبر — عمل اصلاح کا ہی سب سے بہتر

حکایت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ

لکھا تاریخ مین ہے حال اتنا — کیا جب شام کے حاکم نے فتنہ
نبی کے لخت دل شاہ زمن نے — امام المتقین حضرت حسن نے
خلافت کی بھی پروا کچھ نہین کی — کہ فکر اصلاح ذات البین کی تھی
سمجھتے ہین ولی دنیا کو مردار — خلافت سے ہوے بس دست بردار
وہ سمجھے گر نہ چھوڑون گا خلافت — تلف ہو جائیگی نانا کی امت
خدا کو بھی بہت بھائے یہہ انداز — جوانان جنان مین ہین وہ ممتاز

گیارہوان حق بداعمالی کے انسداد مین

عدالت میں یہی ہے امر زیبا
جرائم کا ہو استکشاف اتنا

کہ بڑھ جائے ضرورت سے نہ زنہار
نہ رکھئے عیب جوئی سے سروکار

تجسس ہو ولیکن اس قدر ہو
نہ ناحق غیر کا جس میں ضرر ہو

تحمل سے ہے اپنا کام اچھا
کہ عجلت کا نہیں انجام اچھا

جو ہو اخلاص سے پورا ہر اک کام
تو نیک آغاز ہے اور نیک انجام

رعایا کے جو ہوں افعال و کردار
رہے حاکم مدام ان سے خبردار

اگر ظاہر کسی کا فعل بد ہو
اور اس کے دفع میں بس جد و کد ہے

نہیں اغماض لازم اس خطا سے
کہ لازم ہے ڈرے حاکم خدا سے

کریں ثابت جو خود اسکی خطا کو
نہیں شایاں کہ وہ چیں بر جبیں ہو

نہ اسکے مان لینے میں کرے عار
حکومت پر نہ ہو مغرور زنہار

خطا پر اپنی لازم ہے کہ شرمائے
طریق خیر خواہی سے نہ باز آئے

کہ ہو جسکا اثر نا اب دلوں پر
خدا خوشنود ہو راضی پیمبر

حکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور ایک شخص فاسق کی

عمر راتوں کو اکثر گشت کرتے
محلوں میں مدینے کے اکیلے

کہ دیکھیں فسق تو ہوتا نہیں ہے
کوئی فاقہ سے تو سوتا نہیں ہے

کسی جگہ سے طرف گزرے جو اک شب
سنی آواز کچھ گانیکی بے ڈھب

تو فوراً چڑھ گئے دیوار پر آپ
اور اس گھر کے اندر آئے اتر آپ

یہ دیکھا آپ نے طرفہ تماشا
کہ ہے بیٹھا ہوا اک مرد رعنا

شراب لالہ گوں آگے دھری ہے
بغل میں ایک عورت اجنبی ہے

ہوئے برہم جو یہ حالات دیکھے
لگے فرمانے بڑھ کر آپ اس سے

کہ تو سمجھا تھا شاید حق تعالیٰ — نہ اون افعال پر رسوا کرے گا

نہ آخر چھپ سکے یہ تیرے افعال — زنا اور بادہ خواری کا کھلا حال

کہا اس نے نہ غصہ کیجئے آپ — مری اک بات بھی سن لیجئے آپ

ہوا مجھ سے اگر اک جرم صادر — جرائم آپ سے ہین تین ظاہر

عمر نے سنکے یہ دی اسکو رخصت — کہ کر دے ان جرائم کی صراحت

کہا سنئے خدا کا ہے یہہ فرمان — کہ جاسوسی کرے ہرگز نہ انسان

نہ تھا لازم کہ یوں آپ آکے جھانکیں — نہین ہے محتسب کا کام گھر مین

سنو یہہ دوسرا خالق کا ارشاد — مین قرآن پڑھ چکا ہون ہے مجھے یاد

کہ دروازون سے ہون داخل گھرون مین — نہین لازم کہ یون دیوار پھاندین

سنو ہے تیسرا یہ حکم قرآن — کہ جس سے خوب واقف ہے ہر انسان

کہ ہرگز غیر کے گھر مین نہ جائین — اجازت جب تلک اوسکی نہ پائین

تم آئے اور نہ لی مجھ سے اجازت — نہ یون آنا تھا لازم بے اجازت

عمر شرمائے بولے سچ ہے یہ بات — خدا کے حکم سے ہے جسکا اثبات

مگر تجھکو نہین ہے کیا یہہ منظور — کہ توبہ کر کے تو ہو جائے ماجور

یہہ سن کر توبہ کر لی اوسنے فی الفور — ہدایت کرکے یہ پلٹے بہر طور

ملا توبہ سے اوسکو اجر وافی — ہوئی مافات کی جس سے تلافی

بارہوان حق مساکین کو اغنیا سے بڑھکر سمجھنا

مساکین رعایا کا ہو دم ساز — ہمیشہ اون سے تو پیش آ باعزاز

غنی رہتے ہین جو دنیا کے عاشق — فقیرون پر نہین زنہار فایق

نہین رکھتے ہین جو دنیا کی پروا — ہے نسبت اون سے دنیادار کو کیا

حکومت پائے گر دنیا مین کوئی — کرے سر اہل دنیا سے نکوئی

رہے مرض گر وہ اغنیا کا / تو دل تاریک ہو جاتا ہے انکا
یہی حالت رہے گر انکے دل کی / تو کیونکر عاقبت مین ہو گا ناجی
وہ کھو بیٹھے گا اپنا دین و ایمان / نہ پائیگا بجز تشویش و حرمان
جو حاکم خاکساروں سے ہو مسرور / تو اوسکا زنگ دل ہوتا ہے دور
دل اونکے فیض صحبت سے ہوں یوں پاک / جلا دے آئنہ کو جس طرح خاک
حدیث پاک مین وارد ہے یہ بات / کہ ہرگز پاس امیروں کے نہ بیٹھو
کسی نے عرض کی ہین کون مردے / تو فرمایا تونگر مصطفے نے

حکایت حضرت عمر اور حمص کے حاکم کی

روایت ہے عمر خوف خدا سے / قلمرو مین سدا تھے گشت کرتے
تفحص اونکو رہتا تھا یہ کامل / کہ میرے ملک کے کیسے ہین عامل
پہونچکر حمص مین اک روز پوچھا / جو یان حاکم ہے اسکا حال ہے کیا
کہا لوگون نے اچھا آدمی ہے / مگر ساتھ اسکے اتنی بات بھی ہے
کہ گھر دو منزلہ اونچا بنا کر / لگایا اوس نے زینہ آسمان پر
کیا یہ حال سنکر حکم صادر / کہ وہ جلدی مدینہ مین ہو حاضر
ہوا قاصد کو پھر ارشاد والا / کہ دروازہ جلا دے اوس مکان کا
وہ قاصد حمص مین جس وقت پہونچا / لگا خود لکڑیاں آپ نے مہیا
کہ دروازہ جلاے گھر کا اوس کے / کہا لوگون نے یہ عامل سے جا کر
وہ آیا پاس قاصد کے بجلت / پڑھا خط اور ہوا لوگون سے رخصت
مدینہ کو چلا ترسان و لرزان / تھی رنگت زرد اور حالت پریشان
غرض کرتا ہوا سطے مراحل / مدینہ مین ہوا وہ شخص داخل

گیا حضرت عمر کے پاس جس دم ۔ ہوا اس کے لئے یہ حکم مبرم
کہ تو قائم تین دن تک دہوپ مین ۔ مزا دوزخ کا تا آجائے اوس کو
ہوا بعد اس کے بار دیگر حکم ثانی ۔ کہ اونٹون کو پلائے بھر کے پانی
کیا جب وہ تو چھوڑا اور یہ پوچھا ۔ تپاتا جا کہ گذرا وقت کتنا
وہ بولا کب سے سر وتن کی خبر تھی ۔ مجھے اک اک گھڑی اک اک پہر تھی
کہا ہم چاہتے ہین مطلع ہون ۔ بنایا تو نے یہ اونچا مکان کیون
ملی جو چند روزہ حکمرانی ۔ طبیعت ہو گئی کیا آسمانی
یہی سب شبہ تھا مقصد دیترا ۔ کہ رفعت اپنی ہو سب پر ہویدا
یتیمون اور فقیرون سے ہو ممتاز ۔ ضعیفون اور غریبون پر سرافراز
نہ کرنا پھر عمل اب تو زنہار ۔ سمجھے دیتا ہون اب رہنا خبردار
نصیحت کا لگا کر تازیانہ ۔ حکومت پر کیا اس کو روانہ
صحابہ دین کے بے شک تھے سردار ۔ تفاخر سے مگر رہتے تھے بیزار
نہ تھے اسباب دنیا کے وہ طالب ۔ تھی انپر دین کی اک حرص غالب
کئے ہین بے تکلف رہ کے وہ کام ۔ چلا آتا ہے جن سے آج تک نام
ہزارون اب تکلف کے ہین عادی ۔ کہ جس نے دین کی رونق مٹا دی
جو حاجت مند آئے پاس انکے ۔ تو دیکھین اسکی صورت کو غضب سے
ملاقات اُن کی کرنے گر غنی آئین ۔ تو کوسون اسکے استقبال کو جائین

تیرہوان حق مساکین کی خبر لینا

نہ محتاجون کی حالت سے ہو غافل ۔ رکھے اونکی فکر تا ہو اجر حاصل
جو ہون وہ لوگ فاقون مین گرفتار ۔ تو اپنی آنکھ مین اونکو نہ رکھے خوار

کریگا بار فاقہ اون سے گر دور ۔ تو بعد از اند ہو جاے گا ماجور
قیامت کا رکھہ اندیشہ ہر آن ۔ جہان ہوگا نہ مال و ملک و فرمان
وہ اپنی بیکسی کا حال کر یاد ۔ وہان کچھہ کارگر ہو گی نہ فریاد
وہان شاہون کی حالت ہو گی ایسی ۔ غریبون کی ہے صورت آج جیسی
کوئی آج اپنا حق گر تجھہ سے مانگے ۔ غنیمت جان کر اوسکی خبر لے
پیام موت آجانے سے پہلے ۔ جو کچھہ کہنا ہو اوسکے حق مین کہہ لے

حکایت عرصۂ قیامت

بلا کر روبرو بندہ کو اپنے ۔ خدا محشر مین پوچھیگا یہ اوس سے
کہ مین نے تجھسے اک مانگی تھی شے ۔ طلب تجھسے کیا تھا پارچہ بھی
مگر تو نے کیا مجھپر نہ ایثار ۔ کہیگا اوس گھڑی وہ مرد ناچار
کہ حاجت سے ہے یارب پاک تو تو ۔ بھلا کس طرح دے سکتا مین تجھکو
مین اوس کے رحم پر قربان جاؤن ۔ سنیگا اپنی حاجت مین بتاؤن
ترے ہمسائے مین تھا ایک انسان ۔ برہنہ گرسنہ مفلس پریشان
نہ کی تو نے توجہ اوس پر اصلا ۔ نہ تھا کچھہ بھی ترے امکان مین کیا
قسم ہے اپنی عزت کی مجھے بھی ۔ رکھون گا دور رحمت سے تجھے بھی

حکایت حضرت عمر اور ایک فاقہ کش عورت کی

امیر المومنین حضرت عمر تھے ۔ کسی موضع مین اک دن گشت کرتے
بلا سے قحط تھی لوگون پہ نازل ۔ کہ جسکی فکر تھی حضرت کو کامل
رعایا کی خبر گیری تھی مقصود ۔ ہوے ایسے جگہہ پہ جاکے موجود

جہان بیٹھی تہی اک عورت ضعیفہ
چڑہی تھی سامنے چولہے پہ ہنڈیا

بہت بیتاب تہے اطفال اُس کے
کہ مارے بھوک کے سب رو رہی تہی

خلیفہ نے یہ بڑھ کر اس سے پوچھا
کہ یہہ اطفال کیون روتے ہین تبلا

کہا اُس نے بے نوا سے آہ بہر کے
کہ فاقے سے ہین بھوکے ہین یہہ لڑکے

یہ سنکر اوس سے مستفسر ہوی یون
کہ رکھی ہے یہہ ہنڈیا آگ پر کیون

کہا اس نے یہ اک حیلہ کیا ہے
فقط پانی ہی ہنڈیا مین بھرا ہے

تہیدستی کے مارے مر رہی ہون
یہ ہین نادان حیلے کر رہی ہون

کہ ان بچون کو ہو تسکین اُس سے
جو نیند آئی تو سو جائین گے بہوکے

سمجھتے ہین کہ کہانا پک رہا ہے
اسی سے انکو تسکین اک ذرا ہے

یہہ سنکر آپ کے آنسو نکل آئے
لگے رونے نہ تاب ضبط پھر لائے

چلے وان سے پریشان حال حضرت
اور آئے سوئے بیت المال حضرت

لیا گھی اور چربی اور آٹا
رطب دینار درہم اور کپڑا

یہ چیزین باندہ کر اسلم سے بولے
اوٹہا کر سب یہ میرے سر پہ رکھدے

کہا اس نے کہ مین حاضر ہون حضرت
اٹھاون گا کہ میری ہے یہ خدمت

لگا اصرار پہر اسلم جو کرنے
جواب اوسکو دیا حضرت عمر نے

جو ہوگا حشر مین خالق مخاطب
جواب اُسکا مرے ذمہ ہی واجب

اوٹہا کر رکھہ دیا اسلم نے تب بوجہہ
چلے حضرت عمر لیکر وہ سب بوجہہ

پہر اون فاقہ کشون کے گہر پر آکے
وہ خود ہی آگ سلگانے کو بیٹھے

جو چولہا پہونکتے تھے آپ جہک کر
نکلتا تہا دہوان ڈاڑہی سے باہم

غرض حضرت نے خود کہانا پکایا
اور اُس عورت کے بچونکو کھلایا

جہان مین ہے جو حاکم اہل تدبیر
رعایا کا وہ رہتا ہے خبرگیر

تجسس چاہیے اتنا بہرحال — کہ ہے محتاج کون اور کون خوشحال

بسر ہوتی ہے ان کی عمر کیونکر — غذا کس طرح آتی ہے میسر

رعایا کی اگر راحت ہے منظور — تو حاکم اپنی راحت سے رہے دور

تغافل سے حذر کرنا ہے لازم — خدا کے حکم سے ڈرنا ہے لازم

نہ جب تک آپ خود ایذا اٹھائے — رعایا کس طرح آرام پائے

رکھے راحت رسانی اپنا پیشہ — دل و جان سے کرے کوشش ہمیشہ

نکالے جس طرح ہو کام اُن کا — طلب کرتا رہے آرام اُن کا

یہی شان رعایا پروری ہے — اسی میں دو جہاں کی بہتری ہے

حکایت حضرت عمر اور ایک اعرابی کی

یہ سب ہے حالات میں حضرت عمر کے — بدل کر بھیس وہ اک رات نکلے

کسی جا ایک اعرابی کو دیکھا — کہ خیمے کے قریں بیٹھا ہے چپکا

ہوا منظور جا کر مطلع ہوں — کہ وہ صحرا سے آیا شہر میں کیوں

سنے نزدیک جا کر اس کے ہمراز — کہ خیمے سے سنی رونے کی آواز

سبب پوچھا تو یہ بولا وہ ناچار — کہ عورت درد زہ میں ہے گرفتار

یہ سنکر آپ اوٹھے اور گھر کو آئے — اور اک بی بی کو اپنے واں سے لائے

ہوا جب اذن اعرابی سے حاصل — تو وہ بی بی ہوئیں خیمہ میں داخل

کہ جھیلی دیں اوسے جب درد اوٹھے — خبر لیں جا کے نیک و بد کی اوسکے

وہ مخدومہ ہوئیں مشغول خدمت — کہ عورت کے لئے مونس ہے عورت

غرض تھوڑا سا جب گذرا زمانہ — پکاریں تب عمر کی اہل خانہ

کہ اعرابی کو مژدہ اسے عمر دو — کہو حق نے دیا فرزند اوس کو

ہوا معلوم اعرابی کو اسدم — کہ ہین یہ حضرت فاروق اعظم
لگا وہ معذرت کرنے پیاپے — کہا حضرت عمر نے کیا حرج ہے
ہوئے پھر اوس سے یہ کہکر روانہ — کہ میرے پاس وقت صبح آنا
عمر کے پاس اعرابی جب آیا — وظیفہ کر دیا لڑکے کا اجرا
نبی کی تھین نواسی ام کلثوم — شرف اُنکا زمانہ کو ہے معلوم
یہی خاتون جنت کی تھین دختر — یہ تھین بی بی عمر کی نیک اختر
ذرا فاروق کا اخلاص دیکھو — بنایا خادمہ کس طرح اون کو
اسی اخلاص کا سارا اثر تھا — کہ ہر جا دین احمد جلوہ گر تھا
نہ لشکر تھا نہ تھے ہتیار ایسے — کہو کیون فتح کے بجتے تھے ڈنکے
وہ کیا اسباب تھے بتلائے کوئی — کہ تھی ہر دم ترقی دین حق کی
کہو وہ کونسی تھی بات حاصل — کہ فوجین دین مین ہوتی تھین داخل
وہ تلوارین جو اون کی تھین شکستہ — نکلتا کام کیون کر دست بستہ
خزانے اس قدر تھے جب معمور — تو کیون تھے فتح سے احباب مسرور
کہو وہ کونسے ایسے تھے آئین — کہ جن سے کانپ جاتے تھے سلاطین
وہ کیا احوال تھے کہئے تو اک بار — کہ مجرم جرم کا کرتے تھے اقرار
حدون پر خود وہ کیون ہوتے تھے راضی — وہ کیون مر مر کے ہوجاتی تھی ناجی
شکم پہ باندہ کر ہاتھون سی پتھر — وہ کرتے دین کا تھے کام کیونکر
خیال اُن کو نہ کیون آرام کا تھا — تردد کس لئے اسلام کا تھا
نہ کیون قانون پیچیدہ تھے ایسے — عدالت کے نہ تھے کیون ایسے جھگڑے
عرب کی قوم تھی جو سخت جاہل — ہوی اسلام پر کیونکر وہ مایل
عداوت کس لئے تھی کفر و دین مین — جو بیٹا باپ کی رہتا کمین مین

ہر اک گھر مین تھا کیون سنت کا چرچا
نہ کیون بدعت کا تھا پیوند لیبا

موحد کس لئے ہر اک بشر تہا
طریق شرک سے کیون دور تر تہا

کوئی گر رنج مین ہوتا گرفتار
تو کیون بنتے تھے سب اُسکی مددگار

اسی اللہ کی ہے اب بھی خلقت
نبی جو تھے انھین کی ہے یہ امت

وہی احکام ملت کے ہین جاری
طریقے ہین وہی سنت کے جاری

اسی قران کا ہے بول بالا
اسیکا دین مین ہے سب اُجالا

مگر جس بات کی حاجت بڑی ہے
مین سچ کہتا ہون وہ اخلاص ہی ہے

اگر اخلاص کا ہو گرم بازار
خزانہ پھر نہ کچھ لشکر ہے درکار

نرالا رنگ ہوجاے جہان کا
خزانے کیسے اور لشکر کہان کا

رہے سبز دل یہان تک فضل باری
کہ اک تن سارے لشکر پر ہو بھاری

چودھوان حق خبرداری سے امن کا قایم رکھنا

رعایا ہے وہی عالم مین خوشحال
جو ہو چورون کے ڈر سے فارغ البال

حراست کو عسس گو ہو مقرر
خبر لیتا رہے حاکم ہی اکثر

نہ ایسے لوگ ہون مامور زنہار
جو در پردہ ہین خود ہی دزد و بدکار

لگائین سیند خود ہی خود چرائین
دلائین بے گناہون کو سزائین

جہان کو دن دہاڑے خود ہی لوٹین
پھنسین سب بے جرم اہل جرم چھوٹین

رہین روپوش ہر مجمع مین اکثر
کہ کوئی دل جلا لپٹے نہ آکر

گلی کوچون مین جب کرتی پھرین طوف
تو اس کے ساتھ ہی ہو جان کا خوف

کرے گا بازپرس اس کی خدا جب
رہین گے بند حاکم کے وہان لب

لقب مشہور ہوگا اُس کا ظالم
رہیگا سرنگون محشر مین حاکم

حکایت حضرت عمر اور ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ

ابوذر سے عمر نے جب یہہ پوچھا — مجھے اے مرد زاہد یہ تو بتلا
کہ مجھکو لوگ کہتے ہین خلیفہ — ستائش ہے مری اونکا وظیفہ
مری حق مین تمہاری رای ہی کیا — جواب اُسکا ابوذر سے یہ پایا
بیابان مین اگر ضایع ہو بکری — خبر رکھو نہ تم جس واقعہ کی
خلیفہ تم کو ہے کہنا ہی بیجا — ہنایت ہے یہہ عبرت خیز قصا

پندرہوان حق دین حق کو رونق دینا

رعایا کے قلوب ایمان سے بھردے — مساجد ہر جگہ تعمیر کردے
موذن اور امام اون مین ہون مقرر — معیشت سے رکھے ہر اک کو مسرور
یقین جانو کہ جو مسجد بنائے — عوض اس کے جنان مین قصر پائے
نہین بلدون مین مسجد کے سوا جا — کہ جس مین ہو رضائے حق تعالی
خدائے پاک جس جا سے ہی بیزار — یقین جانو وہ ہین شہرونکی بازار
اگر مسجد کے دوکانین ہین شامل — تو اس بازار پر رحمت ہو نازل
خیال اس بات کا لیکن ہے لازم — جو ہو بانی مسجد یا کہ حاکم
کرے مسجد مین دینداروں کو مامور — نہ ہون ایسے کہ خدمت سے رہین دور
معاش اُن کو جو ملتی ہے وہ کھا کر — نہ دیکھین شکل بھی مسجد کی جا کر
طواف اُسمین کری خفاش شب بھر — اذان وقت سحر دے بوم آکر
چراغ اوس مین جلائے شب کو جگنو — لٹکتے ہون بئے کے جھونجھے ہر سو
نماز ظہر کو اوٹھین بگولے — وہ یان ہو معتکف جو راہ بھولے

گھڑے موجود ہون پانی مگر گم
غبار اڑتا رہے بہر تیمم
کرے آباد آکر شب کو رہزن
چراغ چشم غول اُس مین ہو روشن
موذن میکدہ مین جا گزین ہو
کہین بگڑی تو اُسکا سر کہین ہو
امام اک دن اگر ہو سلے سے آئے
نماز عصر مغرب کو پڑھائے
امور دین مین ایسی دل لگی ہو
نہ حاکم کو خبر اس بات کی ہو
کہ وہ تحصیل دنیا مین تو ہو چست
ہمیشہ امر دینی مین رہے سست
مگر لازم یہ ہے حکام دیندار
نہ ان ابواب سے غافل ہون زنہار
قلمرو مین جہان تک ہون مسلمان
رہے حاکم کی تاکید اُنپہ ہر آن
خدا کو پنجگانہ وہ کرین یاد
نمازون سے رکھین مسجد کو آباد
اگر اس راہ پر کوئی نہ آئے
سزائین جو مقرر ہین وہ پائے
مگر لازم ہے خود حاکم کو یہ بات
نمازون مین رہے پابند اوقات
رعایا جب کہ دیکھی گی یہ صورت
نہ پھر تاکید کی ہوگی ضرورت

حکایت حضرت عمر اور سعد عامل کی

یہ حالت سعد کی ہے سب پہ واضح
عرب کے اور مداین کے تھے فاتح
رہے کوفہ کے حاکم ایک مدت
کئی سال آپ نے کی وان حکومت
عمر کی بھی خلافت مین وہ نو سال
رہے کوفہ مین بے فکر اور خوش حال
زمانہ منقلب رہتا ہے دایم
ہوا الزام اون پر بھی یہ قایم
کہ آتا ہے جو کچھہ مال غنیمت
نہین کرتے وہ حسب شرع قسمت
محمد ایک ابن مسلمہ تھا
یہی رہتا تھا ہر دم کام جس کا
امیرون کے کرے تحقیق حالات
اگر پیدا ہون اُنپر کچھہ شکایات

دیا اُن کو عمر نے حکم فی الحال ــ کرے وہ سعد کا تحقیق احوال
کیا تحقیق ابن مسلمہ نے ــ تو وہ سارے گلے بے اصل نکلے
ہوئی لیکن شکایت یہہ نمودار ــ نمازون مین ہے سستی کا روادار
بھلا حضرت عمر کا کیا تاب لاتے ــ کیا معزول اونہین فوراً بلا کے
زمانہ کی وہ اب بدلی ہے صورت ــ کہ جو حاکم ہو پابند عبادت
کہین اُن کو مہذب آپ بنکے ــ کہ یہہ حضرت پڑانے ہین فشن کی
رہین مسجد مین جب مشغول اذکار ــ حکومت سے انھین پھر کیا سروکار
قسم ایمان کی کہتا ہون لکھا کر ــ انھین باتون سے ہے اسلام ابتر

سولھوان حق رعایا کو تلقین دین کرنا

مسلمان ہو جو سلطان اور رعیت ــ سکھائی سب کو احکام شریعت
رعایا جس قدر ہو اس کے محکوم ــ رہے تلقین مذہب سے نہ محروم
طریقہ پر عبادت کے لگائے ــ اونہین جادہ پہ طاعت کی لگائے
معاصی اور مناہی سے بچائے ــ عقوبت کی تباہی سے بچائے
تمرد پر سیاست سے بھی لے کام ــ اطاعت پر ریاست سے بھی لے کام
نہو احکام شاہی سے جو آگاہ ــ تو حاکم جانتا ہے اُسکو گمراہ
تو لازم ہے کہ بڑہ کر اس سے ہو خوار ــ نہو جو حکم خالق سے خبردار
حدیث پاک سے ہوتا ہے اثبات ــ کہ ہین یہہ تین ایمان کی علامات
بُرے کامون کو ہاتھ سے مٹادے ــ اگر ممکن نہ ہو روکے زبان سے
نہ ہو طاقت اگر یہہ بھی تو انسان ــ ہے لازم دل سے جانے اسکو عصیان
نہ ہو گر دل مین بھی اسکی قباحت ــ تو ہے یہ ضعف ایمانی نہایت

ستانا ہاتھ سے ہے کار حاکم | زبان سے منع کرنا فرض عالم
جہاں تک ہو برا دل سے سمجھنا | یہ شیوہ ہے عموماً اہل دین کا
رعایا پر اگر رکھکر حکومت | کرے اُن پر نہ حاکم حکم طاعت
نہ کچھ اصلاح مین ہو اُن کی ساعی | تو سونگھیگا نہ وہ جنت کی بو بھی
اگر دین سے نہ ہو کچھ حق خالق | تو کیونکر ہین بھلا وہ اسکے لایق
کہ حاکم کی اطاعت کو بجا لائین | اور اپنے فرض خدمت کو بجا لائین
کہ خالق سے نہ جو بندہ ڈریگا | بھلا حاکم کی پروا کیا کریگا
رعایا پر مقرر ہے جو محصول | توجہ کس قدر ہے اس پہ مبذول
کہ ہین اس کام پر اتنا ہی نوکر | جو لین محصول سالانہ برابر
جو ہو معذور دینے مین کسی طور | لگا دین اشتہار اک گھر پہ فی الفور
نہ دے اسپہ بھی گر محصول کوئی | تو اس کی ملک پر آجائے ضبطی
غرض حاکم نہ اپنے حق کو چھوڑے | کرے نیلام گاڑی ہو کہ گھوڑے
تو ہو واللہ کے جو حق سے غافل | سمجھ لے آپ سلطان گر ہی عاقل
کہ اس اللہ کا ہو دنیا مین خلیفہ | میرا منصب یہ ہے اور یہ وظیفہ
کہ لون مخلوق خالق سے مین جھڑتی | خدا کا حق ہے اسپر نہ باقی
کرون ضایع نہ اس آقا کی نعمت | نمک کھا کر بجا لاؤن یہ خدمت
مری آنکھون کا گر ہو نور زایل | تو شاہی کے رہونگا مین نہ قابل
ضعیفی سے جو ہو جاؤن گا معذور | تو ملک و مال سے ہو جاؤنگا دور
رعایا کا نہ جب مین کرسکا کام | حکومت ہی سے ہو جاؤن گا ناکام
مگر ہے فضل حق مجھپر یہان تک | کہ مین معذور ہو جاؤن جہان تک
برابر رزق ہو پہنچائے گا مجھکو | نہ وہ محروم فرمائے گا مجھکو

جو ہونا مہربان سارا زمانہ
نہ بھولے گا مجھے رب یگانہ

تو مجھکو شکر بھی لازم ہے اُسکا
ہدایت خلق کی ہے کام اچھا

مرے عمال اور خادم ہین جتنے
حساب اپنا لیا کرتا ہون اونسے

یہ نہین اک دن خدا پوچھیگا مجھسے
حساب اپنا بھی خالق لیگا مجھسے

نہ بن آئیگی مجھسے وان کوئی بات
کہون گا ہائے کچھہ اچھی نہ کی بات

یہان قرآن ہے ہر چند موجود
حدیثون مین ہین لاکھون پند موجود

ہراک سو وعظ بھی کرتے ہین عالم
مدارس جابجا لاکھون ہین قایم

حکومت ہے مگر وہ تازیانہ
کہ چل سکتا نہین جس سے بہانہ

حکومت اب مجھے کرنا ہے لازم
رہین تا دین کے ارکان قایم

عذاب حشر کو سمجھے ہین سب ور
مگر خوف سیاست سے ہین مجبور

کہ ہے اُسکا ضرر آنکھون سے پنہان
نتیجہ اسکا ہے دست و گریبان

کرون ہین قربۃً للہ وہ کام
نہ نفع دنیوی کا جس مین ہو نام

کئے جو راستے ہموار ہم نے
تو وہ سب ہین تجارت کی غرض سے

جو بنوائی ہین نہرین یا کہ تالاب
زراعت اس سے ہے مقصود اصحاب

بٹھائے ہر محلہ مین ہین تھانے
غرض ہر شخص اپنا حکم مانے

ہے ڈنکا اور یہ نوبت اور یہ لشکر
کہ اپنا کر و فر ظاہر ہو سب پر

نکالین ہر طرف ہم نے جو ریلین
یہ مطلب ہے کہ سب کا مال لے لین

عدالت مین غرض یہ ہی لگی ہے
کہ بکری کاغذ مہور کی ہے

ہراک جا ڈاک خانے ہین مقرر
غرض اُن سے یہی رہتی ہے اکثر

کہ جاری اسلیے ہون احکام سرکار
بلا تکلیف ہو انجام ہر کار

رعایا گر لکھے باہم رسایل
خزانہ کو ہو اس سے نفع حاصل

غرض ہین کام صد ہا انتظامی	کہ ہے اخلاص کی اون سب مین خامی
ہوا مجھسے نہ کوئی کام ایسا	غرض ہو ملک کی جس مین نہ اصلا
خدا کا ہی کرون اب کام کوئی	کہ جس سے آخرت کی ہو نکوئی

حضرت عمر کا خطبہ

عمر نے خطبہ ایک دن یہ سنایا	کہ شاہد کرتا ہون تجھکو خدایا
کہ مین نے ہر طرف بھیجے جو عامل	غرض میری یہی ہے اس مین شامل
کہ تیرے دین کو عالم مین پھیلائین	نبی کا جو طریقہ ہو وہ سکھلائین
غنیمت کو کرین تقسیم یکسان	عدالت مین رہین مصروف ہر آن
کوئی گر واقعہ پیش آئے اُن کو	کہ جسکا فیصلہ دقت طلب ہو
تو اس کو بھیج دین وہ میری جانب	کہ اوسکا فیصلہ مجھپر ہے واجب
سنو لوگو قسم اللہ کی ہے	جو کچھ مطلب ہے میرا وہ یہی ہے
کہ عامل ظلم سے تم کو نہ مارین	نہ ہرگز وہ تمہاری کھال اتارین
کسیکا مال ناحق وہ نہ کھائین۔	تمہارا دین وہ تم کو سکھائین
خلاف اس کے ہو جس عامل کی حالت	کہ جس سے تم کو پہنچی ہو ملالت
تو مجھپر صاف کردو اسکا را	کہو تم حال اوس کا مجھسے سارا
یہ کہتا ہون قسم کھا کر مین اوسکی	کہ ہے قبضہ مین جس کے جان میری
کہ بدلہ بے تامل اوس سے لون گا	رعایت کچھ نہ عامل کی کرون گا

١٧ سترھوان حق رعایا کی شکوہ سے غض بصر کرنا

کرین سختی اگر محتاج و نادار	برا مانے نہ حاکم اوسکا زنہار

جو سر خط اطاعت پر دہریگا — تو وہ شکر و شکایت بھی کریگا
کسی کا حق اگر ہو جاوے برباد — ہو جب تک تدارک ہر یہ بیداد
مگر یہ مدعا کیونکر ہو حاصل — اگر حاکم رعایت سے ہو غافل

حکایت حضرت عمر اور ایک ضعیفہ کی

عمر جب شام سے آتے تھے یکبار — تو ان کے جس قدر ہمراہ تھے یار
نکل جاتے تھے سب کو چھوڑکر آپ — لیا کرتے تھے لوگون کی خبر آپ
سنو یہ حال ہے عبرت کے قابل — ہوے اک جھونپڑے مین آپ داخل
وہان رہتی تھی اک بیکس ضعیفا — عمر کا حال اوس عورت نے پوچھا
کہا فاروق نے یہ ماجرا ہے — کہ واپس شام سے وہ آرہا ہے
لگی کہنے وہ بڑھیا بھر کے اک آہ — جزائے خیر دے اوسکو نہ اللہ
عمر نے تب پریشان ہوکے پوچھا — بھلا اس بددعا کا ہے سبب کیا
کہا جب سے ہوا ہے وہ خلیفہ — دیا مجھکو نہ اب تک کچھہ وظیفہ
کہا فاروق نے سن اے نکوکار — وہ تیرے حال سے کب ہے خبردار
رہا کرتی ہے تو جنگل مین دن رات — اوسے معلوم ہون کیا تیری حالات
کہا صد حیف گر جانے نہ مجھکو — پھرے عالم مین پہچانے نہ مجھکو
عمر رونے لگے سنکر یہ تقریر — کہا اس سے نہایت ہوکے دلگیر
کہ تو اپنی شکایت بیع کردے — رقم ہو جسقدر منظور لے لے
کہا فاروق سے یہ سن کے اس نے — تمسخر کس لئے کرتا ہے مجھسے
کہا کہتا ہون سچ مین تجھسے یہ بات — نہین ہے یہ تمسخر یا خرافات
رہا یہ دیر تک جس وقت اصرار — مقرر ہوگئے پچیس دینار

که عبد الله بن مسعود آئے
علی پاک بھی تشریف لائے

سلام آکر خلیفه کو کیا جب
پشیمان وه ضعیفه ہو گئی تب

عمر کا نام سنکر چونک اُٹھی
لگی ڈرنے که ہو گی کچھه سزا بھی

تشفی دی اُسے حضرت نے کیا خوب
کہے دینار کیون ہوتی ہی مرعوب

غرض پلٹے اوسے دینار دیکر
چلے آئے دعائین اوسکی لیکر

گزارش قوم کی خدمت مین

کوئی کہدے یہه ارباب دول سے
خدا کے آگے عزت ہی عمل سے

عمل کرتا ہے ایمان پر دلالت
عمل معلول اور ایمان ہی علت

عمل جس مین نہو ایمان نہین ہی
اگر قالب نہو تو جان نہین ہی

عمل جب تک نہون انسان کی بہتر
نہین وه خیر امت بلکه ہی شر

عمل جس وقت تک اسلام مین تہا
ہر اک جا دین کا بجتا تہا ڈنکا

عمل جاتا رہا اے وائے بیداد
عمل چھوٹا ہوا سب دین برباد

عمل امت کے سب ہو کر اکہٹا
گزرتے ہین حضور شاه والا

یه جب افعال ہوتے ہونگے معلوم
تو کیسا آپ ہوتے ہونگے مغموم

مسلمانو یه بتلاؤ خدا را
که غم حضرت کا تم کو ہے گوارا

ارے افعال لاطائل کو چھوڑو
بری جو رسم ہو منهه اس سے موڑو

اگر ہوتے یونہین اصحاب اخیار
رسوم خاندانی مین گرفتار

تو قرآن پر کبھی ایمان نه لاتے
نه ہرگز دین کی شوکت بڑہاتے

نه ہوتے جانب سنت وه مایل
نه بڑہتے اس قدر اُن کے فضایل

اگر وه دین کی کرتے نه تحقیق
تو کہلاتے نه صالح اور نه صدیق

نہ رکھتے علم دین سے کچھ سروکار
رسوم جاہلیت مین گرفتار

خوشی جس بات مین اللہ کی ہو
فقط جس امر مین حکم نبی ہو

اسیکی پیروی لازم ہے جانو
کبھی شیطان کا کہنا نہ مانو

بنی آدم کا وہ دشمن قوی ہی
نہ ایمان کا وہ رہزن قوی ہی

یقین جانو لحد مین ہو گی خفت
نہ پوچھینگے بجز توحید وسنت

قیامت مین بھی پوچھینگے یہی بات
نہ کام آئیگی اس جا نسل اور ذات

پانچوان باب دعا بدرگاہ رب الارباب

الٰہی رحم کی ہم پر نظر کر
گناہون سے ہمارے درگذر کر

تو اپنی راہ کی کر خاک ہم کو
پھر اک دن خاک سے کر پاک ہمکو

ترے فضل وکرم کے ہم ہین محتاج
ہمارے سر پہ رکھدے فضل کا تاج

عبادت کا نہین ہے ہم مین مقدور
مگر ہو جس قدر کرلے تو منظور

نہ ہو جس فعل سے یارب تو خوشنود
رکھہ اس سے دور ہی اے پاک معبود

مگر جس فعل مین تیری رضا ہو
ہمین توفیق اسکی اے خدا ہو

غضب سے رکھہ ہمین محفوظ یارب
کرم سے کر ہمین محظوظ یارب

خزانہ تری بخشش کا لگے ہاتھہ
ہمارا حشر ہو ابرار کے ساتھہ

الٰہی ہم اگر ہو جائین فانی
عطا کرنا نعیم جاودانی

قیامت مین الٰہی رحمت کی نگہہ ہو
لواے حمد کے نیچے جگہ ہو

چھڑا دل کی ہمارے تو سیاہی
پھرا تا حشر کے دن روسیاہی

شفاعت سے نبی کی بہرہ ور کر — کہ پائین جنت الفردوس ہم گھر
پذیرا کر ہماری عذر خواہی — بچانا نار دوزخ سے الٰہی
ہمارے واسطے تو ایک بس ہے — سوا تیرے کہان فریادرس ہے
تجھی سے ہے ہمین یارب سروکار — نہین تیرے سوا کوئی مددگار
کیا کرتے ہین بس تیری عبادت — تجھی سے ہے ہمیشہ استعانت
سوا تیرے ہے سب مخلوق الٰہی — نہ پیدا کر سکے جو ایک مکھی
کرین سب ملکے اس مین سعی ہرچند — رہین ناکام ہی وہ اے خداوند
جو مکھی چھین لے جاے کوئی شی — چھڑانے کی مجال ان مین نہین ہے
ضعیف ایسے وہ جب ہین اے الٰہی — تو نکلے گا نہ اُن سے مدعا ہی
کوئی مطلوب ہو یا کوئی طالب — وہ سب مغلوب ہین بس تو ہی غالب
الٰہی چھوڑ کر تیرا سہارا — پھر اب ڈھونڈین بھلا کس کا سہارا
قیامت کا وہ مشکل مرحلہ ہے — کہ دل مین جس کے ڈر سے زلزلہ ہے
دکھانا یا الٰہی شان بخشش — گنہ گاری ہو وان سامان بخشش
ریا دل سے ہمارے دور کر دے — اور اس کے بدلے تو اخلاص بھر دے
ہمیشہ شرک و بدعت سے ہی رکھ دور — نہ رکھ توحید و سنت سے ہی مہجور
بچا ابلیس ملعون کی دغا سے — خدا محفوظ رکھ ہر اک بلا سے
غم و اندوہ دے یارب نہ اُتنا — ہمارے دل نہ ہون جس مین شکیبا
گوارا وہ نہین ہے ہم کو راحت — کہ ہو جس مین ترا کفران نعمت
خداوندا یہ ہم کو ہے تمنا — کہ تیرے یاد ہو اور دل ہو اپنا
عطا کر ہم کو توفیق عبادت — کہ چھوڑین نفس امارہ کی طاعت
الٰہی دل مین ظلمت کو نہ جا دے — تو اس مین نور ایمان کا بڑھا دے

نہیں دنیا ہی میں عقبی کے ہم مرد — ہوا حرص سے ہو جائے دل سرد
رہیں ہم وصل سے تیرے ہی مانوس — نہ مطلق مرگ کی تلخی ہو محسوس
بہشتوں کی میسر سیر ہو جائے — ہمارا خاتمہ بالخیر ہو جائے
لحد کو آشنا کر دیں اگر بند — نہو یارب تری رحمت کا در بند
پھریں گو دوست ہم کو دفن کر کے — رہیں موجود رحمت کے فرشتے
فشار قبر سے ہم ہوں نہ بے چین — سوالوں سے نہ گھبرا دیں نکیرین
جواب با صواب آ جائے لب پر — نہ ہوں شرمندہ ہم اے بندہ پرور
کھلے رحمت سے تیری اے خداوند — در فردوس جس دم قبر ہو بند
نسیم روضۂ رضوان کے جھونکے — بسا دیں قبر کو بوئے جناں سے
تری رحمت کا چمکے اس قدر نور — کہ ظلمت اس کی سب ہو جائے کافور
اسی میں ہے سبکدوشی ہماری — کہ رکھنا پلہ اعمال بھاری
بڑھانا نیکیوں کا وزن یارب — سبک ہوں سامنے جس کے گنہ سب
قیامت کی کر آسان ہر مصیبت — کہ ہے فضل و کرم کی تجھکو عادت
ہوئی توبہ جو آدم کی پذیرا — وہ سب تیری ہی بخشش کا سبب تھا
خلاصی نوح کو طوفان سے بخشی — بچائی ڈوبنے سے اون کی کشتی
گرے آتش میں ابراہیم جس دم — بنی وہ آگ ساری باغ خرم
خلاصی چاہ سے یوسف نے پائی — ہوئی زندان سے بعد اس کے رہائی
بچایا تو نے اسماعیل کو بھی — گلوئی ناز میں تھا اور چھری تھی
مدد یونس کی تو نے کی الہی — ہوئے جب وہ غذائی بطن ماہی
اوس آفت میں ہوا تو ہی مددگار — سلامت نیل سے موسی ہوئے پار
ہوئے عیسی کے درپے جب ستمگر — اٹھایا اون کو تو نے آسمان پر

مرض ایوب کا اب تھا جانکاہ — کہ مارے ضعف کے کرتے نہ تھے آہ
بھرا تھا تن بدن کیڑون سے سارا — زبان مین تھا نہ اُف کرنے کا یارا
نہ تھے خارش سے اکدم چین پاتے — گرے ناخن کھجاتے ہی کھجاتے
بدن اس طرح سے پھٹ پھٹ گیا تھا — کہ بدبو ہوگئی تھی اسمین پیدا
ہوئے احشا و امعا کٹ کے بیکار — اُترتی تھی غذا جسمین نہ زنہار
نہ باقی پاؤن مین چلنے کی قوت — نہ مطلق ہاتھہ مین جنبش کی قدرت
لبون پر گو کہ جان ناتوان تھی — دعا لیکن یہی وردِ زبان تھی
کہ یارب یہ بڑا احسان ہی تیرا — کہ اس حالت مین صابر مجھہ کو رکھا
یہہ سختی ہے اگر تیری رضا سے — تو ایذا اور بڑھہ جائے بلا سے
عتاب و نارضامندی اگر ہو — تو مجھپر رحمت کی اب نظر ہو
بہت اونکی ہوئی جب غیر حالت — تو آیا جوش مین دریاے رحمت
ہوا یہ حکم جبریل امین کو — کہ ٹھکرا دین ذرا جا کر زمین کو
ہوئے جبریل وان فوراً ہویدا — کیا چشمہ زمین سے ایک پیدا
کہا ایوب سے اوترو نہاؤ — اسی مین درد دکھہ سب چھوڑ آؤ
بس اک دم مین تری قدرت کے صدقے — نہا کر ہوگئے ایوب اچھے
اوسی دم آگئی سب تاب و طاقت — اوسی دم ہوگئی کچھہ اور حالت
گئے باہر اوسی دم ہو کے مسرور — زبان پہ شکر تھا چہرہ پہ تھا نور
انھین بی بی نے بستر پر نہ پایا — نہایت غم سے دل انکا بھر آیا
نہ تھین ایوب کی حالت سے آگاہ — انہین آیا نظر اک مرد ناگاہ
نہ کی بات اس سے کچھہ ہیبت کے مارے — کہ لرزان دست و پا اونکے تھے سارے
کہا ایوب نے تو کیون ہے مضطر — تو وہ بی بی لگے کہنے یہ رو کر

کہ اک بیمار عاجز اس جگہ تہا
اوٹہا کر گرگ اسکو لے گیا تہا

کہا ایوب نے ایوب ہون مین
نہو مضطر ترا مطلوب ہون مین

یہہ سنکر غیظ اس بی بی کو آیا
یہ کہہ کر اس طرف سے منہ پہرایا

تمسخر مجہہ سے کیون کرتا ہے اے شخص
خدا سے تو نہین ڈرتا ہے اے شخص

کہا ایوب نے جوش فرح سے
سبب مجہے تو دیکہہ تو اچہی طرح سے

کُہلا طرز تبسم سے یہ اس دم
کہ یہہ ایوب ہین جاتا رہا غم

رہے آفت مین اٹہارہ برس تک
شفا دی تو نے بعد اسکے یکایک

خداوندا یہہ تہی بیشتر ہی رحمت
دیا صبر اُن کو پہلے بعد آفت

سلیمان کی حکومت چہن گئی جب
خبر تو ہی نے پہر لی اونکی یارب

نئے سر سے کیا اُن کو سرافراز
دیا پہر سلطنت کا ان کو اعزاز

بصارت جب ہوئی یعقوب کی دور
عطا تو نے کیا آنکہون مین پہر نور

ہمارے شافع روز جزا کو
محمدؐ مصطفیٰ خیر الورا کو

بہت کفار نے پہونچائی تکلیف
بہت اعرابیون سے پائی تکلیف

بہت اشرار نے چاہی تباہی
مگر تو نے حفاظت کی الہی

نہوتی گر تری رحمت پہ رحمت
تو پہر ہر طرح تہی زحمت پہ زحمت

تجہے منظور گر یارب ضرر ہو
کسیکی سعی پہر کیا کارگر ہو

ترا مد نظر گر احسان ہو جائے
تو ہر اک غیب سے سامان ہو جائے

ضعیف اسلام یارب ہو گیا ہے
نہونا تہا جو کچہہ سب ہو گیا ہے

ہوے ہین سنتین بدعت مین داخل
ہوئی ہین بدعتین سنت مین داخل

شریعت کا تحفظ اُٹہہ گیا ہے
علم عالم مین فتنے کا بپا ہے

رواج خاندانی ہو گیا دین
نہین معلوم کس جا سو گیا دین

غمی اور ... ن مین وای بیداد | سے کئے ہین امر ... شروع ایجاد
طریقت سے ... د کج ہے رفتار | ہوا سے نفس ... سب ہین گرفتار
بڑے اذکار کو سمجھین ... بھی | مگر اون سے نہ ... آئین ذرا بھی
سمجھنے مین ... شیطان کو بھی | مگر پھر سیر ... ی کرتے ہین اوسکی
اسی مین جانتے ہین ا ... ی عزت | ہوے ا ... ل بد اسباب زینت
ریاکاری کا گنجینہ ہے سینہ | حسد ... بغض ہے نخوت ہے کینہ
ہوی ہین ... نمایان | کہ جنکو دیکھکر ہے عقل حیران
رہین قرآن سے غافل سراسر | عمل ہرگز نہ احکام نبی پر
بلا سے دین کی صورت ... جائے | مگر کچھ کام دنیا کا نہ اڑ جائے
نفاق اب اس قدر ... ہوا ہے | کہ خلاص آہ بالائے ہوا ہے
نہ ہمدردی کہین اسلام کی ہے | نہ عزت شرع کے احکام کی ہے
ہوے یہ دین کی توہین اے وائے | ہنسین گر دین کا کچھ ذکر آجائے
کرے اسلام کی جو خیر خواہی | اسیکے سر پہ آجاے تباہی
نہ ہو پھر دین مین کس طرح تنگی | جہان صبح و مسا ہو خانہ جنگی
اوامر شرع کے لائین بجا خاک | رہین آپس مین جھگڑتے ... ناپاک
کسی سے گر نہ کچھ پہونچے اذیت | یہی ہے اس ... مین غنیمت
وہ محسن ہے نہو جو دشمن جان | اذیت کا ... دنیا ہی ہر حال
بڑی ہے یہ مصیبت یا الٰہی | نہ کیون اسلام کی پھر ہو تباہی
ہمارے سر سے اس آفت کو تو ٹال | کہ جس سے ہم ہوے جاتے ہین پامال
جو اک توحید کی ہے راہ سیدھی | لگا اوس راہ پر ہم ... اٹھے

ہر اک بدعت سے اپنے منہہ کو موڑین ۔ کبھی سنت کے دامن کو نہ چھوڑین
رہے اخلاص ہی کے جیب مین سر ۔ قدم رکھین شریعت سے نہ باہر
نہ چھوڑین ہاتھہ سے اصحاب کی چال ۔ نہ ہون عقبی مین ہم ذلت سے پامال
الٰہی حشر کے فتنے ہین بھاری ۔ ہے تیرے ہاتھہ وان عزت ہماری
تری مرضی کو ہم سمجھین مقدم ۔ رہین تکلیف مین بھی شاد ہی ہم
میسر ہو ہمین روز قیامت ۔ ترا دیدار حضرت کی شفاعت
نہین غم گر زیان دنیا مین ہم پاوین ۔ نبی کی پیروی سے پر نہ باز آئین
تمتع لاکھہ ہو بدعت سے موجود ۔ ہمارے دل سے کر حرص اسکی مفقود
نہ جس دن نفع دینگے مال و اولاد ۔ اوسی دن چاہئے ہے تیرا امداد
تو ہی آمرزگار اور ہم گنہ گار ۔ مددگار ایک تو اور سب تباہ کار
یہہ مانا ہم سے ہین بے حد معاصی ۔ تری رحمت بھی ہے بے حد الٰہی
نہین کچھہ مغفرت کا یان تو سامان ۔ تری رحمت کے آگے پر ہی آسان
الٰہی ہے یہ اپنی خواہش دل ۔ کہ ہون اتباع دنیا مین نہ داخل
کہ دنیا آئیگی محشر مین جس روز ۔ تو اوس کے ساتھہ ہونگی اوسکی دلّال
وہ ہوگی شکل مین فرتوت اک زال ۔ برے ٹیکے دے اور بدنما حال
بہت بدصورت اور انکھونکی چندہی ۔ نظر ہر اک طرف ڈالیگی اپنی
فرشتے پوچھین گے دکھلا کے اسکو ۔ کہ لوگو تم اُسے پہچانتے ہو
کہینگے لوگ اس کو دیکھکر یون ۔ ہمین کیا کام پہچانین اسے کیون
جواب اسکا ملیگا ہے یہ دنیا ۔ کہ تم کو جسکی رہتی تھی تمنا
پھر اسکے بعد ہی چھوٹتے پکڑکر ۔ پٹک دینگے اوسے دوزخ کی اندر

تو چلا کر بچا رکھیگی یہ دنیا — کہ جو اتباع تھے میرے تو ہان کس جا
یہ ہوگا حکم اون کو بھی بلا لو — اور اس کے ساتھ ہی دوزخ مین ڈالو
الٰہی اوس گھڑی سے تو بچانا — ہمین یہ دن نہ محشر مین دکھانا
الٰہی اس جہان اور اوس جہان مین — عطا کر عافیت تو جسم و جان مین
مرادون کا ہے تو بر لانے والا — مصیبت سے رہا فرمانے والا
گنا ہون پر عقوبت بھی کرے تو — عطا گلزار جنت بھی کرے تو
کبھی تجھکو کسیکا ڈر نہین ہے — کوئی تجھسے توانا تر نہین ہے
کسیکا یہ نہین مقدور زنہار — کہ تیرے حکم سے کرسکے انکار
تری قدرت کے آگے خلق ہی کم — جہان اک ہول اک شعلہ جہنم
ترے اس حکم سے ہم ہین خبر دار — کہ ظالم کا نہین کوئی مددگار
پیمبر نے ترے یا رب منادی — بلند آواز سے ہم کو سنادی
کہ اپنے رب پہ تم ایمان لاؤ — ہدایت نعمت عظمی ہے آؤ
تو بے شک تجھپہ ہم لائے ہین ایمان — ہدایت کر ہمین اور بخشش عصیان
بسر ہو زندگی اخیار کے ساتھ — اوٹھین مرقد سے ہم ابرار کے ساتھ
کیا ہے تونے جو وعدہ خدایا — رسولون کی زبانی ہم کو پہنچا
خداوندا عطا کر امر موعود — ہمارا ہے یہی مطلوب و مقصود
نہ کرنا ہم کو محشر مین تو رسوا — کہ ہے وعدہ ترا بے شبہ سچا
نہ دکھلا ہم کو صورت طالحون کی — رہے صحبت میسر صالحون کی
تحمل ہم سے ہو جس شے کا دشوار — نہ رکھہ ہم پہ الٰہی اس کا تو بار
ہمارے سب جرایم عفو کر دے — کرم سے دامن امید بھر دے
تری رحمت کا ہم کو ہے سہارا — تو ہی ہے دوست اور مونس ہمارا

طمع یہ بھی ہے تجھسے یا الہی | کہ دے ازواج اور اولاد ایسی
کہ حاصل جن سے ہو آرام جنین | ہمارے واسطے ہون قرۃ العین
الہی متقی سے جتنے ہین بندے | ہمین تو پیشوا اون کا بنادے

بندگان سکندر شان اعلی حضرت قدر قدرت حضور پرنور خلد اللہ ملکہ کے حق مین دعا وزاری بدرگاہ جناب باری عز اسمہ

رہین نواب محبوب علیخان | دکن کے حکمران سرسبز وشادان
دکن ہے خطہ گلزار گویا | بہار اس مین ہے ان کی ذات والا
ریاست سے نہین ہین یہہ سرافراز | ریاست ذات سے ان کی ہے ممتاز
رعایا پروری ہے کام ان کا | زمانے مین ہے روشن نام انکا
الہی رکھہ اونہین ہر وقت مسرور | ہمیشہ رنج و کلفت سے رہین دور
ترقی عمر اور اقبال مین ہو | کرم اون پر ترا ہر حال مین ہو
رہین دشمن ہمیشہ ان کے مقہور | رہین یہہ دشمنون پر اپنی منصور
نہ ہو جس دل مین انکی خیر خواہی | بھلا اسکا نہ ہرگز ہو الہی
مقاصد جتنے ہون اللہ سی پائین | مرادین انکی جو کچہہ ہون وہ آئین
ہمیشہ طالع فرخندہ ہون یار | ہمیشہ حاسد بدخواہ ہون خوار
انہین سرسبز رکھے حق تعالی | قیامت تک رہے یہہ بول بالا
علم خورشید سان قائم ہو ان کا | ستارہ اوج پر دائم ہو اون کا
رکھے حق اس ریاست کو ہمیشا | بجے سارے جہان مین اسکا ڈنکا
مین ناصح ہون نہین کچہہ مجھکو نہار | خوشامد سے تعلق سے سروکار

خدا جو کچھہ مجھے دیتا ہی بس ہے
طمع رکھتا نہین ہین مال و زر کی
کہ آخر ایک دن جانا ہی یان سی
مگر ہون اس ریاست کا نمک خوار

نہین دل مین کسی شی کی ہوس ہے
تمنا کچھہ نہین ہے کر و فر کی
نہین کچھہ ساتھہ لے جانا جہان سے
لکھے اخلاص سے یہہ چند اشعار

خاتمہ کتاب

اندہیری رات ہے - راہ زن کا ساتھہ ہی - راہین ناہموار - منزل دشوار گزار - قدم قدم پہ ٹھوکر - ادس پر کشاکش خوف و خطر - کہین آب زیر کاہ - کہین اندیشہ کمین گاہ - بہکا اور مارا پڑا - بڑہا اور کوئین مین گرا - چلنا محال - ٹھہرنا وبال - مگر ایک مرد خدا کے دل مین دو چار داغ تہے - جو گوہر شب چراغ بن کر چمک اوٹھے - اکثر گم کردہ راہ جو سلوک سے نابلد اور طریق سے ناآگاہ ہین - جب اس روشنی مین چشم بصیرت باز کرینگے تو راہ اور گمراہ مین امتیاز کرینگے - دیکھہ بہال کر کوئین مین نہ گرینگے - جان بوجھہ کر آوارہ نہ پھرینگے - کانٹون سے دامن بچا لینگے - پہول دیکھہ دیکھہ کر اوٹھا لینگے - یہ وہ آہ سرد ہی جو پردہ غفلت کے اوڑ لانے مین آندہی ہے یہ وہ نالہ پر درد ہے جسنے سوتون کے جگانے مین ہوا باندہی - خدا اس مثنوی کو مقبول خلایق کر دے اور اس نالہ موزون مین اثر دے - کہ ع قبول خاطر و لطف سخن خدا داد ست اسی مین مصنف کا نام اور تصنیف کا نفع عام ہوتا ہے - ورنہ بقول شاعر - ہزارون پہول دشت و در مین ایسے بہی کہلے ہونگے کہ جنکے مسکرانے مین ہے خوشبو مشک اذفر کی - بہت سی گوہر شہوار باقی رہ گئے ہونگے - کہ جنکی خوبیان سب مٹ گئین تہ مین سمندر کی - منشی محمد فیاض الدین فیاض دکن کے سخن سنجون مین ممتاز - شاعر صاحب دیوان - اور متتبع اہل زبان ہین - جب کچھہ کہتے تہے - شعرائے دہلی و لکہنو کو بے دکہائے نہ رہتے تہے - آخر عمر مین مجھسے مشورہ

سے لینے لگے - جو من آباد جو ممالک بندگان عالی خلد اللہ ملکہ مین واقع ہے انکا منشا و مولد تہا اور حیدرآباد دکن مدفن ہوا - ۲۹ صفر ۱۲۶۲ھ مین پیدا اور ۱۴ صفر ۱۳۱۴ھ کو رہگرائے دارالبقا ہو - سلاطین مثنوی کو اپنا ماحصل زندگی سمجھتے تہے اور اسکی تصنیف مین بہت اہتمام رکہتے تہے پہلے دو باب اسکے جب مین دیکہہ چکا - تو تیسرا اور چوتہا جزو جس مین شروط ریاست و حقوق رعیت کا بیان ہے اصلاح کیلئے مجہے دیا - مین نے یہہ رائے دی کہ سیدہا سادہ موعظہ کچہہ لطف نہیں رکہتا جب تک بزرگان دین کی حالات اور خلفا و سلاطین کے حکایات نظائر مین نہ بڑہائے جائینگے کتاب دلچسپ نہوگی - اون مرحوم نے بہت جلد اس فرمائش کی تعمیل اور ہر ہر باب مین حکایتین بڑہا کر تکمیل کردی - مین نے اوسے بہی اپنی منطق کے پیچ اور لہجہ کج و واکج کی طرف کہینچ لیا باب آخر کی اصلاح رہگئی تہی کہ مصنف مرحوم نے انتقال کیا ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ - ان کے مرنے کے بعد مین نے افسردہ خاطر ہو کر اصلاح کو ناتمام ہی چہوڑ دیا تہا - لیکن اس واقعہ کے چار برس بعد منشی محمد احمد صاحب اون کے فرزند اپنے والد کے حسب وصیت باقی نسخہ کو میرے پاس لائے اور اوس کے چہپوانے کا ارادہ ظاہر کیا مین نے اوسپر دوبارہ توجہ تمام کر دیا - فیاض مرحوم کبہی کبہی فارسی بہی کہتے تہے اور اچہی کہتے تہی یہہ شعر اونہین کے ہین

سرت گردم چنینت بر ہزاران تاختی رفتی — کرم کردی شہید ناز را بنواختی رفتی
ہمی دانم کہ بد مستیم از دلہا نگاہ تو — مرا بر ہم زدی ہنگامہ برپا ساختی رفتی
ز بازار جہان فیاض سودا سے نشد حاصل — ولی سرمایہ عمر روان در باختی رفتی

ولہ

ہستی موہوم را چندان بکارم کردہ اند — چون سراب اندر بیابان اعتبارم کردہ اند
ساحل مقصود را دوری زہمن کافی نبود — زین سبب چون موج در یا بیقرارم کردہ اند

دولتم دادند و صد گونہ پریشانی در آن
خوردہ زر ہمچو گل اندر کنارم کردہ اند

خاکساران محبت را عروج دیگر است
خلعت نہ آسمان را از غبارم کردہ اند

در دلم عکس تمنائے وصال یار ہست
آئنہ وا دادند و محو انتظارم کردہ اند

یا الٰہی جز بتوفیقت نباشد اختیار
درمیان خیر و شر بے اختیارم کردہ اند

در قیامت رو اگر پوشیدہ ام عذرم بنہ
زان عملہائے کہ کردم شرمسارم کردہ اند

ایک قصیدہ مین کہتے ہین

محبوب علیخان بہادر شہ ذی جاہ
شرمندہ کند سایۂ تو ظل ہما را

شاہان پیش کہ حاجت طلبد شاد نگردد
ہرگز لب سائل نہ کشد رنج صدا را

اقبال و حیات تو فزون باد بعالم
برفرق اثر می نہم این تاج دعا را

اردو کے دیوان مین چند شعر ذیل مین درج کئے دیتا ہون۔
ہیچمدان علی حیدر طباطبائی لکھنوی

انتخاب دیوان اردوی فیاض

مین تمنای شہادت ہی مین مر کر رہ گیا
حلق پر چلنے نہ پایا تھا کہ خنجر رکگیا

ہوے رسوا جو لب پر آگیا راز نہان اپنا
شکایت کیجیے کس کی زبان اپنی زیان اپنا

رہا محفوظ مین دنیا مین تشویش ملامت سے
گنہ ظاہر ہون کیونکر جب خدا ہی رازدان اپنا

ولہ

گر یہی گرمی بازار ریا ہے زاہد
داغ دل جبہۂ طاعت سی نمایان ہوگا

چاہیے کچھ تو سمجھ بات سمجھنے کے لئے
ہر سخنگو نہ سمجھو کہ سخندان ہوگا

کیا صبا سے گل و شبنم کی حقیقت پوچھون
جانتا ہون کوئی خندان کوئی گریان ہوگا

روپوش ہم بھی حشر مین ہو جائینگے کہین
دامن بڑا ہی رحمت پروردگار کا

گل ہو گیا جو باد فنا سے چراغ عمر
آیا نظر خزان مین تماشا بہار کا

ولہ

کوئی یون کشمکش مین پڑتا اسیر دام الم نہ ہوتا
جو میری برگشتہ قسمتی کا تمھاری زلفو مین خم نہ ہوتا

یہہ حسن اور عشق کی ہی خوبی وگرنہ دنیا مین نام کو بھی
جفا نہ ہوتی وفا نہ ہوتی ستم نہ ہوتا کرم نہ ہوتا

نہ صبر حاصل نہ یاس کامل مگر کرون کیا ادب ہے مانع
مین اپنی حسرت کا خون کرتا جو کعبۂ دل حرم نہ ہوتا

ہم آئے دنیا مین رنج اوٹھانے نکالے اسباب اور بہانے
وگرنہ تقدیر مین خدا نے جو رزق لکھا تھا کم نہ ہوتا

کوئی نہ تدبیر زندگی مین دو صلاح حق کی بن آئی ورنہ
فراق دنیا کا رنج ہم کو کبھی خدا کی قسم نہ ہوتا

یہہ ہم نے مانا کہ منہہ چھپانا ہی عاشقو پر غضب کا ڈھانا
نقاب الٹ کر جو آپ آتے تو کیا یہہ ہم پر ستم نہ ہوتا

ولہ

بالائی زمین ہون کہ نہ عرش برین ہون
بے تابی دل تو ہی بتا مین ہون کدہر آج

آخر تو یہان کل نہیں رہنا ہے کسیکو
اچھا ہے اگر باندلین سامان سفر آج

نکتہ یہ بتایا ہے مجھے میری وفا نے
ہر عیب سے بدتر ہے زمانہ مین ہنر آج

ولہ

مجھے کرنی ہے شرح آرزو آج
نہ کیجئے بند باب گفتگو آج

ولہ

بہین آنکھون سے آنسو کیون نہ یہہم ہجر جانان مین
خیال گیسوی شبرنگ آتا ہے دہوان ہو کر

مری سرگشتگی کا گر کوئی مضمون نکل آیا
زمین شعر گردش مین رہیگی آسمان ہو کر

اسیکا ای اجل مین ناز پروردہ تھا طفلی سے
اڑا دامان صحرا میرے غم مین دہجیان ہو کر

پھنسایا ہی مجھے طول امل نے ایسی گردش مین
جواب آسمان ٹھہرا اسیر ریسمان ہو کر

ولہ

کب ناتوانی سے ترا بیمار آتا ہی نظر
بستر کے تارو مین فقط ایک تار آتا ہی نظر

مرنے کا ڈر کسکو نہین لیکن یہہ جانو بالیقین ۔۔۔ زندہ رہین جب تک کہین دیدار آتا ہو نظر
دنیا کا تھا جو راستہ آسان و مشکل کٹ گیا ۔۔۔ اب عاقبت کا مرحلہ دشوار آتا ہی نظر

ولہ

بیٹھے ہین تھک کے گردش کون و مکان سے ہم ۔۔۔ آجائے موت بھی تو نہ اٹھین جہان سے ہم
ای چرخ طول عمر سے ہی خوف اس لئے ۔۔۔ جھک جائینگے گناہ کے بار گران سے ہم
تھا زندگی کے ساتھہ ہر آفت کا سامنا ۔۔۔ فارغ زمین مین ہین ستم آسمان سے ہم
وہ ضعف ہے کہ بات نہ نکلی ہوئے تمام ۔۔۔ چلنے مین دو قدم رہے آگے زبان سے ہم
ہمدوش تھے دیار عدم تک فراق مین ۔۔۔ انجام کار بڑھ گئے عمر روان سے ہم
بڑھکر نہین ہے رزق مقدر سے رنج بھی ۔۔۔ سب کھا کے غم فراق مین لائین کہان سے ہم
اس ضعف مین بھی خاطر نازک پہ بار تھے ۔۔۔ آخر غبار بنکے اٹھے آستان سے ہم
پوچھا جو ان سے ہر کوئی جو دل کو چھین لے ۔۔۔ شوخی تو دیکھو کہتے ہین اپنی زبان سے ہم
ہے سوز دل ہی مانع اظہار حال دل ۔۔۔ مثل زبان شمع ہین عاجز بیان سے ہم
فیاض جب دعا مین اثر ہی نہین رہا ۔۔۔ اظہار مدعا نہ کرینگے زبان سے ہم

ولہ

ہے خموشی کی فضیلت سے یہہ ظاہر لا کلام ۔۔۔ بات کچھہ ایسی بتون مین ہی کہ انسان مین نہین
حشر مین اعمال دنیا کی ہی پرسش کس لئے ۔۔۔ فائدہ کچھہ قصہ خواب پریشان مین نہین
قافیہ گل کا بہت آسان ہی بلبل کے ساتھہ ۔۔۔ لطف کیا مضمون اگر طبع سخندان مین نہین

ولہ

قیامت کی بڑھی ہی ابتو وحشت ہجر جانان مین ۔۔۔ عدم کا ڈھونڈھتا ہون راستہ چاک گریبان مین
تری بخشش کا یارب کون مجھسا مستحق ہوگا ۔۔۔ نہین ہے ایک نیکی کا پتا ہی فرد عصیان مین
نہین افلاس مین شکوہ فلک کی سرد مہری کا ۔۔۔ خدا نے چادر مہتاب دی مجھکو زمستان مین

گرون کیا یاد پیری مین بہار نوجوانی کو
نہین جاتی خزان کم بخت آکر اس گلستان مین

گرا جاتا ہون ہر دم وای قسمت چشم حاسد سے
رہا میرا تخلص حرف علت نبکے دیوان مین

عجب کیا بدر کامل شرم عصیان سی خدا کردے
ہلال آسا ہے ای **فیاض** میرا منہہ گریبان مین

ولہ

ای فلک چکر ہی دینا گر تجھے منظور ہے
گردش ساغر بنا دے محفل دلدار مین

صدمہ بازوی قاتل نے کیا نادم مجھے
منہہ چھپائے ہون حیا سے زخم دامندار مین

سب بے خطا چلتے ہین راہ شوق مین اہل طلب
دیکھہ لو لغزش نہین ہے سیل کی رفتار مین

ولہ

جز ذکر خیر اہل عدم کا نشان نہین
آواز ہے مگر جرس کاروان نہین

اعلی نہین ہے شان تواضع سی کوئی شئے
یہہ وہ زمین ہے جس پہ کوئی آسمان نہین

ولہ

اثر پھیلا ہی یان تک سرد مہری کا زمانہ مین
قدم بجلی نہین رکھتی ہمارے آشیانے مین

نزاکت وقت آرایش یہہ مشاطہ سی کہتی ہے
نہ شانہ زلف مین الجھے نہ الجھے زلف شانے مین

ولہ

رحم دل وہ ہون نہ باندھا فکر سی مضمون کوئی
رہ گئی دل مین گرہ بنکر سخن کی آرزو

نوجوانی کو ہماری کر دیا پیوند خاک
اب بھی نکلی یا نہین چرخ کہن کی آرزو

ولہ

یہان تک سہل جانا آپ نے عاشق کی ایذا کو
حنا کا رنگ سمجھا خون انگشت زلیخا کو

جو کھینچون گرمی اخلاص مین توحید کا نعرہ
جلا دے شعلۂ آواز ناقوس کلیسا کو

ولہ

ہوتی نہین قبول عبادت ریا کی ساتھہ
توبہ چلا ہے مگر کسی کا خدا کے ساتھہ

تھا ان کا ناز جو سبب مرگ ناگہان
بالین پہ میر آئی قضا بھی ادا کے ساتھ

اللہ رے ضعف مین جو چلا اُن کی بزم سے
دل ہر قدم پہ بیٹھ گیا نقش پا کے ساتھ

ولہ

دیا ہے نطق خداوند نے زبان کے لئے
مزہ نہین ہے خموشی کا خوش بیان کے لئے

جہان کو ہو نہ مرا عذر تو کچھ بعید نہین
مجھے وہ غم ہے جو پیدا ہوا جہان کے لئے

اثر کسی مین نہ دیکھا اگرچہ کہنے کو
دعا کے واسطے لب ہین زبان فغان کے لئے

ہوا ہون ضعف کی قوت سے اسقدر چالاک
ہوا کے ساتھ اڑا سیر بوستان کے لئے

ولہ

وہ طوفان خیز اپنی چشم تر ہے
فلک بھی ڈھونڈتا چھپنے کو گھر ہے

وہ ہے تیرا جمال عالم افروز
جدھر منھ کیجئے تو جلوہ گر ہے

ہمیشہ جہل ہے محتاج تعلیم
ہمارے عیب کا مرجع ہنر ہے

جلا دون آہ سوزان سے کہ آخر
نہال آرزو بے بار و بر ہے

کیا آغاز حال دل تو بولے
بڑے بے درد ہو یان درد سر ہے

پھنسیگا اک جہان دام بلا مین
بڑھے گیسو تو قصہ مختصر ہے

جلا کر دل کو پایا نور عرفان
کہ مصباح حرم داغ جگر ہے

برنگ شمع جلنا اور بجھنا
مری تقدیر مین شام سحر ہے

ولہ

اتنا دبا دیا ہے تہ خاک یار نے
ٹھوکر بھی کھا کے سر نہ اٹھایا غبار نے

میرے لب خموش سے پیدا ہے یہ صدا
مارا ہے مجھکو سرمۂ دنبالہ دار نے

بعد فنا بھی آنکھین ہین نرگس کی طرح وا
حیرت زدہ کیا ہے شب انتظار نے

اللہ رے جوش آتش گل تیری گرمیان
گلشن مین بھی زبان نکالی ہے خار نے

وہ نشہ آشنا ہون کہ دوران سر مین بھی
مستی کے سلسلے کو نہ توڑا خمار نے

مین مضطرب نہ ایک جگہ رہ سکا کہین
دہوکا دیا اجل کو دل بیقرار نے

محشر دم وصل مجہکو سمجھکر پس فنا
آغوش التفات مین کھینچا مزار نے

دینار داغ سینہ مین آنکھو نمین رشک
دولت یہ دی مجھے میرے پروردگار نے

فیاض بزم مین سب مجھے فیاض جانکر
دل کو اڑا لیا ہے کسی ہوشیار نے

ولہ

پڑ جائے عکس چہرۂ پرنور کا اگر
ذرے لڑائین آنکھہ رخ آفتاب سے

کس طرح قصۂ شب ہجران تمام ہو
تنگ آگیا ہون تنگی روز حساب سے

کم ظرف ہے جو ربط رکھے میکشی کے ساتھ
وہ مست ہون کہ نشہ کو کھینچا شراب سے

پہونچے ہوا پرست سے انسانکو نفع کیا
کس کو ملا ہے امن حصار حباب سے

جب غنیمت ہو گئے تو کھلا عقدہ ہستی کا
پائے رہ ثواب مگر کس عذاب سے

تقلید سے نہین ہے مقلد کو فائدہ
مار سیاہ زلف تہو پیچ و تاب سے

دن رات کی طرح ہے خلوص دنیا مین فرق
کھلتا نہین ہے رنگ جوانی خضاب سے

بخشا خدا نے خجالت تقصیر پر مجھے
میرا گناہ آج بڑھا ہے ثواب سے

خوکردہ تحمل جور زمانہ ہون
فیاض مجھکو خوف نہین انقلاب سے

ولہ

ناساز اس چمن کی ہے کتنی ہوا مجھے
نرگس کی طرح گھور رہی ہے قضا مجھے

اب خاک مین بھی ملنے کی باقی نہین امید
ڈر ہے نہ لے اڑے کہین باد صبا مجھے

تم خوش ہوے وہ برق تبسم سی جل گیا
اچھا ہوا کہا جو عدو نے برا مجھے

خورشید حسن یار ہے کامل عروج پر
آئی نظر وہ مانگ خط استوا مجھے

مین نے غم غم نے کھا لیا مجھکو
دیکھ لو مجھ مین اب رہا کیا ہے

مر کے زندہ نہین رہا گر مین
پھر یہ مذکور جا بجا کیا ہے

زلف سے ہے دل ربا تو لٹکا دو
اور اس چور کی سزا کیا ہے

سب ہے بر دن ہی سے قدر نیکون کی
ہم برے ہین تو پھر برا کیا ہے

نہین کھلتا کسی طرح **فیاض**
لکھا قسمت مین اور کیا کیا ہے

ولہ

رحم کے ساتھہ ستم جاری ہی
یہ نئی آپ کی غمخواری ہے

ہوگیا ترک تعلق سے غنی
میری دولت یہی ناداری ہی

کہتے ہین مہر جہان تاب جسے
شعلہ آہ کی چنگاری ہے

ولہ

دریا کی سیر اہلِ نظر کچھہ ہنسی نہین
مین رو رہا ہون دیکھہ کے ہستی حباب کی

کیون اپنے فقر پر نہ مجھی فخر و ناز ہو
منصب کی آرزو نہ تمنا خطاب کی

تعجیل مقتضای جوانی نہین اگر
ہے کس لئے شباب مین صورت شتاب کی

آوارگی کا لطف جنون مین نہ پوچھیے
بتلا کے راہ خضر نے مٹی خراب کی

ولہ

ہین وصل مین بھی لذت دیدار سی محروم
تم آنکھون مین رہکر بھی نہ ہم کو نظر آئے

مر مر کے پہنچتے ہین تعجب ہے عدم مین
سب ہے راہ تو اتنی کہ اُدہر سے اِدہر آئے

کیا جانین سزا کیا ہی جزا کہتی ہین کسکو
ہم عرصۂ محشر مین بھی شوریدہ سر آئے

ولہ

جلوہ ہنسی مین دیکھہ کے دندان یار کی
آنسو نکل پڑے گہر آبدار کی

یارب ترے سوا مجھے بخشیگا کون آج
میدان حشر مین یہ کہونگا پکار کے

مجھکو ہوے لحد مین نکیرین بھی عزیز
پہ سان تو ہین بلا سے غریب الدیار کے

طاقت نہین کہ ضعف سی نالی نکل سکین
میرے گلے پڑے ہین یہ ہمت کو ہار کے

ای ترک تیرے ناوک مژگان کی شوق مین
اٹھتے نہین قدم ہی زمین سے شکار کے

کہدو صبا سے چھیڑنا اچھا نہین ہمین
ہم بھی غبار رہ ہین کسی شہسوار کے

طے ہم نے کر دیے ہین نشیب و فراز عشق
دل پر چڑھا یا یار کا نقشہ اتار کے

سیر چمن سے پھر کے وہ آتش قدم نہ جاے
دست دعا بلند ہین نخل چنار کے

ولہ

بتاؤن کیا سٹک اس گلی مین کرشمہ جو خاکسار مین ہے
چڑھے جو بے زر دہان فلک پر یہ حوصلہ کب غبار مین ہے

تڑپ کہان کی کہان کی وحشت رہا ہی کیا جسم زار مین ہے
ہی اب سینہ مین دل حالت کہ ایک مردہ مزار مین ہے

روان ہین انکھون سی اشک گلگون بنی ہین رخسار زعفرانی
بہار کا طور ہے خزان مین خزان کی صورت بہار مین ہے

وہ شرمگین ہین جو آئینے بھی تو پاکے غافل کہ جاتی ہین
نصیب سویا ہوا ہی اسکا جو رات دن انتظار مین ہے

خبر زمین آسمان کی لی ہی شرارہ آہ نی ہماری
یہ برق سمجھے ہوے ہی کیا ہی یہ صاعقہ کس شمار مین ہے

کہا جو مین نے ذلیل مجھسا نہین ہی دنیا مین کوئی عاشق
وہ ہنسکے بولے خدا کی قدرت غرور بھی انکسار مین ہے

ولہ

سیر رہتے ہین غم ہجران کے کھانیوالے
ہین سبکدوش مصیبت کے اٹھانے والے

ہوگئے گردش افلاک سے کیا کیا پامال
فتنۂ حشر کو ٹھوکر سے جگانے والے

کوئی آگے کوئی پیچھے کو لی غمگین کوئی خوش
ایک دن سب یہ تہ خاک ہین جانیوالے

ہم وہ گم گشتہ منزل ہین کہ ہرگز بھی کبھی
جادۂ عرصۂ محشر نہین پانے والے

ولہ

مانند برگ گل ہو پریشان تو کیا عجب
غنچے کی طرح بند نہ جس کی زبان رہے

قارون کی طرح خاک مین ملجاے آدمی
مفلس کبھی نہ بنکے تہ آسمان رہے

کب ہے بیداری کا سن غفلت کدۂ دنیا غضب
جاگو ہر شب دعاے صبحگاہی کے لئے

اہل دنیا کو کبھی مرکر بھی چھوڑیگی نہ حرص
لے چلے زہد ریائی ہم تو عبرت ز کہا

جائینگے تحت الثرٰی تک فلس لیکر لئے
کیا ہی تحفہ ہے درگاہ الہی کے لئے

حاجی حافظ مولوی محمد فیاض الدین صاحب مرحوم تخلص فیاض کی

مختصر سوانح عمری

فیاض ایک پابند مذہب مرد خدا ترس تھے انکا نام محمد فیاض الدین اور مومن آباد ضلع بیڑ مقام پیدائش ہے ۲۹ صفر سنہ ۱۲۶۲ھ مطابق ۳ فروری سنہ ۱۲۵۶ف روز چہارشنبہ کی رات کو ۱۲ بجے پیدا ہوئے انکے والد مولوی محمد غلام رسول صاحب مومن آباد کے انعامدار تھے انکی معیشت وطن سے متعلق رہی ساکنین تعلقہ علمی استفادہ کے لئے آپکی خدمت مین جمع رہتے اور خدمتگزاری کرتے شیخ مسعود صاحب کرمانی کے مبارک روضہ سے حقوق زیارت بھی پاتے تھے فیاض نے اپنے والد سے تعلیم و تربیت پائی گیارہ برس کے سن مین اپنے ماموں مولوی محمد سالار صاحب کثرت سی عربی شروع کی فارسی مین عمدہ قابلیت پیدا کی پندرہوین سال مولوی محمد سالار صاحب کی لڑکی سے انکا عقد ہوا اور دفعتاً اس چھوٹی سی عمر مین اپنے والد اور خسر کے ساتھ بغرض تحصیل علم اورنگ آباد کا سفر کیا

کیفیت ملازمت

گرہیم راوجی دوم تعلقدار ضلع بیڑ مولوی محمد غلام رسول صاحب سے نسبت شاگردی رکھتے تھے جب فیاض کی عمر ۱۷ سال کی ہوئی اور انکی استعداد ایک عمدہ عہدہ کے لایق پائی گئی تو حق استادی کے معاوضہ مین فیاض کو ملازمت دینے کے لئے انہوں نے

ساتھہ بیڑ ی گئے گرہیم راوجی کے بہائی مسٹر سامی راوجی تھے۔ خدمت اول تعلقداری ضلع کہمم پر
مسٹر موصوف کو ان قابلیتون کی یاد دلائی جو اپنے بہائی سے فیاض کی نسبت سنی تہین زمانہ
ابتدائی ضلعبندی مین لایق لوگون کا قحط تہا بہائی سے تقاضہ کرنے لگے کہ اتنا دزادہ کو علی الفور
روانہ کردین۔ جب وطنی اہل دکن کے گویا عنصر چہارم ہے فیاض بیڑ سے مومن آباد واپس ہوچکے تو
گرہیم راوجی نے انکو اطلاع دی اس زمانہ مین ریل نہ تہی مسافرت بہت تکلیف دہ تہی مرہٹواڑی کے
باشندے عموماً تلنگان کو کالا پانی سمجہتے تہے والدین بہی مفارقت پسند نہین کرتے تھے مگر عواقب امور
پر نظر کرکے بالآخر اجازت دی فیاض مسٹر سامی راو کے پاس چلے گئے۔ تعلقدار صاحب نے انکی بہت
عزت کی اور ۲۲ تیر سنہ ۱۲۷۷ف مطابق غرہ صفر سنہ ۱۲۸۴ھ منشیون مین دعہ ۵ روپیہ کی جائداد دی یہہ تعلقدار حنفی
کی خواہش پر اہلکار پیشی کی خدمت بجالاتے رہے انکی لیاقت علمی کے ساتھہ دیانت و خدا ترسی کے قابل
تحسین صفات سے تعلقدار صاحب اس چہوٹی سی تنخواہ پر انکو دیکہنا پسند نہین کرتے تہے سنہ ۱۲۸۰ف م
سنہ ۱۲۸۷ھ مین تعلقدار صاحب کا تبادلہ اول تعلقداری ضلع اندور پر ہوا وہ اپنے ساتھہ فیاض کو بہی لیتے
گئے اور للعہ ۵ روپیہ مواجب کی خدمت محافظ دفتری دی ۳۰ - اسفندار سنہ ۱۲۸۱ف مطابق ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۸ھ
کو صعہ ۵ روپیہ کا مشاہرہ مقرر ہوا اور میر منشی ضلع ہوئے جب مسٹر سامی راوجی صدر تعلقدار سمت شمالی
ہوئے چاہتے تہے کہ فیاض کو ساتھہ رکہین اپنے جانشین ضلع اندور کو لکہا مگر ایک متدین اور
لایق شخص کے دینے مین موجودہ تعلقدار کو بہی عذر رہا۔ صاحب سمت نے دیکہا کہ بغیر ترقی دئے
فیاض کو وہ اپنے محکمہ مین نہین لے سکتے سنہ ۱۲۹۲ھ مطابق سنہ ۱۲۸۵ف مین کچہہ ترقی دیکر محکمہ صدر تعلقداری
مستقر پر تقرر مین بلالیا لیکن آب و ہوا کی ناموافقت خدمت سابقہ پر معاودت کی باعث ہوئی۔ وقت واپسی
سامی راوجی نے بہت اصرار کیا اور خدمت تحصیلداری دلانے کا اقرار مگر یہہ خدمت تحصیلداری مین
تصفیہ حقوق کی ذمہ داریون سے گہبراتے تہے صریح انکار کیا کہدیا کہ مین اس خدمت کو ہرگز
نہین چاہتا۔ انکا تقویٰ بہت بڑا ہوا تہا سلطان محی الدین خانصاحب تعلقدار انکی واپسی سے بہت
خوش ہوئے۔ حرمین شریفین کی زیارت کا بہت اشتیاق تہا چہہ ماہ کی رخصت خانگی پر ۴ شوال سنہ ۱۲۹۰ھ

مطابق ۱۰ آذر سنہ ۱۲۸۶ف کو تشریف لیگئے اور ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۴ ہجری مطابق ۱۵ خورداد سنہ مذکور کو بعد
فراغ حج و زیارت واپس آئے اور قرآن مجید کا پورا حفظ کیا۔ دفاتر سرکاری مین زبان پارسی مستعمل تھی
جب مولوی نذیر احمد صاحب نے صدر تعلقداری سمت شمالی کا چارج لیا تو فیاض کی طرز تحریر کو بہت
پسند فرمایا اور دفعتہ بانسواڑہ مین بتقریب دورہ مولوی صاحب نے مقام کرکے بالخصوص فیاض کے ساتھ
بہت تپاک سے ملاقات فرمائی اور جبتک باہم بیٹھے رہے زبان پارسی مین مکالمت رہی۔

مولوی الہداد خان صاحب صدر مددگار سمت غربی فیاض کے قدیم شناسا تھے مولوی محمد عبد الکریم حسب منشا
صدر تعلقدار سمت سے انکی تعریف فرمائی۔ فیاض کی شہرت رفتہ رفتہ ہر ضلع مین ہو چکی تھی صاحب سمت نے
انکے اس پارسی لکچر کو بھی سنا تھا جو عالیجناب نواب شہاب جنگ بہادر صدر المہام متفرقات سرکار عالی کے
روبرو پڑھا تھا اور جسکو معز الیہ نے اسقدر پسند فرمایا کہ تا ختم دورہ ضلع اندور ممدوح نے عزت مواکلت سے ممتاز
رکھا۔ صاحب سمت غربی نے فیاض کو اپنے محکمہ مین لینے کی تحریک کی ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۶ھ مطابق غرہ دی
سنہ ۱۲۸۸ف مین فیاض کچھہ ترقی پر ضلع اندور سے محکمہ تعلقداری سمت غربی مین آئے۔ صاحب سمت نے
انکے ذات کو صفات سماعی سے بدرجہا زیادہ پایا اگرچہ کہ اہلکار پیشی کی خدمت نہ تھی مگر محض براہ قدردانی اپنے
کرسی اجلاس کے قریب جگہ دی اور بجائے اہلکار پیشی کام کرنے کا حکم دیا اور تھوڑے ہی دن کی کارگذاری مین
نایب میر منشی کرکے [illegible] روپیہ ماہوار کیا اضلاع نلدرگ۔ ناندیڑ اور بیدر کے دورہ مین صاحب سمت کے ہمراہ
رہے سنہ ۱۲۹۸ھ مین مولوی محمد عبد الکریم صاحب اور مولوی سید شمس الدین صاحب علوی صدر مہتمم جنگلات
سرکار عالی کی خدمات کا تبادلہ ہوا۔ مولوی محمد عبد الکریم صاحب کے اصرار پر بشوق اقامت دار الریاست
۵ محرم سنہ ۱۲۹۹ ہجری مطابق غرہ بہمن سنہ ۱۲۹۱ف مین فیاض نے نیابت میر منشی صدر کچہری انتظام جنگلات قبول
فرمائی اور محلہ قرب بازار مین اقامت پذیر ہوئے۔ کچھہ عرصہ کے بعد محلہ براق پنجی مین اپنے ضرورت
کے موافق ایک مکان ذاتی خرید کیا اور اسی مین سکونت پذیر ہے۔

مذاق شاعری

انکی عمر کے حالات مین بلحاظ اس کے کہ یہہ تحریر ایک کلام منظوم کا ضمیمہ ہے انکی شاعرانہ خیالات در انکی

ابتدا کا ذکر بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔
فیاض نے اپنی عمر کے پچیس برس گذرنے تک شاعری کا شوق جسکو شوق کہہ سکیں نہ کیا ہان اندو مین چند اشعار سامی راؤ کی تعریف مین کہے تہے اور کچھ غزلین لکھی تہین یہہ کلام فارسی مین تھا باوصف اس کے اندور مین سب سے زیادہ یہی لایق مانے گئے تہے اور یہہ خیال ہی نہ تہا کہ پایتخت یا ہند کے شعراسے مشورہ لیتے اس لیے اپنا کلام کسیکو دکہایا نہین باشندگان بیدر کو شاعری سے خاص دلچسپی تہی مشاعرے ہوا کرتے تہے ایک مشاعرہ مین فیاض نے اردو مین غزل کہی جسکا مطلع یہہ تہا۔

عازم باغ جو وہ حور شمایل ہوگا ۔۔۔ نالۂ دل شدگان شور عنادل ہوگا

اپنے کلام کے آپ ہی مصلح تھے۔ غلام داد صاحب سررشتہ دار اطراف بلدہ اردو نظم کے بہت مشتاق تہے یہہ جسوقت محکمۂ سمت غربی کے میر منشی ہوکر آئے تو فیاض کو اردو کلام کا کچھہ مشغلہ رہا مگر غزل بلا مشورہ بنا دیا کرتے تھے۔ البتہ بلدہ مین شاعری کا شوق ہوا اور وہ ترقی کرتا گیا۔ تو عاقل صاحب دہلوی سے اپنے کلام مین مشورہ لینے لگے لیکن کبہی اپنے کلام کی شہرت کا خیال نکیا اسکے کلام کا رنگ ذوق۔ اسیر۔ امیر۔ جلال سے ملتا ہے خاص لوگونکو اپنا کلام سناتے اور ان ہی کے داد کو اپنی جگر کا دی کا کافی بدل خیال فرما لیتے عاقل مرحوم کے بعد فیاض نے اپنا کلام منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی کے پاس بہی بہیجا تہا مگر ہم کو یہہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کونسی غزلین تہین اور امیر صاحب کے اور انکی مراسلت کبتک رہی اور کیا رہی۔
اسکے بعد تو انکا شوق بہت بڑہ گیا اور مولوی سیف الحق صاحب ادیب کی طرف متوجہ ہوے اور انکو اپنے کلام کا مصلح کیا۔ ادیب صاحب فیاض کے کلام کی اصلاح کو فخر سمجھتے اور فیاض کی بہت قدر کرتے تہے انہی زمانہ مین فیاض نے ایک مسدس کہا یہہ نواب بہرام الدولہ بہادر کے شان مین ہے اس مین فیاض کے جواہر خانہ دماغ کے جابجا نگینہ جڑے ہین گہوڑیکی مدح مین کہتے ہین

ہے سیر دو عالم کی ہوس ذہن رسا کو ۔۔۔ باندہا ہی مری فکر نے دامن سی ہوا کو
روکا ہے تعلی سے خیال شعرا کو ۔۔۔ آئینہ کیا روی زمین کا کف پا کو
عالم ہی نیا مدحت گلگون سے ہی پیدا

پریون کی جھلک شاہد مضمون سے پیدا

گھوڑا ہے کہ ہے عاشق بیتاب زمین پر ٹکتا ہی نہین صورت سیماب زمین پر

کاوی مین ہی اک صورت گرداب مین ہے بیتابیون مین ماہی بے آب زمین پر

دیکھو تو کہین اور جو ڈہونڈہو تو کہین ہی

سرعت یہہ بلا کی ہی کہ اک آن مین نہین ہی

پرواز مین ہی شہپر عنقا کے برابر اونچا ہو تو ہو سایہ فگن فرق ہما پر

دریا کے اودہر جانے کا وہ قصد کریگا اس طرح سے یہہ اڑجائیگا کہ سم تک ہی نہ ہو تر

سے ہے عنصر نار ہی سے سوا گرم روی مین

سایہ ہی قدم بوس نہو نرم روی مین

ایکدفعہ فیاض ادیب صاحب کی ملاقات کیلئے گئے۔ ادیب صاحب اپنے مہمان داغ صاحب سے اندر کے کمرہ مین باتین کر رہے تہے۔ فیاض باہر ایک کرسی پر بیٹہہ گئے۔ آدمی نے حقہ تازہ کرکے انکے سامنے رکہدیا اس کا یہہ خیال کہ حقہ کا شوق ہوگا۔ فیاض یہہ سمجہے کہ استاد کی آمد کا پیش خیمہ ہے داغ صاحب کی مکالمت نے ادیب صاحب کو باہر آنیکی فرصت نہ دی حقہ سلگ کر بجہ بیٹہا فیاض نے یہہ مصرع موزون کیا۔

ع دم بہر رہا ہے آپکا حقہ مرے حضور) اور ایک پرچہ پر لکہکر آدمی کو دیا کہ استاد کو دے مصرع بلا کا خیط پیا اور ذومعنی تہا ادیب انکی طباعی پر پہڑک گئے اور داغ صاحب بہی صفائی بندش اور پاکیزگی مضمون کو مان گئے اور بیساختہ کہہ اٹہے کہ ہم بہی ان سے ملینگے کیا یہہ کوئی اہل ہند سے ہین۔

سنا ہے کہ ادیب نے فیاض کے اس مقطع پر اپنی نہایت بشاشت ظاہر کی تہی

ع

ادیب عشق ہون فیاض مین گلزار عالم مین لیا بلبل نے مجہہ سے درس اوراق گلستان کا

انکا طرز کلام اکثر یہہ رہا ہے کہ دعوی کو تمثیل دیکر ثابت کرتے۔ چنانچہ تمثیلاً یہان چند شعر لکہے جاتے ہین

بے خطا سب چلتے ہین راہ شوق مین اہل طلب دیکہہ لو لغزش نہین ہے سیل کی رفتار مین

پہونچے ہوا پرست سے انسان کو نفع کیا۔ کس کو ملا ہے امن حصار حباب سے

یہ نہ جانو کام سب بے جا نون سر بن پڑتی نہین بیٹھنے اٹھنے کی عادت کیا نہین دیوار مین
جنکی طینت مین تعلی ہے تو اضع کیا کرین خم کبہی ہوتا نہین ضیا ض سر شمشاد کا

مثال گوی مین یکتا تھے اور اسقدر کمال تہا کہ ہمیشہ ادیب اُن کو صاحب دکن کی لقب سے یاد فرماتے تھے طبیعت مین متانت آمیز ظرافت تہی ایک روز چند نوجوان عزیز دن کو شکار کو چلنے کی ترغیب دے رہے تہے اور انجے نون کا بشرہ یہ کہہ رہا تہا وہ ایک مسن شخص کے ساتھہ شکار کو پر لطف نہین سمجھہ سکتے آپنے تاڑ لیا اور فرمایا

بے مزہ مجھکو بڑہاپے مین نہ سمجہو لڑکو کہ ابہی نیشکر خشک مین رس باقی ہے

ایک دوست کی تاریخ عقد بذریعہ خط انکی پاس بھیجی اسطور پر کہ وہ انکی مہمانان ولیمہ کے جلسہ مین پہونچکر کہلی تاریخ جس مذاق سے لکہی گئی ہے قابل ملاحظہ ہے

ابہی تو دولہا کے منہ سے نکلنے پائی بات کچھہ اور چاہا تو فوراً چلی ادہر سے لات
بغیر تدخلہ و تخرجہ بنی تاریخ زہے نصیب میسر ہوئی زفاف کی رات

اس تاریخ پر دولہا کی بہت ہنسی ہوئی اور جلسۂ ولیمہ نہایت پر لطف رہا۔

اردو مین صاحب دیوان ہین اکثر فارسی غزلین اور قصائد مذہبی لکھے ہین انکو زیادہ تر مذہبی خیالات اور اسکو افادہ و استفادہ کی لو لگی رہی اکثر اپنے مذہبی خیالات کو نظم کیا کئے چنانچہ نظم بر حق انکی استغراق و انہماک مذہب کا ثبوت ہی یہہ کتاب چھپ چکی ہے اور خود مثنوی کے دیکھنے والے یہہ اندازہ کرینگے کہ اصول شاعری پر اسکی بنا نہین کہی گئی مصنف نے پند و نصائح نہایت سادگی کے ساتھہ نظم کرنیکی ابتدا سے فکر کی ہے اسنے اپنے شاعرانہ لیاقت بتانیکی کہین کوشش نہین کی یہہ ایک اعلی درجہ کی لیاقت و مشاقی ہے کہ باوجود سادگی کہین مثنوی اصول شاعری کے مخالف نہین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اظہار مضامین مین مصنف نے اصول شاعری کا کافی لحاظ کیا ہے ادیب صاحب کے انتقال نے انکی شاعری کے شوق کو بجہا دیا اکثر اپنے اشعار پڑہتے اور ادیب کی قدر دانیون کا ذکر کرکے آبدیدہ ہو جاتے تاختم مثنوی ادیب کی زندگی کی حسرت کے ساتھہ آرزو کرتے تہے مگر جب انکو مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی لکھنوی صدر مدرس مدرسۂ اعزہ سے نیاز حاصل ہوا (فیاض کی زندگی مین خدمت مہتممی کتب خانہ آصفیہ سے بہتے تہے) مولوی صاحب کو ادیب کا نعم البدل

فرمایا کئے اور ہمیشہ اخلاقی اور علمی محامد کا ذکر فرماتے۔ کامل مثنوی حیدر صاحب کی اصلاح سے مرتب ہوئی حیدر صاحب نے نہایت محنت فرمائی اور بہت توجہ کے ساتھہ مثنوی درست کی۔ دیوان کا کچھہ حصہ بھی ممدوح کی اصلاح کا فخر رکھتا ہے۔ اگر اس مثنوی کے اشاعت سے مسلمان فائدہ اٹھائینگے تو اس کے اجر کا بہت بڑا حصہ ممدوح کیلیئے ہوگا اگر ممدوح کی توجہ نہ ہوتی تو مثنوی کا طبع ہونا ممتنع تھا مولوی صاحب ممدوح کی اصلاح نے مثنوی کو بہت خوبصورت پیرایہ دیا ہے۔ اسکو اپنی اشاعت میں مولوی صاحب کا مشکور ہونا چاہیئے۔

عقائد مذہبی

فیاض ممنوعات و مکروہات شرعی سے سخت مجتنب رہتے اور اوامر و نواہی کے نہایت پابند تھے۔ شادی و غم میں اہل اسلام نے بوجہ یکجائی ہنود ہندوستان میں جو رسوم اختیار کئے ہیں اس سے مرتے دم تک محترز رہے اپنی ایک لڑکے و دو لڑکیوں کی شادی موافق شرع کی۔ الحب للہ والبغض للہ کے پورے عامل تھے کسی خلاف شرع حرکت کو اپنوں میں نہ دیکھہ سکتے تھے نہ سن سکتے تھے غایت درجہ متبع شریعت تھے معاملہ شرع میں ذرا سی سہل انگاری ہو تو انکی پاس سہل انگار کم وقعت ہو جاتا تھا اپنی دوستوں کو ہمیشہ تہدید و تنبیہ کرتے عزیزان ملاقاتی کو پاس بعد ملنا پہلے نصیحت ہوتی

انتقال و وصیت

مرحوم کو دمہ کی شکایت تھی بہت سخت تکلیف اٹھاتے تھے رمضان میں اکثر سحری صرف ایک چائے کی پیالی سے کرتے تھے۔ ہمیشہ پانی کا خیال رکھا کسی نے اُن کو دمہ کی گولیاں دی تھیں جسکی استعمال سے انکا دمہ تو جاتا رہا مگر پیچش ہو گئی اور ایک عرصہ تک علالت کا سلسلہ جاری رہا تبدیل آب و ہوا کے لئے چندے حقبہ نگاریڈی میں اپنے ماموں زاد بھائی مولوی محمد امین الدین صاحب داروغہ اصطبل افزائش نسل چوپایہ ملکیہ سرکار عالی کے یہاں رہکر واپس آئے مرحوم کو ان سے دلی محبت تھی اور سب قرابتیوں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے مرض دن بدن باوجود علاج کے ترقی پر تھا ۱۴ صفر ۱۳۱۴ھ جمعرات کے صبح کو نماز کیوقت پنچی براق محلہ حیدر آباد میں انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ابتداء شعور سے

دم واپسین تک کسیوقت کی نماز قضا نہ کی حالت نزع مین بہی توجہ الی اللہ سے غافل نرہے انتقال سے ۵ منٹ قبل نماز صبح کے لئے ہاتہہ باندہے اور اسی حالت مین تشنج سے ہاتہہ کہینچے اور روح پرواز کر گئی۔ انکے بڑے لڑکے منشی محمد عبد الحمید دار الطبع نظامت چہاپہ خانہ سرکار عالی کے مہتمی کا کام انجام دیتے ہین اور چہوٹے لڑکے محمد عبد الوہاب مدرسہ نظامیہ مین عربی و فارسی کی تعلیم پاتے ہین۔ مرحوم نے اپنے آخر حالت بیماری مین چار صفحہ بطور وصیت نامہ کے اپنے قلم سے نہایت استقلال کے ساتہہ اپنے چہوٹے فرزند کے نام لکہدئے۔ اور انتقال کے ایک روز قبل اپنے بڑے داماد وکیل مولوی محمد صدر الدین صاحب صدیقی اور چہوٹے داماد وکیل مولوی محمد عبد الرحمن صاحب مفید تخلص اور اپنے چہوٹے بہائی منشی محمد بنیا نالدین صاحب اور ماموزاد بہائی مولوی محمد قمر الدین صاحب جاگیردار کو اور اس خاکسار کو جو مرحوم کا ماموزاد بہائی ہے اپنے قریب بٹہایا اور مضمون ذیل بیان کر کے اپنے عقائد مذہبی پر گواہ گردانا۔

سنو مین کلمہ پڑہتا ہون۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ یہہ وہ کلمہ ہے جو ہم کو گروہ ضالین سے نکالکر رحمت خدا مین داخل کرتا ہے۔ یخرجنا من الظلمت الی النور خدا کو مین ایک جانتا ہون اور اسکا کوی شریک نہین۔ محمد رسول اللہ کے ہین (خدا انپر رحمت کاملہ نازل کرے) اور خدا کے بعد یہہ اپنے مرتبہ مین لاشریک ہین تم شاہد رہو کہ مین حضرت کے شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین ہونے پر ایمان رکہتا ہون۔ مین اولیا اور بزرگان دین کے عزت کرتا ہون اور انکو مانتا ہون کہ وہ واسطہ بخشش ہو سکتے ہین مگر مین ان کے ذات کو قاضی الحاجات اور معطی اولاد نہین جانتا۔ احیا کو چاہیئے کہ اموات کو فاتحہ سے یاد کرین اور طریقۂ ایصال ثواب سے فائدہ پہونچائین مجہے ان دعوتوں کے رد کرنے سے برا سمجہتے ہین جو بزرگان دین کے روح کو ثواب پہونچانے کے تقریب مین آتی تہین مگر میں اشہد باللہ کہ مین ایصال ثواب کو برا نہین جانتا۔ احیا کیلئے یہہ عمدہ طریقہ دستگیری یا حصول نیاز ہوا ہے مگر مجہے ان داعیون کی فساد عقیدہ پر شک تہا اور اسی نے مجہے ان دعوتوں کے قبول کرنے سے روکا نہ بزرگون کا انکار زیارت قبور مسنون ہے میری قبر پر ہفتہ مین ایکدفعہ ضرور آیا کرو اگرچہ کہ تکد معیشت اتنی فرصت نہ دیگی میرا یہہ عقیدہ ہے خدا مجہے اس عقیدہ کے ساتہہ دنیا سے اٹہالے اور

میرے عزیز اور تمام مسلمانون کو نیک توفیق دے - ای پیارے عزیز و میرا یہہ سفر معاد ہے معیشت کیلیے
تلنگان و مرہٹواڑے کی خاک چہانی اور اب ایک دور و دراز سفر پر آمادہ ہون دعا کرو کہ نتیجہ سفر بخیر ہو
میرے پس ماندگان کیلیے جو مین نے وصیت کی ہے اسکا خیال رکہو - عبد الحمید کو نیک صلاح دیتے
رہو مین گنہگار ہون میری مغفرت کی دعا کرو - یا اللہ انت العفو یحب العفو فاعف عنا واغفر لنا و
توفنا مسلماً والحقنا بالصالحین بحرمتہ حبیبک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین - خاکسار اپنے بیان کو تاریخ طبع کتاب کے بعد ختم کرتا ہے -

حضرت فیاض سخن سنج نے حمزہ سن طبع تم اسکا لکہو	خوب لکہی خوب لکہی مثنوی شہرہ آفاق چہپی مثنوی ۱۳۱۰	محمد امیر حمزہ اہلکار پیشی ناظم صاحب پٹہ خانجات سرکار عالی

قطعہ تاریخ طبع مثنوی از نتیجہ افکار جناب مولوی میر حشمت علی صاحب حشمت میر منشی دفتر نظامت پٹہ سرکار عالی

یک مرے دوست تہے جو نیک شعار صاحب خلق و احسن الاطوار حکم رب سے اجل جو آ پہونچی مرد صالح جوان خوش کردار	شاعر بے نظیر و خوش گفتار شرعی احکام و دینیات مین خوب گئے سوے ارم بعیش و وقار اسکو چہپواے جب بحسن سعی	نام فیاض دین لقب فیاض کی انہون نے کتاب اک تیار ان کے فرزند نام عبد حمید تا خلایق کے ہو مفید بکار

کہی تاریخ طبع حشمت نے	مثنوی حقایق الاسرار ۱۳۱۸

از جناب محمد وجیہہ الدین صاحب صدیقی تخلص احقر برادر قاضی قصبہ پونیر ضلع بیڑ مددگار دفتر سررشتہ جمعیت رکاب سرکار عالی -

چو بنگر مثنوی تصنیف فیاض شنیدہ این مژدہ و احقر رقم زد	بچاپ اوردہ ابن ذی کمالش نگارین نامہ فیاض - سالش ۱۳۱۸

از خاکسار محمد عبد الحمید فرزند حاجی حافظ مولوی محمد فیاض الدین صاحب فیاض مرحوم مصنف مثنوی

جمال رخ مثنوی دیدنی است حمید سخندان سن طبع آن	بہ باغ سخن این گل نو شگفت کلام دل افگار فیاض - گفت ۱۳۱۸